قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

الحمد للہ کہ این مصباح زجاجہ عرفان شمع فانوس ایقان مایہ تنویر جان انسان عین الانسان المسمی بہ

نور الایمان

تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل قدس اللہ سرہ العزیز ساکن رامپور ضلع سہارنپور

مطبع ہاشمی میرٹھ [illegible]
در [illegible] واقع مطبوع

رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا
وَ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَ بِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا

صدرِ بزمِ فکروفن

ذکی العصر، فیلوف اسلام، اشرف العلما، امام اہلِ سنن

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

دارالعلوم شمسیہ رضویہ، سلاں والی، سرگودھا

حلقۂ اربابِ سخن

امیرالبیان سہروردی۔ راجا رشید محمود۔ خواجہ رضی حیدر۔ صبیح رحمانی۔ میرزا امجد رازی
مولانا محمد الیاس عطار قادری۔ صاحب زادہ فیض الامین فاروقی۔ صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری
حافظ عبدالغفار حافظ۔ ریاض حسین چودھری۔ پروفیسر منیر قصوری۔ رفیع الدین ذکی قریشی
عبدالقیوم طارق سلطان پوری۔ سید بادشاہ تبسم بخاری۔ منشا تابش قصوری۔ محمد شہزاد مجددی
سید سعید بدر۔ غلام مصطفیٰ مجددی۔ سید عارف محمود مہجور رضوی۔ ابوالحسن واحد رضوی

تصدیر

متواتر	۱۴
صادِر	نورِ ایمان
شاعر	مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
ناظر	علامہ مفتی غلام حسن قادری حفظہ اللہ
ناشر	محمد رضاء الحسن قادری غفرلہٗ
ناصر	مولانا قاری مبشر احمد نظامی حفظہ اللہ
ذاخر	والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور۔ انوار الاسلام، چشتیاں زادھما اللہ شرفًا
ظاہر	فی الشوال المکرم ۱۴۳۳ھ/ستمبر ۲۰۱۲ء
مقادِر	40روپے NET

دارالاسلام

کی طرف سے

اِس دیوان فصاحت بیان عطاے رحمٰن

کا اِعتناے نسبت و اِیصالِ مثابت

صاحب دِیوان کے اُستاد معرفت بُنیاد

فرماں رواے اُردوے معلّٰی، اِعتزاز و جلالتِ ادبِ ہندی

نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ

نوّاب میرزا اسد اللہ بیگ خاں

غالبؔ (اسدؔ) دہلوی عرف مرزا نوشہ

(تولّد ۱۲۱۲ھ/ ۱۷۹۷ء -- توفّی ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۹ء)

کے اِسمِ سامی سے کیا جاتا ہے

پیش از کتاب....

حامداً ناعتاً۔ وبعد "دارُ الاسلام، لاہور" کے اِحیاے تراثِ علمیہ اِسلامیہ کے وسیع تر، گراں قدر اِشاعتی پروگرام میں، بحمد اللہ القدوس برِ عظیم کی کثیر نام ور، قد آور، افاضل اماثل شخصیات کی پچاسوں علمی، تحقیقی، ادبی، فنی، تاریخی نگارشات شامل ہو چکی ہیں، علی الخصوص وہ علماے اعلام جن کی یادوں کے نقوش کسی قدر تو زمانے کی دست برد نے مٹا ڈالے، لیکن اپنوں کی غافلی اُن کے اِتلافِ حقوق کی سب سے بڑی جرم دار ٹھہری، اُن کی ذاتی تحریرات کو تحقیق کے تعلیقی اُصولوں اور طباعت کے عصری تقاضوں کے مطابق شائع کرنا اِس وقیع و جلیل منصوبے کا مرکزی نقطۂ عمل ہے۔ رب کریم کو منظور ہوا تو جلد ہی نایاب اور کم یاب قسم کی کتب کی ایک معقول تعداد اہلِ اِسلام کے باذوق حلقے کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اُردو زُبان کے زمانۂ آغاز سے تا عروج اِس کے اِرتقا اور فروغِ ادب میں شعراء و اُدبا کا حصّہ اگر بے بہا ہے، تو بلا شبہہ اس کی تشکیل اور کلاسیکل فکشن کی تعمیر میں صوفیہ و علما کی خدمات کو بھی کچھ کم دخل نہیں رہا۔ حمد، نعت، منقبت جو مذہبی ادب کے ترکیبی اجزا ہیں اِن میں حضرات علماء و صوفیہ نے اپنے گراں مایہ آثار چھوڑے ہی، علاوہ اِن اصناف کے سخن کی تمام تر ہیئتوں میں اُنھوں نے کمال طبع آزمائی کی، بل کہ بہت سوں کی اِعجاز آفرینی نے تو نت نئی اصناف تک اِیجاد کر دیں، اساتذۂ فن سے اُنھوں نے اِصلاحیں لی، اپنی طرز کا نزالا کلام اُنھوں نے کہا، اکثریت اُن میں صاحب دیوان کی معلوم بھی ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُردو زبان و ادب کی تاریخ مرتب کرنے والا مؤرخ اِن حضرات قدسی صفات کے نام بھول جاتا ہے! اِن کی شعر و نثر کی تخلیقی نگارشات سے آنکھ چُرانے میں وہ کیوں قصور وار نہیں ہے!! اُن کی لابُدی خدمات کو سراہنا تو دُور، اُن کے اسماے گرامی قدر کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا، رسماً اِجتماعی تذکرہ تو ہوتا رہتا ہے، لیکن بڑے بڑے اساطین فکر و فن کو فرداً فرداً ذکر کرنے کی زحمت نہیں اُٹھائی جاتی، زیادہ پیچھے نہ جائیں، ۱۸۵۷ء کے قریب دَور کے کتنے اُردو گو علما کو تواریخِ ادبِ اُردو میں سنداً خواہ تبعاً ذکر کیا گیا ہے!! خال خال شخصیات کہ جن کی حین حیات اُن کے اُدبا سے تعلقات اُستوار رہے اُن کا ذِکر شروع سے چلا آرہا ہے، بہ وجودے کہ اُن سے بڑے بڑے ادب کے شیدائی اور ماہرِ باہر اُن کے معاصرین میں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صوفیہ کرام اور علماے دِین کو ہی کیوں پردۂ خفا میں رکھا جاتا ہے؟ کیا اہلِ دُوَل کی اصالت سے دُور دراز مدح سرائی کرنے والوں اور نرے نذرانے بٹورنے والے درباری چاکروں، رقص و سرود کی محفلیں اُڑانے والوں اور بادہ کشی کے نشے میں بدمست رہنے والوں کو ہی ادیب بننے کا حق رہ

گیا ہے؟ کیا برقی کینوس پر تماشا کرنے والے چھو کرے، میڈیا کے کھلونے اور سرکار کے چیلے ہی ادب داں کہلانے کے سزاوار ہیں؟ بات یہیں بس نہیں ہوتی، سرکاری اِدارے جن کا مسلک اُدبیت و علمیّت کی ترویج و تشہیر ہوتا ہے وہ علما کے لٹریچر چھاپنے سے تہی دست، ادبی حلقے اُن کے تذکار سے عاری، نشری مکاتب اُن کے کام سے بے بہرہ، عوام اُن کے نام سے لاعلم، کس کس بے اِنصافی کا ماتم کریں۔ کیا اِس سب کو اِس بات کی دلیل سمجھ لیا جائے کہ ادبی تحقیق بھی مذہبیات کے تمام شعبہ ہاے حیات سے اِستثنا کا شاخسانہ بن چکی ہے یا پھر یہ ان حضرات کی دین بیزاری کا نتیجہ ہے۔ غرض کہ **Art** کو مذہبی اثرات سے مفرد و مجرّد کرنے اور ***Libral Art*** کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جاری ہے۔

عرضِ مدعا فقط اِتنا ہے کہ عالم و غیر عالم اور صوفی و غیر صوفی کے ساتھ یہ اِمتیازی سلوک اور دوہرا معیار ہرگز روا نہ رکھا جائے، حق دار کا حق ادا کیا جائے، جتنا حصّہ جس کی زندگی کا اُردو کی خدمت میں گزرا ہے اُس کا ذکرِ خیر اُسی قبض و بسط کے ساتھ کیا جائے۔ خدا رحمت کرے حضرت حامد حسن قادری جماعتی پر کہ اُنھوں نے "داستانِ تاریخِ اُردو" (۱۹۳۸ء) میں اِس نامعقول روایت کو خوب توڑا۔ باباے اُردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق نے "اُردو کی اِبتدائی نشو و نما میں صوفیاے کرام کا کام" لکھ کر اِس کمی کو کسی قدر پورا کیا۔ چند راست مزاج محققین نے خانوادۂ چشتیہ کی اُردو سے نسبت کو نمایاں کرنے کی مبروک سعی کی ہے۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے "اُردو نثر کے اِرتقا میں علما کا حصّہ (شمالی ہند میں ۱۸۵۷ء تک)" اور ڈاکٹر محمد سلیم (بوچھال، چکوال) نے بھی اِسی عنوان پر (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء) ڈاکٹریٹ کیے ہیں۔ وغیرہ، لیکن اِن اکیلی دُکیلی اور الگ تھلگ تحقیقات سے اُس حرج کا جو برسوں ہوتا آیا ہے اور خدا معلوم آیندگان کو کب تک ہوتا رہے گا، کتنا اِزالہ ہو سکا ہے، سوچنے کی بات ہے!!!

"دارُ الاسلام" کے سنگ آج ہم ایک نئے دور کا آغاز کرنے جا رہے ہیں، صوفیہ اور علماے اِسلام کا نادر اُردو نثری سرمایہ تو بحمد اللہ ۴ سال سے اہلِ فکر و نظر کے سامنے لایا جا رہا ہے، اب سے اِن شاء اللہ مذہبی ادب کے شعری فن پارے بھی مَا تَقَدَّرَ عَلَيْنَا اربابِ علم و دانش کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔ کافیؔ مراد آبادی کے کلّیات اور خیوریؔ دہلوی کے رسائل نظم و نثر تو پہلے سے اِدارے کے اشاعتی منصوبے کا حصّہ ہیں، اِن کے سوا حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکّی، غلام سروؔر لاہوری، لطفؔ بریلوی، حافظؔ پیلی بھیتی، مضطرؔ خیر آبادی، حامدؔ حسن قادری، ضیاؔ بدایونی، اخترؔ الحامدی، بیکلؔ اُتساہی کے دواوِین و مجموعہ ہاے کلام کو اِس دائرۂ کار میں شامل کیا جا رہا ہے، جو خدا کے فضل و اِحسان سے تحقیق و ادب کے اعلیٰ اُسلوب پر نشر کیے جائیں گے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ الْقَوِيْمِ۔

محمد رضاء الحسن قادری

نگرانِ اُمورِ کلیہ "دارالاسلام"، لاہور

جمعہ رات، ۱۱ شوال ۱۴۳۳ھ / ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء

مولانا محمد عبدالسمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ

—— مالک رام ——

قصبۂ رام پور منھیاراں (ضلع سہارن پور) کے رہنے والے تھے۔ اُن کے والد شیخ محمد یوسف مشہور طبیب تھے۔ سلسلۂ نسب صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

بیدل کی اِبتدائی تعلیم نجی طور پر ہوئی۔ اِس کے بعد چندے مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے اِستفادہ کیا، اور بالآخر ۱۲۷۰ھ (۴-۱۸۵۳ء) میں مزید کسب علم کی غرض سے دلّی کا رُخ کیا۔ یہاں اُس وقت مولوی اِمام بخش صہبائی اور صدر الصدور مولوی صدرالدین آزردہ کا طوطی بولتا تھا۔ چناں چہ اُنھوں نے بھی فارسی کی تکمیل صہبائی سے کی اور عربی اور حدیث و تفسیر کی آزردہ سے۔ ان کے علاوہ اساتذۂ عہد مولانا احمد علی سہارن پوری، مولوی سعادت علی سہارن پوری، مولانا شیخ محمد تھانوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی سے بھی کچھ استفادہ کرنے کی روایت موجود ہے۔ یوں وہ علومِ مرؤجہ میں درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔

قیامِ دلّی کے زمانے ہی میں شعر و شاعری سے رغبت پیدا ہوئی، تو میرزا غالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کی شاگردی اختیار کر کے اُردو میں شعر کہنے لگے۔

سات برس میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد کسب معاش کا مرحلہ پیش آیا۔ سب سے پہلے ۱۲۷۷ھ (۱-۱۸۶۰ء) میں رڑکی (ضلع سہارن پور) میں ایک برہمن ٹھیکے دار کے بیٹے ناہر سنگھ کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوئے۔ نوجوان ناہر سنگھ ان کی بزرگی اور زہد و ورع اور دین داری و تقوی سے اِتنا متاثر ہوا کہ اُس نے ان کے ہاتھ پر اِسلام قبول کر لیا۔ خلیل الرحمٰن اُس کا اِسلامی نام رکھا گیا تھا۔ جب یہ خبر ناہر سنگھ کے خاندان تک پہنچی تو اُنھوں نے پہلا کام یہ کیا کہ عبدالسمیع کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔ ناہر سنگھ پر بھی بہت سختی کی گئی، لیکن اُس نے اِستقامت کا ثبوت دیا اور اپنے اعتقاد پر قائم رہا۔[۱]

مولوی عبدالسمیع رڑکی سے نکلے، تو اپنے وطن پہنچے۔ حسنِ اِتفاق سے انہیں ایام میں حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی[۲] ہندستان آئے ہوئے تھے۔ اپنی تعلیم و تربیت اور اُفتادِ طبع کے زیرِ اثر عبدالسمیع اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی صاحب نے اُن کے علم و تقوی سے متاثر ہو کر اُنھیں اپنے حلقۂ اِرادت میں شامل کر لیا۔ روایت ہے کہ عبدالسمیع صاحب

۱- حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکّی کی سوانح عمری میں جن مولانا خلیل الرحمٰن کا ذکر آتا ہے، وہ یہی صاحب ہیں، اُنھوں نے بعد کو علومِ اِسلامیہ میں مہارت پیدا کر لی اور پھر ہجرت کر کے مکۂ معظمہ چلے گئے۔ وہاں حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اُن سے خلافت پائی۔ مکہ ہی میں فوت ہوئے۔

۲- مولانا اِمداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ دوشنبہ ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ (یکم جنوری ۱۸۱۸ء) نانوتہ (ضلع سہارن پور) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد امین العمری تھانوی تھے۔ مولانا امداد اللہ نے فارسی کی رسمی تعلیم کے بعد مولانا قلندر بخش جلال آبادی سے مثنوی مولانا روم پڑھی۔ پھر دلّی آئے اور شیخ نصیر الدین شافعی مجاہد کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور اُن کے شہید ہو جانے کے بعد اولاً چندے تھانا بھون میں رہے، پھر شیخ نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر ان کی بیعت کر لی، اور اُن کے حکم کی تعمیل میں اِرشاد و تلقین میں جٹ گئے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں بیش تر علما و صلحا نے مولانا اِمداد اللہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا تھا۔ لیکن شاملی (ضلع مظفر نگر) کے معرکے میں دیسی فوج کو شکست کا منھ دیکھنا پڑا۔ مجبوراً اس کے بعد بیش تر علما رُوپوش ہو گئے اور کچھ اصحاب نے ملک سے ہجرت کرنے میں عافیت دیکھی۔ اُنہیں میں مولانا اِمداد اللہ بھی تھے۔ اُنھوں نے وطن سے نکل کر مکۂ مکرمہ میں سکونت اِختیار کر لی۔ اسی سے صفت "مہاجر مکی" گویا اُن کے نام کا جزو بن گئی ہے۔ یہاں اُنھوں نے مجاہدات و عبادات سے وہ مقام حاصل کر لیا جس نے اُنھیں مرجع اصحابِ علم و یقین بنا دیا۔ علمائے عصر میں سے ایک بڑی تعداد نے اُن کی بیعت کر لی تھی۔ اُنھوں نے تصنیف و تالیف میں بھی اپنے آثار چھوڑے ہیں، لیکن یہ سب کے سب تصوف اور معرفت کے مضامین سے مملو ہیں۔ "ضیاء القلوب" فارسی میں اور "اِرشادِ مرشد"، "گلزارِ معرفت"، "تحفۃ العشاق"، "جہادِ اکبر"، "غذائے روح"، "دردنامۂ غم ناک" وغیرہ اُردو نظم میں ہیں۔ چہار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ (۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء) مکۂ معظمہ میں رحلت کی۔ قبرستان جنت المعلٰی میں آسودۂ خوابِ ابدی ہیں۔ (نزہۃ الخواطر، ۸: ۷۰-۷۲)

نے حاجی صاحب موصوف کی بیعت قصبۂ جھنجھانا (ضلع مظفر نگر) میں اُسی درخت کے نیچے کی تھی، جہاں کسی زمانے میں خود حاجی صاحب نے اپنے پیرِ طریقت حضرت میاں نور محمد جھنجھانوی کی بیعت کی تھی۔ اِس کے بعد حاجی صاحب نے اُنھیں خلافت سے بھی مشرف فرمایا۔

میرٹھ (یوپی) کے رؤسا میں شیخ اِلٰہی بخش (ف: ۲۱ مئی ۱۸۸۳ء) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اُنھوں نے اپنی دولت رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اُن کے اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس پر اُنھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حافظ عبدالکریم (ف: ۷ نومبر ۱۹۰۵ء) کے تینوں بیٹوں (غلام محی الدین، وحید الدین، بشیر الدین) کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی۔ اُنھیں ان تینوں صاحب زادوں کے لیے ایک صاحب اِستعداد اور موزوں اُستاد کی ضرورت تھی۔ جب اُنھیں معلوم ہوا کہ مولوی عبدالسمیع بیدل فارغ ہیں، تو اُنھوں نے مولوی صاحب کو میرٹھ آنے کی دعوت دی، جو بیدل نے قبول کر لی۔ اِن تینوں لڑکوں نے نہ صرف اُن سے فارسی، عربی اور دینیات کی تعلیم پائی، بل کہ بعد کو بیعت طریقت بھی کر لی۔

اِس سلسلے میں ایک لطیفہ پیش آیا، جس سے بیدل کے تقوی اور محتاط طبیعت کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے:

بیدل کے تقرر پر یہ طے ہوا تھا کہ اُنھیں بارہ روپے مشاہرہ کے علاوہ رہنے کو مکان اور ''روٹی'' بھی دی جائے گی۔ چناں چہ کھانے کے وقت چپاتی اور مختلف قسم کے سالن خوان میں پیش ہوئے۔ آپ نے چپاتی اُٹھالی اور اُسے پانی کے ساتھ نوش فرمالیا۔ خوان واپس پہنچا، تو باورچی نے تعجب کیا اور صورتِ حال حافظ عبدالکریم صاحب کے گوش گزار کر دی۔ حافظ صاحب نے خیال کیا کہ شاید کھانا مولوی صاحب کے پسند خاطر نہیں تھا، جس سے اُنھوں نے اسے واپس کر دیا۔ حافظ صاحب نے باورچی کو حکم دیا کہ آئندہ زیادہ پُرتکلف کھانا مولوی صاحب کے لیے پکایا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی، لیکن خوان اب بھی جوں کا توں حسب سابق واپس آگیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کھانے میں جو چیز پسند

ہو، اُس کے پکانے کا حکم دے دیجیے۔ تو کہا کہ مجھے تو ہر ایک چیز پسند ہے، کھانا میری پسند اور ضرورت کے مطابق ہے۔ جب پوچھا گیا کہ آپ پھر صرف روٹی پر کیوں اِکتفا کرتے ہیں اور سالن واپس کر دیتے ہیں؟ تو کس سادگی سے جواب دیا کہ تقرری کے وقت تنخواہ میں صرف ''روٹی'' طے ہوئی تھی، سالن لینے کا میرا کوئی حق نہیں تھا، لہٰذا میں نے اس کے لینے سے اِجتناب کیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے عرض کیا کہ ''روٹی'' میں چپاتی اور سالن دونوں شامل ہیں۔ اس کے بعد اُنھوں نے دونوں چیزیں قبول کر لیں۔

اُن کے اِستغنا کا یہ عالم تھا کہ باہر سے گراں قدر مشاہروں پر ملازمت کی دعوتیں آئیں، لیکن اُنھوں نے ہمیشہ اِنکار کر دیا، بل کہ روایت یہ ہے کہ ریاست ٹونک کی مدرسۂ عالیہ کی صدارت اور چار سو ماہانہ کی پیش کش کی بھی پروانہ کی۔ حافظ عبدالکریم نے یہ سنا تو اُنھوں نے چاہا کہ آپ نقصان میں کیوں رہیں، آج سے ہماری طرف سے ۴۰۰ روپیہ ماہانہ قبول کریں، اُنھوں نے اس سے بھی اِنکار کر دیا۔ اُنھوں نے اپنی زندگی کے آخری ۴۲ برس میرٹھ میں بسر کیے۔ یہیں منگل یکم محرم ۱۳۱۸ھ (یکم مئی ۱۹۰۰ء) کو رہ گرائے عالمِ بقا ہوئے۔ قبرستان حضرت مخدوم شاہ ولایت کے اِحاطے میں دفن ہوئے۔

اولادِ جسمانی میں صرف ایک صاحب زادے محمد میاں تھے، جنھوں نے دلّی جا کر حکیم عبدالمجید خان (خلفِ حکیم محمود خان) سے طب پڑھی اور میرٹھ واپس آ کر اپنا مطب قائم کیا۔ اُنھیں پہلوانی کا بھی شوق تھا، بڑے تن و توش کے خوش خوراک آدمی تھے۔ ۶ محرم ۱۳۵۹ھ (۱۴ فروری ۱۹۴۰ء) کو اِنتقال کیا، اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

شاعری کے آغاز میں بیدل بھی رسمی غزل کی طرف زیادہ متوجہ رہے، لیکن جوں جوں مذہب سے شغف بڑھتا گیا اور بالخصوص حاجی امداد اللہ ؒ سے بیعت کے بعد، نعت و منقبت سے زیادہ مزاولت رہنے لگی۔ ان کی مندرجہ ذیل ۱۲ مطبوعات کا پتا چل سکا ہے۔ جیسا کہ ان کے ناموں سے ظاہر ہے، بیش تر مذہبی موضوعات خاص کر نعت و مولود سے متعلق ہے۔ ۲ مناظرہ کے تحت آتی ہیں، اور ۷ نصاب سے متعلق ہیں:

١ دافع الاوہام فی محفل خیر الانام — لکھنؤ: ۱۲۹۶ھ
٢ انوارِ ساطعہ در بیانِ مولود و فاتحہ — میرٹھ: ۱۳۰۲ھ
٣ راحت القلوب فی مولد المحبوب — دہلی: ۱۲۹۰ھ
٤ بہارِ جنت (میلاد شریف) — کان پور: ۱۳۱۰ھ
٥ سلسبیل فی مولد ہادی سبیل — میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
٦ نورِ ایمان — میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
٧ حمدِ باری ①
٨ طرازِ سخن (مجموعۂ کلام) — میرٹھ: ۱۳۱۴ھ
٩ جوہرِ لطیف (نعتیہ مثنوی) — میرٹھ: ۱۳۲۷ھ
١٠ فیضانِ قدسی فضائل آیۃ الکرسی — دلی: ۱۹۲۷ء
١١ وسیلۂ مغفرت (مجموعۂ ادعیہ)
١٢ مظہر الحق -----②

ان کا بیشتر منظوم کلام ان کی آخری ایام کی بے توجہی کے باعث ضائع ہوگیا۔ ان کے شاگرد خان بہادر شیخ بشیر الدین جن کی تعلیم و تربیت ہی بیدل کی نگرانی میں ہوئی تھی، بعد کو شعر بھی کہنے لگے تھے۔ وہ تسخیر تخلص کرتے اور اصلاح بھی بیدل سے لیتے تھے۔ انھوں نے جہاں تہاں سے کلام جمع کیا اور اسے طرازِ سخن کے عنوان سے شائع کر دیا۔ ۴۸ صفحات کا یہ مختصر کتابچہ پہلی مرتبہ محمود پریس، میرٹھ سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ نمونے کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

شررافشاں ادھر لب ہیں، ادھر آنسو برستے ہیں / تماشا جس طرح برسات میں ہو برق و باراں کا
نمودِ ذرہ بے خورشید کب ممکن ہے اے بیدل! / سبب حسنِ قدم ہے گرمیِ بازارِ امکاں کا

کیا کہوں جو خاکساری میں ہے، اے بیدل! بہار / مل کے دانہ خاک میں کیا سبز و رعنا ہوگیا

مت خون پہ بیدل کی کمر باندھ، کہ وہ تو / اک طائرِ بے بال ہے سو بھی کوئی دم کا

کوئی حسرت نہیں نکلتی ہائے / مدعا کوئی بر نہیں آتا

شبنم کو رونا آتا ہے انجام دیکھ کر / غفلت سے مسکراتا ہے غنچہ گلاب کا
وحدت کی رمز کھل نہ سکے بے فنا ہوئے / دریا سے وصل ٹوٹ کے ہووے حباب کا

تھا ابھی وصل، پھر جو آنکھ کھلی / یار آغوش سے جدا دیکھا
دار فانی میں آدمی کیا ہے / بہتے پانی میں بلبلا دیکھا

کیا کہوں کس کس مصیبت سے چلا پیمانہ رات / چرخ نے گھیرا تھا چکر باندھ کر خم خانہ رات
کیا مصیبت میں کسی کا ساتھ دیتا ہے کوئی / دل کو سمجھے تھے یگانہ، ہوگیا بیگانہ رات

شمشیر الم دیکھ کے غش آئے ہے جن کو / یارب مجھے لائیں گے وہ کیوں کر تہ خنجر

گر بلا وہ ہیں تو ہم بھی ہیں جفاکش، دیکھیں / پیچ وخم دیں گے ہمیں آپ کے گیسو کب تک؟

غم نہیں ہے کہ اضطراب نہیں / جان پر میری کیا عذاب نہیں
دل دیا حق نے وہ کہ ہے بے تاب / آنکھ وہ دی کہ جس کو خواب نہیں
یاں یہ نوبت کہ سانس گنتے ہیں / واں وہ غفلت کہ کچھ حساب نہیں
اپنے عاشق کی بے کلی مت پوچھ / دن کو آرام شب کو خواب نہیں
شعلہ رو تیری گرم خوئی سے / کون سا دل ہے جو کباب نہیں
مختصر ہے یہ حال بیدل کا / تن میں طاقت، جگر میں تاب نہیں

وہ آویں، نہ آویں مگر منتیں ہم / جو اپنی سی ہوتی ہے کر دیکھتے ہیں
وہ دیکھے نہ دیکھے، مگر ہم تو بیدل / اسی کو بس آٹھوں پہر دیکھتے ہیں

جب دوڑتے ہیں نفع کو، پاتے ہیں ضرر کو / تقدیر کھڑی ہنستی ہے تدبیر بشر کو
بیدل میں کبھی کوچۂ دل بر میں نہ جاتا / لایا مجھے میرا دل بے تاب ادھر کو

زہد کا زعم، نہ طاعت پہ ہے تکیہ ہم کو — کچھ خدا ہی کے کرم پر ہے بھروسا ہم کو

آ جانا دم کا زیست، نکل جانا موت ہے — ہر دم معاملہ ہے بقا و فنا کے ساتھ
دل کی عبث تلاش ہے، پہلو میں دل کہاں — بیدل! تمہارا دل تو گیا دل رُبا کے ساتھ

نہ سہتے رہ کے گلشن میں، جفائے باغ باں لیکن — رگ گل کی محبت رشتہ بندِ پائے بلبل ہے

اے دل! تو ہی پھر بندِ قفس توڑ، تڑپ کر — وہ تو نہ کبھی حشر تک آزاد کریں گے

پھر دیدۂ تحقیق کو وحدت پہ نظر ہے — ہیں ذرہ و خورشید برابر کئی دن سے

نہ دل لگاؤ، یہ دلّی کے لوگ ہیں بیدل! — اب آگے مانو نہ مانو، یہ کہہ دیا ہم نے

انیس قدسیاں تھی ہائے اس عالم میں جاں میری — ہوئی مٹی خراب اس خاک میں آ کر کہاں میری

گلی، بازار، کوچے میں، جدھر جائیں، جہاں سنیے — وفا کا میری شہرہ ہے، تری بیداد کا غل ہے

کی شفا کی جو دُعا، اور ہوا درد نصیب — ہائے، میں کیا کہوں اللہ سے اور کیا ہو جائے

[حیاتِ بشیر: ٦٦_ ٨٢ (حاشیہ)، غالب اور عصر غالب: ١٦٥_ ١٧٦، اُردوے معلی، دلّی، شمارۂ اول: غالب نمبر ١٩٦٠ء: ١٠٩_ ١١٧] (تلامذۂ غالب: مالک رام، ص ١٢١ تا ١٢٩، اِدارۂ یادگارِ غالب، کراچی، سوم، ٢٠٠٨ء)

*****

① اِدارہ کے ذخیرۂ کتب میں مطبع مجتبائی، دہلی، ١٣٣٣ھ/ ١٩١٥ء کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔ ٣٢ صفحات پر مشتمل یہ فن پارہ حمدیہ مثنوی ہونے کے ساتھ ساتھ مبتدی طلبہ کے لیے الفاظِ ضروریہ کا مختصر لغت بھی ہے۔ اِدارہ کی جانب سے اِس نادر الوجود شہ پارہ پر کام جاری ہے، اِن شاء اللہ السمیع البصیر مناسب موقع پر اِشاعت بہ رُوے کار لائی جائے گی۔ (اِدارہ)

② بعض تذکرہ نویسوں نے رسالہ قَوْلُ النَّبِی فِیْ تَحْقِیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِی کا اِضافہ کیا ہے۔ (اِدارہ)

فہرس عنوان ہاے دیوان نورِ ایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عبدالسمیع بیدل اور اللہ رسول کی صفات۔ وہی مثل ہی چھوٹا مُنہ بڑی بات اِس زبان کثیف کو اُس نام لطیف سے کیا مناسبت۔ خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت۔ بھلا جسکا بال بال خطاؤں مین بھرا ہوا ہو اُس سے یہ پاک عمل سراسر صواب کیونکر ادا ہو۔ لیکن کیا کیجئے چین نہین پڑتا کہ یہ نام نہ لیجئے۔ کبھی دل اور زبان کو اِس نام سے تجمل دیا جاتا ہی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور کبھی روح روانکو اِس نام سے تازہ کیا جاتا ہی کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ ہر پھر کے یہی دو نام انہی دو کی اطاعت سے اہل ایمان کا حسن انجام وَمَنْ یُّطِعِ اللہَ وَرَسُولَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا[۱] اور مجالس خیر مین جو اتفاق حاضری ہوتا ہی۔ وہان بھی یہی ہوتا ہی کسینے فرمایش کی کہ محبین کو حبیب رب العالمین کا ذکر شیرین سنا دو۔ کسینے خواہش کی کہ ترک معاصی و قطع علائق دنیا کی نسبت فرمان الٰہی پہنچا دو۔

[۱] اور جسنے اطاعت کی اسکی اور اوسکے رسول کی وہ پہنچا بڑی مراد کو ۱۲

اگرچہ نہ وہ میری لیاقت نہ یہ میرا منصب۔ مگر بمقتضای المامور معذور دونو کام کئے جاتے ہین کہ الامر فوق الادب۔ **باقی رہا شعر و سخن** اور شاعری کا فن نہ مجکو شاعریت کا دعوٰی ہی۔ نہ شاعرانہ تخیلات اپنا شیوہ۔ ہان سن بارہ سو ستر [۱۲۷۰] ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین جو بارادہ کسب علوم دینی شہر جان آسای راحت افزای دہلی مین جانا ہوا حضرت مولٰنا و مولی العالمین مفتی **صدر الدین** رفع اللہ روحہ الی علیین و دیگر اکابر علماء دین سے درس علوم معقول و منقول شروع کیا۔ اُن ایام مین باقتضای عنفوان شباب دلمین یہ بھی ایک ہوج آئی۔ کہ جناب نواب نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان **غالب عرف مرزا نوشہ** دہلوی سے شعر مین اصلاح لینی ٹھیرائی۔ تب البتہ عاشقی و معشوقی کے مضامین مروجہ رسمیہ ابناء زمان کی طرز پر لکھتا تھا لیکن اُن مضامین پر دلدادہ و فریفتہ نتھا۔ اسیوجہ سے انکو بحفاظت تمام لکھہ لکھہ کر محفوظ رکھتا نتھا۔ چنانچہ اکثر غزلین اُن وقتونکی لکھی ہوئی ایسی منتشر ہو گئین کہ اُنکا کہین پتا نہین۔ مگر ایک قدردان سخن نے اُن مین سے کچھ اشعار بمشقت فراہم کئے ہین۔ اور شاید طبع کرانیکے درپے ہین۔ الحاصل اُس طرز پر شعر گوئی کوئی دن ہوے۔ پھر یہ بات دلمین متمکن ہوئی۔ کہ اب سے اگر احیاناً کبھی شعر گوئی کا خیال آیا کرے۔ تو اپنا اندیشہ مضامین زلف و سنبل مین بیجتاب نکھایا کرے۔ بلکہ اشعار مین یا حمد و نعت کا رنگ ہو۔ یا امور دینیہ مین ناصحانہ ڈھنگ ہو۔ چنانچہ متفرق کبھی کبھی اوقات فرصت مین لکھنے سے اسقدر سرمایہ قلیل فراہم ہوا ہجوم امراض اور وفور اشغال سے مہلت کم ملی اسلئے لکھنا کم ہوا۔ ناظرین کو اس کتاب کے حواشی کا بھی پڑہنا ضرور ہی۔ کیونکہ بعض مواقع مین دلائل کی تشریح اور

بعض مقامات مین اسناد احادیث و مسائل کی توضیح مسطور ہی۔ اور جو مضمون اکثر عام طور پر مشہور و مروج دیکھا گیا اُسپر حاشیہ نہین لکھا گیا۔ اب حضرت مجیب الدعوات سے بجاہ سید الکائنات دعا یہ ہی کہ یہ ہدیہ گو قلیل ہی مگر محض اُسکے لطف جمیل اور فضل جزیل سے قبول ہو۔ اور اُسکی امداد سے یہ مجموعہ گلدستہ مجالس ذکر اللہ و ذکر الرسول ہو۔ اور جبتک اپنی حیات ہو۔ امداد الٰہی کا کرشمہ اپنے ساتھ ہو۔ پھر روز قیامت صحیفہ اعمال دست یمین مین ملے اور مین پکارون هَاۤؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ[۱] اور حضرت احکم الحاکمین کے فرمان واجب الاذعان سے بہشت ابدی مین مقیم ہون۔ فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ[۲] اور لذائذ روحانی کے خوانون پر اذن پاؤن كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ[۳] اور تجلیات جمال حضرت ذوالجلال سے حسب دلخواہ حظ اوٹھاؤن وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[۴] مینے اس مجموعہ کا نام **نور ایمان** رکھا خداوندا جو اسکو پڑھین اُن کو تجلی ایمان سے پرنور کیجو۔ اور اُنکے دل حصول مقاصد سے مسرور کیجو۔ یا سمیع الدعا تیری حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مین آیا ہی کہ اللہ کریم کی جناب مین جو سائل ہاتھہ دعا کے لئے اوٹھاتا ہی۔ اُسکا ہاتھہ موہبت غیبی سے خالی نہین جاتا ہی۔

---

[۱] سورہ حاقہ پارہ تبارک الذی مین ہی کہ جب مسلمان تابع فرمان کو نامۂ اعمال دہنے ہاتھہ مین ملیگا تب وہ خوش ہوکر حاضرین عرصات کو اپنا نامۂ اعمال دکھائیگا اور کہیگا هَاۤؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ یعنی ای حاضرین لو پڑھو میری کتاب ۱۲

[۲] بہشت بلند مین جسکے میوے جھک رہے ہین ۱۲

[۳] جنت مین اصحاب الیمین کو یہ حکم دیا جائیگا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا الخ یعنی کھاؤ اور پیو خوشگوار اُسکے بدلے مین جو کہ تمنے بھیجا ہے پہلے دنون مین یعنی جو اعمال صالحہ دنیا مین کئے ہین ۱۲

[۴] کتنے مونہہ اُسدن تروتازہ ہونگے اپنے رب کیطرف دیکھتے ۱۲

الٰہی یہ بشارت حدیث میری کامیابی کا وسیلہ کیجیو حبیب و دامان دعا لاآلی مدعا سے بھر دیجو۔ آمین آمین آمین یارب العالمین۔ وصلے اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ محمد والہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گویم اول حمد رب ذوالجلال
آن قدیم لم یزل ہم لایزال
بعد ازان خوانم درود باصفا
بہر ترویج جناب مصطفےٰ
نور او اول نقاب از رخ کشید
جملہ عالم بعد ازان آمد پدید
ہر کہ دارد اشتیاق ذکر او
جو بیداز بیدل مذاق ذکر او

ابتداء فضائل بسم اللہ

ہر عمل مین بندگان با خدا
کرتے بسم اللہ سے ہین ابتدا
نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات
پہلے بسم اللہ مجریہا کہا
دیکھو بسم اللہ کو قرآن مین
پہلا کلمہ ہے کلام اللہ کا
اور قلم نے لوح پر روز ازل
لفظ بسم اللہ تھا اول لکھا
روضۂ جنت[ف] مین بسم اللہ سے
بہ رہی ہین چار نہرین جانفزا
جو پڑھیگا دل سے بسم اللہ کو
چارون نہرون مین وہ حصہ پائیگا

ف۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ جنت کی چارون نہرین بسم اللہ سے جاری ہین پانی کی نہر میم بسم اللہ سے اور جوے شیر ہاے اللہ سے اور شراب طہور کی نہر میم رحمٰن سے اور شہد کی نہر میم رحیم سے اللہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ای محمد جو کوئی مجھکو ان اسماء سے یاد کریگا مین اسکو ان چارون نہرون کی چیزین پلاؤن گا یہ پوری روایت جسکو دیکھنی ہو تفسیر روح البیان مین دیکھے۔ ۱۲

جو کرے تعظیم بسم اللہ کی
ہوگا صدیقین مین روز جزا
لینگے اونس[۱۹] حرف بسم اللہ کے
نار کے اونس[۱۹] فرشتوں سے بچا
مرتے دم اور قبر مین پھر حشر مین
کام بسم اللہ دیگی جابجا
کھولے لاکھون قفل بسم اللہ نے
دی ہے کنجی حق نے کیا مشکلکشا
ورد بسم اللہ کرو دیتا ہے دور
ہر مرض ہر درد ہر غم ہر بلا
صدق دل سے کہکے بسم اللہ کو
مانگ ہر حاجت کریگا حق روا
کھانے اور پینے مین بسم اللہ پڑھ
پائیگا تو برکت و نور و صفا
بای الصاقی[ف] بسم اللہ سے
جو ہوا ملصق وہ واصل ہوگیا

لکھی بیدل شرح بسم اللہ خوب
تجھسے راضی ہو خدا اور مصطفےٰ

حمد خدا و عرض دعا بتوسل مصطفےٰ

ہی دل معبود مطلق مین جو ہنگام رقم میرا
تو سجدہ کرکے ہر ہر کلمہ لکھتا ہی قلم میرا
الٰہی مرتے دم جائے بدل عشرت سے غم میرا
ترا جلوہ ہو آنکھون مین جب آنکھو نمین ہو دم میرا
ترکیگا مدح سے کب خامۂ ندرت رقم میرا
جفا سے کوئی ظالم سر بھی کردی گر قلم میرا

ف۱ یہ اونیس[۱۹] حرفونکا لطیفہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اللہ تعالےٰ نے دوزخ پر اونیس موکل سردار کیے ہین اُن مین کا ایک ایک فرشتہ ستر ہزار آدمی کو ہاتھہ کی ہتیلی مین رکھہ کر جہان چاہے پھینکدے پس جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم صدق دل سے ورد رکھیگا دوزخ کے اونیس سردارونکی گرفت سے محفوظ رہیگا ۱۲

ف۲ بندہ کمال درجہ کثافت مین واقع ہوا ہی اور اللہ تعالیٰ نہایت درجہ پاک ہی پھر ملین تو کیونکر اسکا طریقہ یہ رکھا گیا کہ بندہ اللہ کے اسماء پاک سے لپٹ جائے شدت سے اتصال کرے تب ملجائیگا یہ اشارہ ہا بسم اللہ مین ہے کہ لفظ با موضوع در حقیقت الصاق کیلئے ہے باقی معانی مین مجازاً مستعمل ہی"

خیالاتِ دو عالم نفی لا سے محو کرتا ہون
نہ شکل غیر سے بنجائے دل بیت الصنم میرا

موحد ہون محب مصطفےٰ ہون اہل سنت ہون
مرا ہادی محمد ہے وہ شاہِ ذی حشم میرا

نہین اہل حسد کے ردّ و کد سے کچھ ضرر مجھکو
عقیدہ کر چکے تسلیم جب اہل حرم میرا

مرے شعر و سخن مین نام اللہ اور نبی کا ہے
یہ سکہ کیون نہ رائج ہو عرب سے تا عجم میرا

خدا کی راہ مین مٹنے سے ہوتی ہے بقا حاصل
ہوا آخر بقا باللہ مٹ مٹ کر عدم میرا

پھریرا امید کے نیزہ پر رہے نصر من اللہ کا
صفِ اعدا مین اونچا رکھیو مولی علم میرا

رہے چلتا الٰہی مرتے دم تک تیری طاعت مین
قدم میرا قلم میرا درم میرا یہ دم میرا

قدم سست اور کٹھن منزل ہے مولی دستگیری کر
رہا جاتا ہے تن گر گر کے جون نقشِ قدم میرا

ڈرا کر شعلۂ دوزخ سے مت آنکھین دکھا زاہد
خدا بھی تو نے دیکھا ہے وہ ربِّ ذو الکرم میرا

خدا رسوا نہین کرتا خطائین مجھسے ہوتی ہین
وہ ہی فضل و کرم اسکا یہ ہی جور و ستم میرا

بچائین کاش محشر مین یہ کہکر مصطفےٰ مجھکو
یہ بیدل ہے غلام خاص بے دام و درم میرا

نعت سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم و ذکر بعض معجزات

لکھون گر وصف شیرین لعل لبہای پیمبر کا
لپٹ جاہی زبان خامہ کو لب تشت مسطر کا

ترے آگے فریدون کیا ہے کیا رتبہ سکندر کا
تو حاکم ہے زمین کا آسمان کا بحر کا بر کا

تری اونگلی اوٹھی اور ہو گیا مہتاب دو ٹکڑے
زبان تیری ہلی اور آفتاب اولٹے قدم سرکا

بندھا دندان و چشم و خط و لب سے کیا ہے گلدستہ
سمن کا نرگس شہلا کا ریحان کا گل تر کا

نبی عالم مین یون ہے جیسے مصدر اپنی گردانین
جدا بھی سب سے شامل بھی ہے سب مین لفظ مصدر کا

نہوتا خاک کے مرکز مین گر وہ کعبۂ خوبی
فلک کیون طوف کرتا رات دن خاک مکدر کا

نتھا منظور حق کو اونکے ہمتا کا نظر آنا
کیا پیدا نہ سایا بھی قدرشکِ صنوبر کا

اونہی کا پرتو ہے ہر طرف ہر دل مین ہر جا مین
چراغ ماہ سے ہو چاندنا جسطرح ہر گھر کا

کلام نو تو اُس شیرین سخن کا قسم اول ہے
دوبارہ بات مین بھی ہے مزہ قند مکرر کا

درِ دولت سرا اُس رشک خور کے آئنے جانیسے
مقام اک جا ہوا ہے باختر[۱] کا اور خاور کا

گلاب اور کیوڑے کی بو ہے گر اُسکے پسینہ مین
ہے کاکل عطر مجموعہ سراسر مشک و عنبر کا

ترے گیسو سے اسپر بھی لپٹ اک چلگئی ہو گی
کہ ہے بازار گرم ابتک شمیم مشک اذفر کا

پیمبر جتنے ہو گذرے ہین سبکا تو ہی ماخذ ہے
وہ سب کے سب ہین ماضی اور تو مصداق مصدر کا

لعاب جانفزا ڈالا تو چاہِ شور کا پانی
یہ شیرین بنگیا شربت ہے گویا شہد و شکر کا

پکارا العطش لشکر تو پھر دست مبارک مین
یہ جوشش تھی کہ ہر اونگلی بنی فوارہ کوثر کا

تری جو نعت لکھی پہلے لازم ہے کہ لے آوے
سیاہی چشم غلمان کی قلم جبریل کے پر کا

زمین[۲] اک دامن گسترده ہے شاہا ترے آگے
ہے زنبیل فلک اک کاسہ تیرے سائل در کا

کبھی سورج نکلتا ہے کبھی چاند آچمکتا ہے
دکھادین آپ بھی یہ جلوہ روی انور کا

معاصی کیا گنون اپنی یہ غم ناگفتہ بہتر ہے
زبان تھک جائے چھیڑون ذکر گر اکبر سے کمتر کا

وہ تر دامن ہون گر دامن ذرا اپنا نچوڑا جائے
تو ہر قطرہ مین طوفان موجزن ہو سو سمندر کا

مگر تو ہے جو کشتیبان تو خوش ہون کچھ نہین ہے غم
نہ فکر بادبان مجکو نہ مجکو غم ہے لنگر کا

سیہ دل ہون تو کیا ہے رنگ الفت کا عطا کیجے
طفیل پارس آہن کو بھی رنگ آجاتا ہے زر کا

کہان بھٹکا پھرے بیدل نوازش کیجیے شاہا
کہ یہ بیچارہ مسکین گدا ہے آپکے در کا

(حاشیہ: غرض صرف دکھا دون تو جلوہ روی انور کا)

[۱] باختر بمعنی مغرب و خاور بمعنی مشرق ۱۲

[۲] زمین اور آسمان سب کا وجود نور محمدی سے منشعب ہوا تو گویا سب سائل ہین فیضان محمدی کے ۱۲

نعت فارسی

ای بندہ سر خم کن فرمان محمدؐ را ۔ شو گوی صفت تابع چوگان محمدؐ را
او مرہم داغ دل سر سبزیِ باغ دل ۔ کردند چراغ دل ایمان محمدؐ را
گلزار دو عالم شد چون منشعب از نورش ۔ در ہر گل و برگے بین الوان محمدؐ را
چون سرِ احد ظاہر از خلقتِ احمد شد ۔ عرفان الٰہی دان عرفان محمدؐ را
رنگِ چمنِ ہستی شد جلوہ گر از نورش ۔ ای دیدہ تماشا کن بستان محمدؐ را
مہتاب از و تابان خورشید از و رخشان ۔ دیدم ہمہ جا نورے تابان محمدؐ را
گر تا بہ ابد پرد شہباز خیالِ خلق ۔ ہرگز نرسد بام ایوان محمدؐ را
حق محرمِ راز او و محرم رازِ حق ۔ داند چہ کسی رازِ پنہان محمدؐ را
کُنہ وصفتِ احمد در شعر و غزل ناید ۔ در وصفِ محمدؐ خوان قرآن محمدؐ را
مزمل و ہم طاہا مدثر و ہم یٰسین ۔ تفسیر بود شانِ ذیشان محمدؐ را
یکجانِ من مسکین باشد چہ نثارِ او ۔ جانِ دو جہان قربان یکجان محمدؐ را
او چارہ نمای ما زو جملہ دوای ما ۔ حق کرد شفای ما درمان محمدؐ را
بیدل چو ہمی خواہی در ظلِ خدا بودن ۔ برگیر بفرق خود دامانِ محمدؐ را

وقت ولادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم موسم بہار کی دھوم اور حور و ملائک کا ہجوم

ربیع الاول آیا شہرہ ہی میلادِ احمدؐ کا ۔ ہوا اقطار عالم مین نزول انوار احمدؐ کا
روایت ہے کہ تھی فصل بہارین گلفشان اُس دم ۔ قدم جب گلشن ہستی مین آیا اُس سہی قد کا
گھٹا چارون طرف چھائی نسیمِ جانفزا آئی ۔ کھلا باغ فردوس زیبائی چمن عیش مخلد کا
ہوئی سبز سر دیئے پوشاک سب سبزان گلشن کی ۔ ملا ہی سرخ حلہ گل کو دیبائے مورّد کا
(گلابی ۱۲)

کھڑا ہی گر لبِ جو نخلِ گل بلقیس کی صورت ۔ حباب جو ہی نقشہ گنبد صرح ممرّد کا
پہنسا جاتا ہی دل امواج دریا کی لطافت مین ۔ شکن لہرونکا گویا جال ہی زلفِ مجعّد کا
ہر ایک گل دفتر عرفان بنا عارف کی نظرون مین ۔ ہر ایک غنچہ مقفل درج ہی اسرار سرمد کا
ہوا سے کچھ تو لہرایا طرب کا جوش کچھ آیا ۔ لچک جاتا ہی قد تن کی شمشاد سہی قد کا
بہارِ سبزہ و گل سے خجل لعل و زمرد ہین ۔ اُوڑا جاتا ہی رخ سے رنگ یاقوت و زبرجد کا
برنگِ سبزہ اوگتی ہین زمین سے تار نظارہ ۔ سُنا ہی غل جو اُس منظورِ حق کے آمد آمد کا
عیان ہی شاخہای نرگس و گلہای نرگس سے ۔ عیونِ[۱] منتظر کا رنگ اور اعناق ممتد کا
یہ شاخین کل مذاہب کی قلم ہو جائینگی ایک ایک ۔ نہال شرع مثبت ہوگا گلہای مجدد کا
چھپا اصلاب مین جلوہ تھا جسکا عہد آدم سے ۔ ہی بطنِ آمنہ سے اب ظہور اُس نسترن خد کا
کھڑے ہین اِس طرف جبریل[۲] اُدھر حاضر ہین میکائیل ۔ پرستاری مین حورین رکھتے ہین شیوہ شاہد کا
فرشتے ملتجی ہین اظہر اظہر یا رسول اللہ ۔ یہ خواہش ہے کہ اے مولیٰ دکھا جلوہ محمدؐ کا
فرشتون نے تو اظہر کہکے دیکھا تب ظہور اُس دم ۔ الٰہی ہمکو بھی جلوہ دکھا اُس نور سرمد کا

وہ کیا دل ہی نہو جس دل مین عشق مصطفےٰ بیدل
وہ آنکھین کیا نہو جن کو مزہ دیدار احمد کا

عروج مدارج مصطفےٰ محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم

قدر دان رب العلےٰ ہی آپ کا ۔ عرش فرش پا کیا ہی آپ کا

[۱] عیون منتظر یعنی چشمہای نگران و اعناق ممتد یعنی گردن ہای دراز انتظار کے وقت قاعدہ ہی گردن بڑھا بڑھا کر دیکھتے ہین تو گویا شاخہای نرگس چشم گلہائے نرگس سے حضور کی تشریف آوری کو منتظرانہ ہر طرف دیکھ رہی ہین ۔ ۱۲
[۲] جبریل و میکائیل کا حاضر ہونا کتاب شرف الانام مین ہے اور یہ تصنیف ہی احمد بن علامہ قاسم بخاری کی جو صاحب صحیح بخاری کی نسل مین ہین اور حورون کا حاضر ہونا اکثر کتب مین ہے اور اظہر اظہر کہنا فرشتے کا ابن جوزی کے مولد مین ہی اور روایت بالمعنی ابن حجر کے مولد مین بھی ہے ۔ ۱۲

دو قدم مین جو کرے کونین طے	وہ براق برق پا ہی آپ کا
آپ کی مسند ہی تخت اجتبا	خاص تاج اصطفا ہی آپ کا
ہی مدد حسن قدم کی دمبدم	ہر دم اک جلوہ نیا ہی آپ کا
کیون نہ عالم کو محبت سے ہو	نام محبوب خدا ہی آپ کا
حور و غلمان آدم و جن و ملک	سب مین چرچا جا بجا ہی آپ کا
پھرتے ہونگے بخشواتے خلق کو	یہ قیامت مین پتا ہی آپ کا
قلب مردہ کو جلا دیجے مرے	زندہ کرنا معجزا ہی آپ کا
آب و گل جسدن ہوا میرا خمیر	عشق طینت مین گندھا ہی آپ کا
اس گدا پر کیجے للہ اک نظر	یہ جو بیدل مبتلا ہی آپ کا

کلام حسرت بار کاہنہ در رشک تزویج عبد اللہ با آمنہ

گیا اے ماہ تابان تو کدھر تھا	وہ جلوہ اب نہین جو پیشتر تھا
بتا وہ نور ربانی کدھر ہے	جو پیشانی مین تیرے جلوہ گر تھا
کہان وہ چاند پہنچا جسکے غم مین	کتان کی طرح چاک اپنا جگر تھا
نہ تھی کچھ وصل کی تیرے تمنا	مرا دل مبتلا اس نور پر تھا

سلہ انس بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آپ میری شفاعت کیجے گا فرمایا کرونگا انشاء اللہ تعالی عرض کی کہ آپکو کہان ڈھونڈھون فرمایا صراط پر عرض کی اگر وہان نہ پاؤن فرمایا میزان پر عرض کی اگر وہان بھی نہ پاؤن فرمایا حوض پر مین ان تین موقع سے الگ نہ ہونگا۔ نزہۃ المجالس باب الخوف ۱۲ ؛

سلہ یہ وہ قصہ ہی جسکو ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عبد اللہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا وہ اسکے کہنے مین نہ آئی چلی گئی جناب آمنہ سے انکا نکاح ہوا اور نور محمدی جناب عبد اللہ سے جدا ہو کر بطن آمنہ مین سپرد ہوا تب وہ واپس اس عورت کے پاس آئے اسوقت اس عورت نے اعراض کیا کہ میری غرض اس نور کا لینا تھا اسوقت ای ماہ تابان تو کہان چلا گیا تھا ۱۲ -

حسین مہ لقا تو بھی ہے لیکن	مرا مطلوب وہ رشک قمر تھا
مجھے اس زلف و رخ سے ہو وی نسبت	یہی نالہ میرا شام و سحر تھا
ہما ہاتھون مین آیا پھر گیا چھوٹ	یہ کیسا جذبۂ دل بے اثر تھا
مقدر مین تھا بی بی آمنہ کے	مری قسمت مین کب یہ گنج زر تھا
عبث اس کاہنہ کا غم تھا بیدل	ہوا وہ حق کو جو مد نظر تھا

دنیا و ما فیہا ہمہ فانی و لا بقا

باغ دنیا مین آکے کیا دیکھا	چلتا بس اک فنا دیکھا
ابھی پھولا پھلا کٹرا تھا چمن	ابھی سب پھول پھل گرا دیکھا
تھا ابھی وصل پھر جو آنکھ کھلی	یار آغوش سے جدا دیکھا
دن ہوا رات صبح شام ہوئی	یہ زمانہ کا ماجرا دیکھا
دل مین بیٹھی جو ضرب الا اللہ	کل جہان زیر نفی لا دیکھا
دار فانی مین آدمی کیا ہے	بہتے پانی مین بلبلا دیکھا
جب پڑھا کل من علیہا فان	سب کو نابود و لا بقا دیکھا
ذی نفس جو ہین ان کو مثل نفس	ادھر آیا ادھر گیا دیکھا
دیکھے دنیا مین خستہ دل لاکھون	پر نہ بیدل سا مبتلا دیکھا

مناجات غیر منقوط

کو د و ل کو مال و درہم داورا	صد گرہ در کار دارم داورا
آدم در ورطۂ ہم و غم داورا	ساحلم در دہ کہ مردم داورا
آہ وا دردا سموم دہر کرد	موسم آرام در ہم داورا

عسر کارم را مدہ الحاح کس
راح روح آور کرا در کام دل
لمحہ لمحہ درد و ہر دم آہ گرم
کرد دل را آہ درد معدوم و ہلاک

علم الحسین ابن سال ہجری تخلص بیدل کا ہے ۱۲

دار در عالم مکرم داورا
کرد ہر دم در گلو سم داورا
گم رہ آرام کردم داورا
اکرم اللہم وارحم داورا

سخن در منّاع عزم کوفہ شدن اصحاب کرام ہنگام عازم بودن حسین علیہ السلام

سب نے کی عرض کہ شہزادۂ حیدر مت جا
اے حسین ابن علی سبطِ پیمبر مت جا

صدمے وان پہونچے علی اور حسن کو کیا کیا
جانا کوفہ کا تو ہرگز نہین بہتر مت جا

حق نما آئینہ ہے رخ تیرا اندھے ہین وہی
لیکے اندھون مین یہ آئینہ سکندر مت جا

سنگ باران سے بچا جام بلورین اپنا
ایسے لوگون مین جو پتھر سے ہین بدتر مت جا

گل شاداب بنی اپنے چمن سے نہ نکل
نازنین پھول ہی تو کانٹون کے اندر مت جا

چلتے ہین صرصر آفات کے مظلم جھونکے
شمع رو قلعۂ فانوس سے باہر مت جا

بو سعید ابن عمر جابر و ابن عباس
تھا یہی کلمہ سب اصحاب کے لب پر مت جا

بیدل اُس شاہ کو مقتل مین قضا لے ہی گئی
کہتے سب رہ گئے اے دین کے سرور مت جا

نعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دعای فوز مدعا

کسکو یہہ رتبہ ہے یا احمد مختار نصیب
عرش پر کسکے قدم کو ہوئی رفتار نصیب

دل وہ پایا کہ ہوی وحی کے اسرار نصیب
آنکھہ وہ جس سے خدا کا ہوا دیدار نصیب

آپ کے در پہ ہوا یکبار اگر بار نصیب
میری تقدیر پہ قربان ہو سو بار نصیب

ہمکلامی ہو مجھے اُنسے یہ تقدیر کہان
بدلے گفتار کے ہے حسرتِ گفتار نصیب

خواب مین گر وہ جمال آئے نظر تو جانون
جاگ اُٹھا میرا اسقدر ہوی بیدار نصیب

افق غیب سے طالع نہوا بدر مراد
اے مرے طالع بد میرے سیکار نصیب

رحم فرمایئے یا شاہ بنی الرحمر
درد پر درد ہین آزار پر آزار نصیب

آپکے صدقہ مین ای فاتح باب الجنہ
ہو مجھے جنت فردوس کا گلزار نصیب

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ بجھیگی یہ عطش
ہونگے بھر بھر کے مجھے ساغر سرشار نصیب

حبِ احمد مین ہوی میرے ہزارون دشمن
سچ ہی ہوتا نہین گل بی خلش خار نصیب

کیا ہوا ایک ہین موسیٰ کا عصا ایک ہی تھا
کیسا کید سحرہ[1] کو کیا ادبار نصیب

شکرین لب کے مناقب مین شکر ریز ہین لب
یارب اِس قند مکرر کا ہو تکرار نصیب

نیشکر کا ہی گمان اپنے نئے خامہ پر
ہو رہے ہین جو مضامین شکر بار نصیب

کسطرح دون تجھے دندان بنی سے تشبیہ
کچھ تو ہو تجھمین جلا اے در شہوار نصیب

چاند کس مونہہ سے ہو اُس رخ کا مقابل کہ اُسے
صاف بیداغ نہین صفحۂ رخسار نصیب

شمس کچھہ ہوتا شبیہ آپ کا ہوتے جو اُسے
زلف و چشم سیہ و ابروئے خمدار نصیب

یہ بنی ہمکو ملے یا کہ یدِ قدرت سے
ڈھلکے سانچے مین ہوی رحمت غفار نصیب

نکر یگا وہ کبھی سایۂ طوبیٰ کو پسند
ہو پیمبر کا جسے سایۂ دیوار نصیب

[1] سحرہ بفتحات ثلثہ جادوگرون کو کہتے ہین جمع ساحر جب فرعون کے جادوگرون نے ایک میدان میل بھر چوڑے اور میل بھر لمبے مین شعبدہ اور نیرنگ سازی سے تمام سانپ ہی سانپ پھیلادیے تب حضرت موسیٰ نے اپنا عصای مبارک چھوڑ دیا وہ ایک بڑا سانپ بن گیا اور اُس نے مونہہ کھولا تو انتی ہاتھہ چوڑا تھا اُس مونہہ مین سب سانپونکو نگل گیا یہ قصہ بتفصیل مفسرون نے سورۂ اعراف مین لکھا ہے - ۱۲

انبیا اور رسل تحت لوا ہون جن کے
ایسے ہوتے ہین کہین قافلہ سالار نصیب

کبک دیکھے بہت اور سرو خرامان لاکھون
پر نہ وہ قامت موزون نہ وہ رفتار نصیب

موم ہوجاتے ہین پتھر بھی قدم کے نیچے
کسکی رفتار مین ہوتے ہین یہ آثار نصیب

اُس کو اکسیر گنو کحل جواہر سمجھو
خاک پا اُنکے جو ہو وای اولی الابصار نصیب

روی پر نور نبی کا ہون ثنا خوان بیدل
گور تاریک مین ہونگے مجھے انوار نصیب

نعت فارسی

مصطفٰے را عز و شانِ دیگر ست
شان او را قدر دانِ دیگر ست

پیکرش نبود ہمین چار اخشیج
گوہر پاکش نکانِ دیگر ست

حسن خوبش را مگیر از گل قیاس
کین بہار از گلستانِ دیگر ست

واصفش جبریل و بلبل محو گل
ہر یکے را مدح خوانِ دیگر ست

جائے موسیٰ طور و جایش فوق عرش
ہر مکینے را مکانِ دیگر ست

سایہ ہر سرو چمن دارد مگر
سرو قدش کر جہانِ دیگر ست

میم احمد را گرہ نتوان کشود
کین معما داستانِ دیگر ست

طرفہ قوسین اندین دو ابروش
قاب قوسینش کمانِ دیگر ست

بین قران طرفہ در زلف و رخش
اے منجم این قرانِ دیگر ست

درد عشقش بر نتابد ہر کسے
محو این غم جانفشانِ دیگر ست

مدعی تا کے فغانِ بے اثر
سوزشِ دل را دخانِ دیگر ست

بوالفضولان را درین وادی چہ کار
کین سفر را کاروانِ دیگر ست

پیش جالینوس و افلاطون مرد
داروے دل را دکانِ دیگر ست

دم ز مدح روے رنگین میزنم
حرف حرفم بوستانِ دیگر ست

مدح پاکش باید از بیدل شنید
کین غزلخوان را بیانِ دیگر ست

ذکر جمال باکمال حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم ذو الجلال

دیکھین صد ہا ہزار ہا صورت
پر کہان مثل مصطفٰے صورت

تکتے ہین اُن کے انبیا صورت
اور دیکھے[1] ہٰی خود خدا صورت

نہ بنا ایسا نقش[2] اور نہ بنے
لاکھون لکھ لکھ کے دین مٹا صورت

نسبت اُس رخ سے ذرہ بھر بھی نہین
چاند سورج سے لو ملا صورت

ایک سے ایک کو تجمل ہے
نور معنی و پر ضیا صورت

کھولا زلفون نے عقدہ واللیل
کرتی ہے شرح والضحیٰ صورت

دیکھا احمد کو اور احد پایا
سوی معنی ہے رہنما صورت

قدرتی حسن کی سی آن کہان
خوبرو[3] گرچہ لین بنا صورت

اُن لبون سے ملا نہ آبحیات
اپنے جینے کی کیجے کیا صورت

تو نے سب کچھ دکھایا ای مولے
مصطفٰے کی بھی دی دکھا صورت

دل یہی چاہتا ہے اے بیدل
دلمین رکھیئے یہ دلربا صورت

[1] سورۂ طور کے آخر مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا شاہ عبد القادر نے اسکا ترجمہ لکھا ہے۔ (تو ہماری آنکھون کے سامنے ہے) اور اُن کے والد شاہ ولی اللہ نے ترجمہ فارسی اِس آیت کا اسطرح کیا ہے (ہر آئینہ تو حضور چشم ما ئی)

[2] نقاش ازل نے لاکھون صورتین بنا بنا کر اُنکو مٹا دیا یعنی موت دیکر فنا کیا لیکن یہ نقشہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہ ایسا نقشہ پہلے بنایا اور نہ بعد کو بناوے علامہ قسطلانی نے مواہب مین لکھا ہے کہ آدمی کے کمال ایمان کی بات یہی ہے کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا جمال کسیکو نہین دیا نہ حضرت سے پہلے نہ حضرت کے پیچھے ۱۲

[3] خوبرو سے مراد تمام اولیا و انبیا ہین یعنی اگرچہ وہ مجاہدات و ریاضات کر کے حسن معنوی اپنے مین پیدا کرین اور صورت کو خوشنما بنا مین لیکن رسول اللہ کے حسن خداداد کو نہین پہنچتے ۱۲

تنبیہات بر بخیلان تارک الزکوٰۃ

اہل حاجت کو دیتے ہین جو زکات / اُس سے راضی ہی قاضی الحاجات

مال کا میل تا کہ منقی ہو / کیا حق نے زکوٰۃ کا اثبات

گر کنوین (یعنی چاہ) سے نہ پانی کھینچا جائے / بگڑے پانی کا رنگ و ذات و صفات

ہے یہی مال اور زکوٰۃ کا حال / مال بگڑے نہ نکلے جسکی زکات

کیا مولیٰ نے فرض بندون پر / حصّہ چالیسوان کرین خیرات

رکھا اپنا تو حق یہ قدر قلیل / اور ہمپر کیئے یہ احسانات

ایک دین سات سو کا پائین ثواب / ایک سے سات سو ملین درجات

ہائے موںہہ موڑو ایسے محسن سے / اے بخیلان تارکان زکات

موت آوے جب ان بخیلون کو / ہاتھہ مل مل کے تب کہین ہیہات

ہائے کیون ہمنے خرچ کر نہ لیا / اب چلے چھوڑ کر یہہ سب ترکات

دل پر اُسدم ہو حسرتون کی مار / جان پر ہووے موت کی سکرات

ہو وہ حالت کہ بس خدا نہ دکھائے / وہ قلق وہ تڑپ وہ تکلیفات

لپٹے محشر مین اُن کو بنکر سانپ / اُن کا مال و متاع و مخزونات

کہے وہ سانپ مین وہی ہون مال / جان دیتے تھے جسپہ تم دن رات

کر کے گرم اُن کا سب زر و زیور / داغ دین جسم پر بصد صدمات

دینے والے زکوٰۃ کے بیدل / ہونگے خوش خالدین فی جنات

استدعا از حضرت مجیب الدعا

بخشیو ہمکو خدا اپنے نبی ﷺ کے باعث / شرم رکھیو رسول عربی کے باعث

دیکھو وہ آنکھ کہ ہو عشق نبی ﷺ مین بیدار / نالہای سحر و نیم شبی کے باعث

شان حضرت مین سدا ہمکو مودب رکھیو / رد کئے جاتے ہین یہان بےادبی کے باعث

کیجو سیراب ہمین ابر کرم سے اُسدم / اُٹھلے جب سینہ مین دم تشنہ لبی کے باعث

دستگیر اُنکا رسول عربی کو کیجو / موںہہ تکینگے جو کھڑے بےسببی کے باعث

پر ثمر کیجو مرا نخل تمنا یارب / نخلبند چمن مطلبی کے باعث

بیدل اور اُسکے ہواخواہونکو جنات نعیم / دیجو حضرت کی شفاعت طلبی کے باعث

بیان معراج فوق السماء ذات الابراج

جاتے ہین معراج کو وہ شاہ عالیجاہ آج / اور یہی شان رسول اللہ ہی واللہ آج

کس تجمل سے چلی بنکر سواری آپکی / ہین فرشتے مشعلین نور کی[1] لیے ہمراہ آج

اُسقدر اللہ اکبر ہے ملائک کا ہجوم / پانو دہرنے کو نہین بطحا مین ملتی راہ آج

کاش بنتی آج وہ نعل براق مصطفےٰ / سر ٹپکتے پھرتے ہین گردون پہ مہر و ماہ آج

چرخ ہفتم پر رہے جبریل و چارم پر مسیح / جا کے چمکا عرش پر نجم رسول اللہ آج

عام کیسے دخل وہان روح القدس تک کو نہین / خاص اُس مخلص کے خلوت کو کھلی درگاہ آج

چین سے خلوت مین جا دیکھا خدای پاک کو / دیدۂ حادث قدم کا ہی تماشا گاہ آج

چشم بد دور آج کیا اخلاص کیا انعام ہے / لیتے وہ جو کچھ مین دیتا جای ہی اللہ آج

جاتے ہین پھر پھر کے امت کی شفاعت کیلیے / اُمت عاجز پہ کیا کیا رحم ہے للہ آج

دم مین کیا کیا کچہ کیا اس جزر و مد کو دیکھنا / بنگیا لمحہ سمٹ کر طول سال و ماہ آج

کل اُسی روز شفاعت یاد رکھیے گا خصوص / ہی جو مداح آپ کا یہ بندۂ درگاہ آج

[1] معارج النبوۃ مین ہی کہ براق کے دہنی طرف اسّی ہزار فرشتے اور بائین طرف اسّی ہزار فرشتے حاضر تھے اور نور عرش کی شمع ہر ایک فرشتہ ہاتھہ مین لئے ہوئے تھا تمام بطحا کا میدان نور جمال سے منور تھا۔ ۱۲

خاتمہ کامل ہو گر دین رسول اللہ پر
موت کا پھر کچھ نہین غم خواہ کل ہو خواہ آج

دیکھنا محشر مین کیا کیا لوگا جب ہوگا یہ حکم
لے غزل کا اپنے ای بیدل صلہ دلخواہ آج

محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی حجت ہی

مصطفے سے جسکو نسبت ہی صحیح
اُسکا دین اور اسکی ملت ہی صحیح

حب محبوب خدا جس دل مین ہے
دعوی ایمان پہ حجت ہی صحیح

کامل ایمان ہو نہ بے حب رسول
یہ حدیثون مین روایت ہی صحیح

وہ رسول پاک سے رکھیگا عشق
جسکا دل پاک اور طینت ہی صحیح

فوق ایدیہم ید اللہ[ا] پڑھ کے دیکھ
اُنکی بیعت حق کی بیعت ہی صحیح

ہے احد کا نور احمد مین عیان
دیکھ غافل گر بصیرت ہی صحیح

فرش سے اکدم مین پہنچے عرش تک
کسقدر جذب محبت ہی صحیح

یہ عروج شان محبوبی کہان
ہر نبی کی گو نبوت ہی صحیح

ہو گئے منسوخ ادیان قدیم
دین احمد تا قیامت ہی صحیح

ورد ذکر مصطفے رکھو مدام
یہ محبت کی علامت ہی صحیح

مدح بیدل پر یقین ہے غیب سے
صاد ہو یعنی یہ مدحت ہی صحیح

[ا] مقام حدیبیہ مین اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اُسکا بیان اللہ تعالے نے سورۂ انا فتحنا مین فرمایا ہی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیهم جو تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین اللہ تعالی کا دست قدرت اُنکے ہاتھون پر ہے ابو البرکات نسفی رحمۃ اللہ نے تفسیر مین لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اور عہد کرنا گویا اللہ ہی سے بیعت اور عہد کرنا ہی کچھ فرق نہین یہ آیت بھی اسیطرح ہی جیسا فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے اطاعت کی رسول کی تحقیق اُسنے اطاعت کی اللہ تعالی کی تمام ہوا کلام نسفی کا جو مدارک مین ہے ۱۲

ظہور جملہ عالم از نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم

باغ عالم مین کھلے جو لالہ و گل شاخ شاخ
جلوہ گر گل مین ہی نور سید کل شاخ شاخ

ہر کلی ہر پھول پھل مین پاتے ہین نور نبی
کرتے ہین جسپر باغ و بستا نمین تامل شاخ شاخ

سن لیا ہوگا کہ گل ہی جسم اقدس کا عرق
ہی چہکتی پھرتی ہر گلبن پہ بلبل شاخ شاخ

قامت رعنا کی پائی ہی جو کچھ اسمین ادا
سرو پر ہین نعرہ زن قمری و صلصل شاخ شاخ

نور حق سے نور احمد اُس سے ہی پھر کل ظہور
ہستی عالم نے یون باندھا تسلسل شاخ شاخ

حضرت موسیٰ نے بھی دیکھا نہ کوہ طور پر
آپ نے سدرہ پہ جو دیکھا تجمل شاخ شاخ

حضرت آدمؑ ہین فرماتے کہ نام مصطفے
پایا مینے باغ جنت مین لکھا کل شاخ شاخ

وہ نہوتے تو نہوتا کچھ بھی یہ باغ و بہار
پھوٹتی کب سبزہ و ریحان و سنبل شاخ شاخ

یہ گل رنگین ہین بستان عرفان کے لئے
رکھدئے ساقی نے بھر کر شیشہ مل شاخ شاخ

فکر فردا کچھ نہین کرتے جو مرغان چمن
میوہ پاتے ہین یہ ارباب توکل شاخ شاخ

ہو کے زنگ آمیز مدحت رشک مانی بنگیا
وہ ہوا گلکار نقاش تخیل شاخ شاخ

اہل دل کے دل پھنسی جاتے ہین بیدل دیکھکر
تیری تقریر مسلسل کا تسلسل شاخ شاخ

فضائل نام پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم

محبوب ہی کیا صل علی نام محمد
آنکھونکی جلا دلکی ضیا نام محمد

اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
ہی نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد

جب لوح پہ توحید خدا لکھی قلم نے
مرقوم رسالت سے کیا نام محمد

تکبیر مین کلمہ مین نمازون مین اذان مین[ا]
ہے نام الہی سے ملا نام محمد

[ا] یہ مواہب لدنیہ میں ابن عساکر محدث سے روایت کی ہے ذکر اسمار شریفہ مین ۱۲

هر قبه و هر خیمه و هر قصر جنان پر
مرقوم تجمل سے هوا نام محمد

فرماتے هین آدم که مجهی خلد برین مین
لکها هوا طوبے پہ ملا نام محمد

تهے جن و شیاطین جو سلیمان کے مسخر
تها انکی انگوٹهی پہ نقش[1] کهدا نام محمد

آئی یہ ندا ابهی هوئی کامل تری کشتی
جب نوح نے کشتی پہ لکها نام محمد

حرفون مین محمد کے اشارات تو دیکهو
کیا سر نہان هے بهرا نام محمد

هی میم مین محبوبی مطلق کا اشارا
پهر کیون نہو محبوب خدا نام محمد

ح مین هی حیات ابدی جان بلبون کے
عشاق کا هی روح فزا نام محمد

معجون مفرح هوئی وه میم مکرر
اور دال سے هی دلکی دوا نام محمد

اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچهو
جان آگئی تن مین جو لیا نام محمد

ورد اپنا همیشه یهی دو نام هین بیدل
یا نام خدا لب پہ هی یا نام محمد

ردّ مطاعن منکرین در محفل میلاد سید المرسلین صلے الله علیه وسلم

شعار اهل شریعت هی محفل میلاد
طریق اهل طریقت هی محفل میلاد

هی جنکو علم حقایق یہ معرفت هی انهین
که شرح سر حقیقت[2] هی محفل میلاد

کیا نبی نے صحابه مین ذکر مولد پاک
کهان مخالف سنّت هی محفل میلاد

[1] سیرت حلبی جلد اول مقام بشارات و اخبار مین لکها هی که جابر رضی الله عنه روایت کرتے هین فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے که سلیمان علیه السلام کی انگوٹهی پر نقش تها لا اله الا الله محمد رسول الله ۱۲

[2] واضح هو کہ محفل میلاد شریف مین بیان هی نور محمدی صلی الله علیه وسلم کا اور اصفیار کرام اس نور کو حقیقة الحقائق کہتے هین یعنی جسقدر حقیقتین هین سب اسی نور سے نکلی هین آپکا نور درمیان جمیع حقائق اور جناب باریتعالے کے واسطه هی کسیکو وصول الی الله بغیر اس واسطه کے ممکن نهین بلکه محال هی یہ مضمون نور محمدی کا حضرت مجدد الف ثانی نے جلد ثالث مکتوبات مین بیان فرمایا هے اور حضرت شاه ولی الله رح نے بهی فیوض الحرمین مین مجملاً لکها هے ۱۲

عموم آیه فلیفرحوا[1] مین هی داخل
ظهور پاک کی فرحت هی محفل میلاد

نبی سے ملتے هین جو کشف مین وه کہتے هین
پسند خاطر حضرت هے محفل میلاد

یہ تجربه هے بهت اولیار کامل کا
که هر بلا سے حمایت هے محفل میلاد

محدثین ثقات اور محققین رُوات
سبهونکا مذهب و ملت هے محفل میلاد

اب انکی کون سُنے جو مخالف جمهور
کهین که سیئه بدعت هے محفل میلاد

عقیده اپنا تو ر کهینگے هم سلف کا سا
کهینگے عین هدایت هے محفل میلاد

هدایت اس سے صفات نبی پہ هوتی هی
کبهی نہ کهیو ضلالت هے محفل میلاد

جو ایک هو تو کهون فیض بے نهایت هے
شفا هی خیر هی برکت هے محفل میلاد

پڑهین ادب سے ادب سے سنین ادب سے اوٹهین
عجب قرینه کی طاعت هے محفل میلاد

بخور و عطر و فروش و منابر و قالین
نبی کے دین کی زینت هے محفل میلاد

الگ جو اس سے هوا اسکا گله نکر بیدل
که کرتا صاحب قسمت هے محفل میلاد

مبحث قیام وقت ذکر ولادت با سعادت علی صاحبها السلام

نبی کی شان و شوکت هے قیام محفل مولد
عجب تعظیم حضرت هے قیام محفل مولد

عبث کہتے هین بدعت هے قیام محفل مولد
طریق اهل سنت هے قیام محفل مولد

[1] قوله عموم آیه الخ جاننا چاهیے کہ هم اهل سنت و الجماعت کے اصول مین ٹهر چکا هے که قرات قرانی کو خاص واقعه نزول پر منحصر نهین رکهتے بلکه جهانتک معانی الفاظ عام هون وهان تک اسپر عمل کرتے هین امام رازی اور صدر الشریعه وغیره نے یہ قاعده تصریحاً لکها هے جب یہ معلوم هو چکا اب دیکهنا چاهیے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم پر لفظ رحمت و فضل الله صادق هے یا نهین هم کہتے هین که صادق هی علامه قسطلانی وغیره محدثین نے حضرت کے اسمار مبارکه مین فضل الله اور رحمة للعالمین کو بهی شمار کیا هی اور قرآن شریف سے انکا ثبوت دیا هے بنا علیه جب رحمت الهی اور فضل خدا پر فرحت کرنیکا حکم قرآن مین صریح وارد هے تو حضرت کے وجود باجود کے ساته که آپ خود رحمت اور فضل خدا هین سرور اور فرحت کرنا ثابت هو گیا محفل میلاد نام اسی اظهار فرحت و سرور کا هے والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

ہی اہل علم کی سنت بھی سنت دیکھ شامی مین[۱] — اسی معنی مین سنت ہے قیام محفل مولد
جو مستحسن ہے نیت کرنی مُنہ سے گرچہ محدث ہے[۲] — تو احسن بالضرورت ہے قیام محفل مولد
نہین شامل یہ وتہنا لاتقوموا کالاعاجم مین — کب انکی رسم وعادت ہے قیام محفل مولد
دلیل نہی منفی ہی تو حکم اصل اشیا سے — لئے وصف اباحت ہے قیام محفل مولد
نہ اسمین رفع سنت ہے نہ شرک وکفر ملت ہے — یہ ردّ شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد
خدا کا شکر نعمت ہے نبی کی شان رفعت ہے — یہ دونونکی اطاعت ہے قیام محفل مولد
چلے جمہور جب سنت حکمیہ یان اُس کو — صحیح از روی ملت ہے قیام محفل مولد
سوا چند آدمی کے دیکھلو مشرق سی مغرب تک — ہوا مقبول امت ہے قیام محفل مولد
حریم کعبہ و بیت المقدس اور مدینہ مین — یہ کہتے ہین سعادت ہے قیام محفل مولد
نہون خوش مفتیان منع گر عشاق قایم ہین — تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد
ادب دلمین ثنا لب کہڑے ہین سر و قد اُٹھکر — عجب پر ذوق حالت ہے قیام محفل مولد
مٹاتا دل سے ظلمت ہے اٹھاتا سب کدورت ہے — بڑھاتا نور صفوت ہے قیام محفل مولد

فائدہ ۱ جو طریقہ پسندیدہ دین مین جاری ہو خواہ وہ کسی کا ایجاد ہی کیا ہوا ہو اُسکو بہی سنت کہتے ہین یہ مجمع البحار مین ہے اور حلبی شارح منیہ نے لکھا ہے شریعت مین سنت اُسکو کہتے ہین کہ جو دین مین طریقہ پسندیدہ جاری کیا ہوا ہو اور واضح کہ زبان سے نماز کی نیت کرنی قرون ثلثہ سے ثابت نہین مگر مذاہب اربعہ مین جاری ہے بعضے اُسکو مستحب کہتے ہین اور بعضے سنت در مختار مین لکھا ہی وقیل سنۃ یعنی احبہ السلف او سنۃ علمائنا اور شارح شامی نے اسمین لکھا ہے کہ اسکو سنت کہنا اس اعتبار سے ہی کہ یہ علما کی سنت ہی کیونکہ یہ نبی کریم کی سنت نہین۔ ہم کہتے ہین جب علمار کی ایجاد کو طریقہ حسنہ اور سنت قرار دیا تو قیام مولد بہی ایسا ہی ہے امام برزنجی نے لکھا ہے کہ اس قیام کو مستحسن فرمایا ہے بڑے اماموں صاحب روایت و درایت نے پس موافق تقریر شامی وغیرہ کے اس قیام کو بھی طریقہ حسنہ اور سنت کہنا صحیح ہی اور جسکو زیادہ تلاش اثبات قیام کی ہو تو میری کتاب انوار ساطعہ مطالعہ کرے کہ جو بیس ورق اُسمین صرف قیام کی بحث مین ہین واللہ ہو الہادی ۱۲

۲ محدث میم کی پیش ح کی سکون دال کی زبر سے نو ایجاد چیز کو کہتے ہین اگر نو ایجاد ہونا موجب حرمت وکراہت ہوتا تو نیت نماز کو زبان سے کہنا ضرور حرام یا مکروہ ہوتا لیکن اُسکو تو مستحسن کہا ہے پہر یہ قیام کہ جسکو جمہور علمار نے پسند کیا ہے یہ بہی بالضرورت و بالبداہت مستحسن وحسن ہے ۱۲

حصول فیض و رحمت ہے نزول خیر و برکت ہے — وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد
اُٹھی حجب بہ صف محفل کہڑا ہو تو بھی ای بیدل — ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

استحباب محفل میلاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

ہین اہل کعبہ کیسے قدردان محفل مولد — سدا رہتا ہی کعبہ مین بیان محفل مولد
ہی قدر اسکی مدینہ مکہ اور بیت المقدس مین — ہو کفرستان مین کیا عز وشان محفل مولد
کیا ہی جنکا دل تازہ خدا نے آب رحمت سے — رہا کرتے ہین وہ رطب اللسان محفل مولد
لکھا ہی بو سعید و ابن جزری اور قاری نے — رہے ہی سال بھر امن و امان محفل مولد
حصول مدعا ہی نور دل ہی خیر و برکت ہے — لیا روشندلون نے امتحان محفل مولد
شہود اپنا یہ خود شاہ ولی اللہ لکھتے ہین — کہ مین حاضر تھا مکہ مین میان محفل مولد
ولادت کا بیان تھا اور بلند انوار رحمت تھے — فرشتے اُترے سُنکر داستان محفل مولد
تعجب ہے کہ انسانونکو اس محفل سے وحشت ہو — فرشتے ڈھونڈتے آئین مکان محفل مولد
نہ آؤ بزم مین مختار ہو لیکن ڈرو حق سے — کرو مت بدزبانی سے بیان محفل مولد
بہت ہو نجال آئی نجد اور بھوپال مین دیکھو — کہ درہم ہو گئے برہم زبان محفل مولد
پڑا ہی پردہ غفلت کا ذرا کھلجائین گر آنکھین — تو آنکھون سے ملین سب آستان محفل مولد
مشام جان کو یاد آتی ہی خوشبو عطر جنت کے — مہک اُٹھتا ہے جسدم عطردان محفل مولد
بخور و عود ہوگا خلد مین[۱] بھی اس لئے ہمکو — پسند آتی ہے خوشبوی دُخان محفل مولد
عجب خوشبو عجب زینت عجب پھولونکی گلدستے — بنا جنت کا نقشہ بوستان محفل مولد
کہان ہی یہ تڑپ طوطی و بلبل کے ترانہ مین — جو پہڑکاتے ہین ٹہرکر مدح خوان محفل مولد

۱ صحیحین کی حدیث مین اہل جنت کے حالات مین ہی و قود مجامرہم الالوۃ اہل جنت کی انگیٹھیونمین الوہ یعنی اگر سلگائی جائیگی ۱۲

صفت اُس قاسم رزاق کی پھرتی ہی آنکھون مین
خلوص دل سے مشتاق تبرک لو تبرک لو
غذای روح ہی یہ من و سلوی ہی شفا ہی یہ
چلو جلدی سے گلچینو چو پھول اپنے مقصد کے
عیان ہی شان تعظیم نبی آداب محفل سے

جو لٹتے پھرتے ہین محفل مین خوان محفل مولد
نبی کا خوان نعمت ہے بیان محفل مولد
نبی کے نام سے آیا جو خوان محفل مولد
نہال لطف حق ہے گلفشان محفل مولد
بیان کیا کیجئے بیدل عیان محفل مولد

استحسان محفل میلاد خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم

بزم مولد مین امت احمد
نہین بدعت یہ بزم بلکہ یہان
پڑہتے منبر پہ ہین بصد آداب
آتا ہے جب بیان مولد پاک
ہی روایت[1] کہ تھے فرشتے کہڑے
اور نکلے پڑھنا درود مدح و سلام
کہڑے منبر پہ ہو کے خود حسان
عطر ملنا بخور[2] سلگانا
اور بخاری مین ہی کہ شیرینی
کی جو تقسیم سب مین شیرینی
گھر پہ آئے ہوونکو کچھ کم و بیش

کرنی ظاہر ہے شوکت احمد
جمع ہین چند سنت احمد
معجزات و کرامت احمد
او ٹھتے مین بہر عزت احمد
ہوئی جب دم ولادت احمد
نہین ممنوع حضرت احمد
پڑہتے دایم تھے مدحت احمد
دونون خصلت ہین عادت احمد
تھی پسند طبیعت احمد
اسمین بھی ہے مسرت احمد
ہے کہلا دینا سیرت احمد

[1] شرف الانام جو تصنیف شیخ احمد بن علامہ قاسم بخاری کی ہی اسمین لکھا ہی کہ حضرت میکائیل جناب آمنہ کے دہنی طرف کہڑے تھے اور جبرئیل سامنے ۱۲ [2] صحیح مسلم مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی دھونی بسایا کرتے تھے دیکھو مشکوۃ باب الرجل مین ۱۲

حکم فلیفرحوا[1] ہی قرآن مین
ایسی رحمت کا ہے سرور ضرور
الغرض کوئی بات محفل مین
جو ہین عاشق کبھی نہ چھوڑینگے
جزو اعظم ہی ان محافل کا
بھائیو رد و کد سے باز آو
وہی بدعت ہی رد کہ جس سے مٹے
جو کوئی بات اس صفت پہ نہین
گر نہ مانو یہ ضابطہ تو چلو
کرین اس کا محاکمہ حشر مین
ہوا نازل ہی جس جگہہ قرآن
اُس عدالت کے مفتیان امین
دیتے فتوے مین یہ کہ ہی محبوب
کرتے ہین وہ کمال ادب کے ساتھ
اور اگر اُن کو بھی نہ مانو تم
حشر کے دن جو ہوگا مجمع عام
احکم الحاکمین کا ہو دربار
منکر بے ادب پہ ہونے لگے

کیجئے کیون نہ فرحت احمد
رحمت کُل ہین حضرت احمد
نہین عکس طریقت احمد
فکر و ذکر و حکایت احمد
شوق و ذوق و محبت احمد
سُنو قانون ملت احمد
حکم قرآن و سنت احمد
ہے وہ زیر اباحت احمد
سوے دار الخلافت احمد
ہین وہ دار العدالت احمد
ہوے جس جای بعثت احمد
ہین جو جیران حضرت احمد
بزم ذکر ولادت احمد
ذکر اوصاف و سیرت احمد
بیٹھو چپ ہو کے امت احمد
ہوگی وہان سب جماعت احمد
گرم ہووے شفاعت احمد
زجر و توبیخ حضرت احمد

[1] آیہ کریمہ فلیفرحوا کا بیان اُس غزل کے حاشیہ پر گذر چکا جسکا اول مصرع یہ ہے۔ شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد ۱۲

ہو محبوبون کی عزت و تکریم — جنکے دلمین ہی الفت احمدؐ
اُنکو دیگا مقام رب غفور — زیر ظلِ عنایت احمدؐ
دیکھین اُس روز مخلص اور منکر — آج کسپر رہے رحمت احمدؐ
کون ہی پاس کون دور ہی آج — کون ہے زیر رایت احمدؐ
مخلصون کو خدا نصیب کرے — اپنا دیدار و قربت احمدؐ
پاتے مولد سے یہان ہین دلکی مراد — پائینگے وہان شفاعت احمدؐ
بھیج بیدل نبی پر اپنے درود — نیز بر آل و عترت احمدؐ

شرح بعض صفات سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم

ہے محبوبی مین وہ شان محمدؐ — کہ خود خالق ہی خواہان محمدؐ
لب خوشرنگ و دندان محمدؐ — زہے لولو و مرجان محمدؐ
ہے رخپر خط ریحان محمدؐ — کہ ہین آیات قرآن محمدؐ
بٹھایا عرش پر جسنے بلاکر — وہی ہے مرتبہ دان محمدؐ
پر جبریل اوڑنے سے ہوئے بند — بلند اتنا ہے ایوان محمدؐ
زمین سے آسمان پر پہنچا دم مین — براق برق جولان محمدؐ
ملاحت کل ملیحان جہان کی — نمک پروردۂ خوان محمدؐ
جو ہفت اقلیم ہاتھ آئے تو دم مین — کرون سب لیکے قربان محمدؐ
قسم جسکی جانؐ کی کھائی خدا نے — وہ پیاری جان ہے جان محمدؐ
پہلے پھولے الٰہی باغ اسلام — رہے سرسبز بستان محمدؐ

۱؎ سورہ حجر پارہ ربما مین ہی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون حضرت شاہ عبد القادر رح نے ترجمہ کیا ہی قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین ۱۲

سوی حق کھینچ لینے کو نبی ہی — کمند زلف پیچان محمدؐ
کسی حالت مین امت کو نہ بھولے — نہ بھولینگے ہم احسان محمدؐ
سیہ کارونپہ محشر کی تپش مین — کریگا سایہ دامان محمدؐ
اندھیرا چھایا آنکھونمین الٰہی — دکھا دے روی تابان محمدؐ
دل پرزخم پر وقت نظارہ — مزہ دیتے ہین مژگان محمدؐ
نہین تو نے فقط بیدل دیا دل — ہزارون دل ہین قربان محمدؐ

لذت روح وروان در ذکر سید الانس والجان صلے اللہ علیہ وسلم

شیرین ہے ایسا قند نہ شہد و شکر لذیذ — جیسا ہے ذکر حضرت خیر البشر لذیذ
عشق نبی کا بوتے ہین دنیا مین جو درخت — جنت مین جاکے پائینگے اُسکا ثمر لذیذ
ہر زخم سے بچاتا ہی انسان اپنی جان — ہی عاشقون کو زخم تعشق مگر لذیذ
گھائل ہوئے جو نشتر عشق حبیب سے — ہے اُنکو نیشکر سے سوا نیشتر لذیذ
ذکر نبی کو سنکے ملائک اوترتے ہین — کسکو نہین ہی نام شہ بحر و بر لذیذ
منکر کو قدر ذکر نبی گر نہین نہو — کب تلخ ذائقونکو ہی لگتی شکر لذیذ
دل جبتلک نہ پختہ ہو پیدا نہو مذاق — دیکھا بھی ہے بھلا کہین کچا ثمر لذیذ
غافل ذرا تو ذکر نبی جی لگاکے سن — ہو جائے تیری جان سے لے تا جگر لذیذ
کھلتا مذاق دل سے ہی ذکر نبی کا کیف — کیا منہہ سے حد بتاؤن کہ ہی کسقدر لذیذ
ہر صبح و شام سنتا اذان مین ہون نام پاک — ملتی غذا ہے روح کو شام و سحر لذیذ
کاٹینگے ہونٹ دیکھ کی جنت کی وہان بہار — سمجھے تھے یہانکی چاٹ کو جو بیخبر لذیذ
ہے وہان کے ہر شجر مین لکھا نام مصطفےٰ — پیدا نہون بہشت مین پھر کیون ثمر لذیذ

دائم جو ذکر ہو نہیں رہتا پھر اُسکا ذوق
ہے مصطفے کا ذکر مگر عمر بھر لذیذ

شیرین ہوا لعاب مبارک سے چاہ شور
اُس لب کے صدقے جایئے تھا کسقدر لذیذ

وصف نبی سے حسن سخن ہو گیا دوچند
چھڑکا گیا نمک تو ہوا بیشتر لذیذ

کاغذ ہو شیر نعت نبی اُسپہ ہو شکر
بیدل ہے بس یہی مجھے شیر و شکر لذیذ

تنویر جان بوصف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن

کیے اللہ نے سب انبیا نور
محمد کو کیا نورٌ علےٰ نور

نبی خود نور اور قرآن ملا نور
نہوں کیوں ملکے پھر نورٌ علےٰ نور

جو چاہا حق نے ظاہر ہو مرا نور
رسول اللہ کا پیدا کیا نور

مٹی اُس نور سے ظلمت عدم کی
چمک اوٹھا زمین سے تا سما نور

زمین کیا عرش کیا خلد بریں کیا
رسول اللہ کا ہے جا بجا نور

نہ دیکھا دل کے اندھوں نے نبی کو
چھپا یہ تل کے اوجھل رہگیا نور

کہوں کیا جسم نورانی کا عالم
تھا پردہ مین چھپا زیر قبا نور

نہ پڑتا آپ کا سایہ زمین پر
ہوا روشن کہ تھا جسم آپکا نور

پڑھو قد جاءکم نور من اللہ
فیا بشریٰ لنا قد جاءنا نور

جہاں یہ نور ہوں ظلمت کہاں پھر
کلام اللہ نور اور مصطفےٰ نور

نبی کے عشق کا جس دل میں ہے داغ
اندھیری گور مین چمکایگا نور

خودی جل بجھکے مثل طور ہو خاک
خداوندا کوئی ایسا دکھا نور

ترا جلوہ رہے ہر دم نظر مین
وہ دے آنکھوں مین میرے ایخدا نور

ازل سے نور کا طالب ہوں بیدل
پڑھا کرتا ہوں یا اللہ یا نور

بیان عزت محبوب صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت

جسکو ہے ذکر رسول اللہ کی محفل عزیز
مصطفےٰ کے دین بھی ہو گا وہ صاحبدل عزیز

جیسے نور آنکھوں مین ہے اور تن مین جان و دل عزیز
اِس سے بڑھکر مصطفےٰ کو رکھتے ہین عاقل عزیز

اُس تن بیمثل پر تل انتخاب بے نقطہ ہے
آنکھ کے تل سے سوا کیونکر نہو وہ تِل عزیز

جسنے دیکھا ہے جمال باکمال مصطفےٰ
کب ہے اُس کامل کی آنکھوں مین مہ کامل عزیز

پانوں سنگ آستان پر گر دہرے وہ کان حسن
لعل و یاقوت و زمرد سے بھی ہو وہ سل عزیز

خاک آدم کو فرشتے سجدہ کرتے کسطرح
ہو گیا اُس نور کے صدقہ وہ آب و گل عزیز

سب کو تھا منگے وہی اُسدن کہ جسدن خوف ہے
دوستوں سے بیخبر ہوں دوست اور غافل عزیز

دل کی خوبی کیا اگر وہ نور کا حامل نہو
جلوۂ اجلاس لیلےٰ سے ہوا محمل عزیز

کیوں پڑے ہو خواب غفلت مین اوٹھو اے غافلو
سوتے ہین کب وہ مسافر جنکو ہے منزل عزیز

اُنکا دامن چھوڑ مت بیدل کہ جنکی ذات پاک
رحمةٌ للخلق مُہداۃٌ من اللہ العزیز[1]

دنیا چند روز

دوستو ہے دار فانی چند روز
یہاں کا عیش و کامرانی چند روز

ہیچ ہین سب نغمۂ چنگ و رباب
لذت صوت اغانی چند روز

کبتلک اے غافل یہ مستی اور خمار
ہے یہ جام ارغوانی چند روز

بس کوئی دن کی ہے یہ رنگین بہار
ہے چمن کی گلفشانی چند روز

چشم نرگس کا ہے غمزہ کوئی دن
ناز سرو بوستانی چند روز

[1] حدیث شریف میں ہے کہ آپنے فرمایا ہے انما انا رحمة مهداة یعنی سوا اسکے نہیں کہ مین ایک رحمت ہوں بطور ہدیہ بھیجا گیا عالم پر۔ ۱۲

کبتلک یہ بانکپن اے نوجوان
ہے بہار نوجوانی چند روز

کوئی دن کی ہے یہ سج دھج اور پھبن
ہے لباس پرنیانی چند روز

ہوگی ان آنکھون مین ایکدن خاک گور
ہے یہ کحل اصفہانی چند روز

ملگئی سب خاک مین کسریٰ و کے
رکھ چکی تاج کیانی چند روز

کیون ہین پھر صدہا برس کے اہتمام
جبکہ ٹھیری زندگانی چند روز

پھر تو ہونا ہے جدا ایک ایک کو
مل لو ای یاران جانی چند روز

ہے چہکتا طوطی شکر شکن
سن لو اسکی خوش بیانی چند روز

پھر جو ڈھونڈو گے تو یہ بیدل کہان
کر لو اسکی میہمانی چند روز

نعت آن صاحب الجمال صلی اللہ علیہ وسلم و تضرع بدرگاہ ذوالجلال

یون نہ لف جلوہ گر ہے رخ پر ضیا کے پاس
واللیل جسطرح ہے لکھی والضحیٰ کے پاس

دل صاف کر لو رہے اگر اولیا کے پاس
دیکھو وہ نور تھا جو شہ انبیا کے پاس

سالک کو رہنما کا توسل ضرور ہے
بے خضر کیسے جایئے آب بقا کے پاس

مسلم مین حنظلہ سے ہے مروی کہ امر غیب
تھا کالمعاینہ ہمین خیر الوریٰ کے پاس

لیکر ادھر سے فیض ادھر دیتے مصطفےٰ
تن سے شریک خلق تھے اور دل خدا کے پاس

گر پڑ کے جسنے باب مدینہ کو جا لیا
گویا مریض آگیا دار الشفا کے پاس

آنکھون سے کسب دولت دیدار کیجیے
جی مین ہی جایئے در دولت سرا کے پاس

ناکام ہی رہی مری فریاد نارسا
پہنچا کبھی نہ تیر دعا مدعا کے پاس

کیا پوچھتے ہو دوستو بیمار غم کا حال
جو چارہ گر سے دور ہو وہ ہے فنا کے پاس

اس ناتوان حیف ہے منزل تو ایسی سخت
توشہ تلک کمر مین نہین بینوا کے پاس

صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ آہ کچھ تو ہو
کیا خالی ہاتھ جائینگے رب العلےٰ کے پاس

مولیٰ ہے جیسا ویسی تو خدمت نہین ہوئی
کس منہ سے جاؤن مالک ارض و سما کے پاس

بیدل کہونگا حشر مین پوچھینگے جب عمل
جز نام مصطفےٰ نہین کچھ اس گدا کے پاس

گلزار گشتن آتش بر خلیل اللہ ببرکات نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی سوز الفت سے ہے جس دل مین لگی آتش
لگیگی پھر نہ اس دلکو جہنم کی کبھی آتش

شرر افشان تھے آتشخانہ نمرود کی آتش
پڑا جب عکس روی مصطفےٰ گل ہوگئی آتش

خلیل اللہ کے قالب مین تھا نور رسول اللہ
جلانکی نہ پائی تاب ٹھنڈی ہوگئی آتش

نہ رہتی آگ دنیا مین کہین اک ذرہ بھر باقی
جو ابراہیم پر اک ذرہ کرتی سرکشی آتش

بہار احمدی کا اللہ اللہ کیا کرشمہ ہے
وہی پھولون کا گلشن بنگیا جو پہلی تھی آتش

وجود رحمۃ للعالمین کیا ابر رحمت ہے
ہوئے پیدا عرب مین اور فارس کی بجھی آتش

ہمین بھی حشر کی گرمی خدا برداً سلاماً ہو
خلیل اللہ پر جسطرح ٹھنڈی ہوگئی آتش

نہان سوز نبی یون دل مین ہے ہم خاکسارونکی
رہا کرتی ہے جو خاکستر مین جس صورت دبی آتش

کباب خام اس دلکو سمجھنا چاہیئے بیدل
لگی جسمین نہین عشق رسول اللہ کی آتش

ذکر معراج صاحب اللوا و التاج صلی اللہ علیہ وسلم

اس سید الرسل پہ ہے اپنا سلام خاص
بلوائے جسکو عرش پہ رب الانام خاص

آئے براق برق روش لیکے جبرئیل
دربار خاص حق کا سنایا پیام خاص

آئے فرشتے نور کی شمعین لئے ہوئے
اللہ رے روشنی کا تھا کیا اہتمام خاص

جاتے تھے ہمرکاب فرشتے پرے بندھے
اس شاہ انبیا کا تھا یہ احتشام خاص

آئے فرشتے مسجد اقصےٰ مین اور رسل
سب مقتدی تھے آپکے اور آپ امام خاص

دولہا پہ جیسی ہوتی ہے ہر ایک کی نظر
محبوب حق پہ محو تھے حق کے تمام خاص

سدرہ پہ جبرئیل تو بس جاکے رہگئے
آگے بڑھے رسول علیہ السلام خاص

افلاک طے کئے طبقاً عن طبق تمام
پھر جالیا دنی فتدلی مقام خاص

راز و نیاز کا جو ہوا سلسلہ دراز
جی بھر کے پھر ہوا کیا باہم کلام خاص

خالق سے کی شفاعت امت مین گفتگو
یاد آئے وہان بھی آپکو اپنے غلام خاص

افسوس ہم خطا کرین اور بخشوائین وہ
وہ اُنکا فیض عام اور اپنا یہ کام خاص

قربان جان و دل سے ہو ایسے شفیع پر
بھیجو درود لیکے محمد کا نام خاص

آنکھون کو آج عشق نبی مین کرو سبیل
لینا ہے کل جو دست مبارک سے جام خاص

خاصون سے بھی عوام کا درجہ ہو خاص تر
ہو مہربان جو شافع یوم القیام خاص

زاہد نکر غرور یہ قدرت سے کب ہے دور
گھٹ جائین خاص عام سے ہو جائین عام خاص

بیدل کو اُن لبونکی شفاعت ہو ایخدا
ہے جن لبون مین مایۂ یحیی العظام خاص

عاشق کردگار را با دنیا چہ کار

مولا کے عاشقون کو ہی دنیا سے کیا غرض
کعبہ کے زائرون کو کلیسا سے کیا غرض

حسن قدم سے جنکی نظر ہے لڑی ہوئی
شیرین سے کام کیا اونہین لیلی سے کیا غرض

جو اُسکے دردمند ہین کرتے نہین دوا
کشتونکو اُسکے خضر و مسیحا سے کیا غرض

ہو کر فنا بقائے ابد کرتے ہین حصول
عشاق کو بقائی دوروزہ سے کیا غرض

بازار مین جو لینے تو آیا ہے لیکے چل
غافل یہان کے سیر و تماشا سے کیا غرض

گردن جھکا کے دلمین ازل کی بہار دیکھ
مطلب چمن سے کیا گل رعنا سے کیا غرض

بیدل در کریم پہ بس مستقیم ہو
تجھکو کسی سکندر و دارا سے کیا غرض

رجوع الی اللہ و ترک ماسوی اللہ

مر کے سمجھو گے کہ یہ سب تھا غلط
حب دنیا شغل ما فیہا غلط

دیکھ مت گمرہ ہو غافل زور مین
گور مین دب کر ہو سب غرا غلط

آکے گردن توڑ ڈالی موت نے
سرکشونکا ہو گیا دعوا غلط

دین دیکر جسنے لی دنیای دون
بیع باطل ہے یہ اور سودا غلط

ہو چکے سید سمجھو وہ کجرو جو کہ ہین
خود غلط انشا غلط املا غلط

ہے وہی اللہ کا طالب صحیح
جسنے غیر اللہ[1] کو سمجھا غلط

یون مٹا دنیا کو دل سے جس طرح
چھیلا کاغذ سے کوئی کلمہ غلط

جتنے غم ہین سب غمون پر خاک ڈال
کر غم مولا مین غم اپنا غلط

بیدل اپنا دہیان مولا سے لگا
ماسوی کا جان سب ہذا غلط

شدائد العذاب فی یوم الحساب

چھایا دل پر حشر کا غم الحفیظ
غم مین جاتے ہین گھلے ہم الحفیظ

پوچھیگا ایک ایک عمل اُسدن خدا
شان قہاری کا عالم الحفیظ

دینگے کیونکر ہم جواب اُسدن کہ ہو
ہوش درہم عقل برہم الحفیظ

آتش دوزخ کی سُن سن کر جلن
آہ نکلا جاے ہے دم الحفیظ

وہ بلا کی آگ جس سے یہان کی آگ
ہے اونہتر[2] حصے مدہم الحفیظ

سُرخ مونہہ ہو جائینگے جلکر سیاہ
لعل بنجائین گے نیلم الحفیظ

[1] حدیث شریف مین ہے الا کل شی ما سوی اللہ باطل ۱۲ [2] مشکوۃ مین صحیحین سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری آگ کی گرمی دوزخ کی آگ کی ستر حصہ گرمی اور تیزی سے ایک حصہ ہے ۱۲

جل چکین جب تن تو پھر بنکر جلین — تا جلین ہر لحظہ ہر دم الحفیظ

بچھو اور سانپون کے زہری ایسے ڈنک — زہر بر سون تک نہو کم الحفیظ

اہل محشر گر پڑین گھٹنون کے بل — نعرہ جب مارے جہنم الحفیظ

نفسی نفسی بول اٹھین گے انبیا — ہیبت جبّار عالم الحفیظ

انبیا کا خوف سے جب ہو یہ حال — جیسے کیا نا چیز ہین ہم الحفیظ

بخت بد طاعات کم عصیان بہت — سب کے سب سامان ہین برہم الحفیظ

خالی توشہ سے کمر رستہ کٹھن — پھر کوئی محرم نہ ہمدم الحفیظ

ٹوٹی کشتی اور طوفان زور پر — موج کی ٹکر ہے پیہم الحفیظ

اپنے بیدل کو تو ہی دیگا نجات — میرے مولا میرے اکرم الحفیظ

حمایت عبد اللہ و دیگر آباء کرام از آفات و آلام

جسکو تو رکھے ابد المحفوظ — ہر بلا سے رہے سدا محفوظ

امن سب چاہتے ہین پر تو نے — جسکو چاہا وہی رہا محفوظ

کیسی غرقاب و جوش طوفان مین — کشتی نوح کی بچا محفوظ

آگ کے شعلہ کر دئے گلزار — تھا جو رکھنا خلیل کا محفوظ

کیسا نیچے چھری کے اسمعیل — تو نے قدرت سے رکھ لیا محفوظ

باپ حضرت کے تھے جو عبد اللہ — جنمین تھا نور مصطفےٰ محفوظ

مضمون قرآن [illegible] ۱۲

۲؎ مشکوۃ مین امام احمد سے روایت ہی کہ جب سانپ یا بچھو کاٹیگا چالیس برس تک اسکی جلن اور زہر کی اذیت رہیگی ۱۲ ۳؎ موقف حساب مین دو سو برس کے رستہ سے یہ جہنم کا نعرہ سنینگے تو اولیا اور انبیا گھٹنو کے بل گر ینگے اور نفسی نفسی کہینگے یہ روح البیان اور تفسیر عزیزی وغیرہ کا مضمون ہی لیکن ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی فرمائینگے جیسا کہ روایات مین وارد ہوا ہے ۔ ۱۲

فوج دشمن نے انکو گھیر لیا — پا کے تنہا غریب و نا محفوظ

غیب سے حق نے بھیجا اک لشکر — جس سے کوئی نہ رہ سکا محفوظ

کر دیا سب کو قتل اور رہا — حامل نور مجتبےٰ محفوظ

کون مارے اسے جسے رکھے — خالق الارض والسما محفوظ

کیڑا پتھر مین رزق کھاتا ہے — آفتون سے بچا ہوا محفوظ

جلتے شعلو نمین حق بچای جسے — بال بال اپنا پائیگا محفوظ

اپنے بیدل کو بھی خداوندا — رکھیو آفات سے سدا محفوظ

ترغیب امت بر اتباع سنت و ردّ بدعت ضلالت

خیر کا طالب کرے خیر الوری کا اتباع — طالب حق کو ہی لازم حق نما کا اتباع

اپنا دستور العمل ہی مخبر صادق کا قول — فلسفی کرتا ہی فکر نارسا کا اتباع

ٹھوکرین کھاتے ہو تاریکی مین گمراہو عبث — قاطع ظلمت ہے اس شمس الضحی کا اتباع

ہو چکے منسوخ سب جتنے تھے ادیان قدیم — حشر تک باقی ہی شرع مجتبےٰ کا اتباع

جی اوٹھین بالفرض اگر سب انبیا و مرسلین — سب پہ ہو فرض اس امام الانبیا کا اتباع

جب یہ ثابت ہی کہ خیر الھدی ہدی محمد — چھوڑو سب رستے کرو اس پیشوا کا اتباع

پائے کب صوفی صفا بی اتباع مصطفےٰ — ہے تصوف اس امام الاصفیا کا اتباع

۱؎ مشکوۃ کے باب الاعتصام فصل ثانی مین ہے کہ آپنے فرمایا اگر موسیٰ زندہ ہوتا نہ بن آتا اسکو سوا میرے اتباع کے اور فصل ثالث مین ہے اگر موسیٰ میرا زمانہ نبوت پاتا ضرور میرا اتباع کرتا اور فرمایا شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ آپ امام الانبیا ہین روز قیامت سب انبیا آپکے نیزہ کے نیچے ہونگے اور سب انبیا نے آپکے پیچھے شب معراج نماز پڑھی اور اگر آپکا زمانہ وہ انبیا پاتے آپکا اتباع انپر فرض ہوجاتا یہ مضمون مینے راحۃ القلوب مین بھی لکھا ہے ۱۲ ۲؎ یہ مسلم کی حدیث ہی یعنی سب طریقونمین اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۱۲

جو خلاف شرع ہوئے ایجاد باطل جان اُسے
کیجئے مستحسنات اتقیا کا اتباع

نائب حضرت ہین وہ گذرے جو حقانی امام
اتباع اُنکا ہی خود خیر الوریٰ کا اتباع

بوحنیفہ ہین چراغ امت خیر الانام
حق ہی ہمپر اِس چراغ حق نما کا اتباع

آگے ہونگے مصطفےٰ اور پیچھے پیرو آپکے
جائیگا جنت مین لیکر مصطفےٰ کا اتباع

پیرو ونکو آپکے یحببکم اللہ ہے خطاب
بنتے ہین محبوب کرکے مجتبےٰ کا اتباع

بیدل اپنا قول یہ ہی جان اگر جائے تو جائے
ہاتھ سے جائے نہ محبوب خدا کا اتباع

الوداع رمضان در موسمیکہ گرما شدید بود تحریر نمود

ہوئے ہو تم ہمسے جدا ای ماہ رمضان الوداع
ملوائی پھر تمسے خدا ای ماہ رمضان الوداع

ماہ صیام ایسے چلے قالب سے جان جیسی چلے
ہیہات تم کیسے چلے ای ماہ رمضان الوداع

جاتے ہوای ماہ نجات ہم ہاتھ ملتے ہین ہاتھ
آتی ہی یاد ایک ایک بات ای ماہ رمضان الوداع

جنت کے تھے سب در کھلے دوزخ کے سب در بند تھے
ہر دم تھی رحمت غیب سے ای ماہ رمضان الوداع

وہ سنت نان سحر وہ لذت شیر و شکر
وہ جاگنا پچھلے پہر ای ماہ رمضان الوداع

افطار مین شربت کے گھونٹ ای سدی وہ لذت کے گھونٹ
کس خیر کس برکت کے گھونٹ ای ماہ رمضان الوداع

بھر بھر کے جب پیتی گلاس بجھتی جگر تک کی پیاس
مٹ جاتا دلکا سب ہراس ای ماہ رمضان الوداع

راتونکو وہ پڑھتے نماز طاعت کا وہ دامن دراز
خالق سی وہ عجز و نیاز ای ماہ رمضان الوداع

شہر تراویح الوداع ماہ تسابیح الوداع
نور مصابیح الوداع ای ماہ رمضان الوداع

[1]۔ جو بات دین مین نئی ایجاد ہوا گر وہ خلاف شرع ہی مردود ہی اور اگر علمار ربانی نے اُسکو موافق ادلہ شرعیہ پاکر پسند فرمایا وہ درست ہے بعض علمار اُسکو سنت حکمیہ کہتے ہین اور بعضے بدعت حسنہ اور مین نے اپنی کتاب انوار ساطعہ مین اٹھارہ ورق تحقیق بدعت مین لکھے ہین طالبان حق اُسکو ملاحظہ فرماوین ۱۲

محشر مین ہمکو لیجیو حق سے شفاعت کیجیو
اچھی شہادت دیجیو ای ماہ رمضان الوداع

ای ماہ رمضان السلام ای فرض رحمن السلام
ای شہر قرآن السلام ای ماہ رمضان الوداع

ای حضرت ماہ صیام بیدل کا لیجے اب سلام
تسلیم ہی ختم الکلام ای ماہ رمضان الوداع

بہار باغ دنیا را خزان فنا در قفاست

کس آرزو پہ یہان کوئی عاقل لگای باغ
آخر خزان بگاڑیگی ایکدن ہوای باغ

جو داغ عشق حق مین دل اپنا بنای باغ
دیکھے کبھی نہ آنکھ اوٹھا کر فضای باغ

جلوی تجلیون کے ہین دلمین بسے ہوی
کیا عاشق خدا کی نگاہونمین آی باغ

غافل جمال حسن قدم کی بہار دیکھ
دو روز کی بہار پہ مت ہو فدای باغ

اس گلشن حدوث کی نیرنگیان نہ دیکھ
گو چشم نرگسین کے کرشمے دکھای باغ

منزل پہ گر پہنچنا ہی مت بیٹھ باغ مین
سو جائیگا جو کھائیگا ٹھنڈی ہوای باغ

اوجڑی بہت چمن کہ پتا بھی نہین کہین
وہ پھول پھل کدھر ہین کہان غنچہای باغ

روتا ہی غم سے باغ کہ انجام ہے خزان
شبنم کے آنسو ونسے ہی ظاہر بکای باغ

پھولا پھلا نہ کوئی ہزارون چلے گئے
کہتے ہوی کہ ہای چمن میرا ہای باغ

حسرت زدون کے سینے بھی دیکھو تو منعمو
ہین حسرتونکی داغ نے کیا کیا کھلای باغ

باغونمین جسکا دل تھا تڑپتا ہے گور مین
ہی ہی کدھر گئی مری ٹھنڈی ہوای باغ

کرتے سدا جو عیش تھے باغونکے سایہ مین
کانٹے اوگے ہین قبر پہ اُنکے بجای باغ

دنیا کے باغ کی نہین بیدل مجھے ہوس
عقبے مین خلد کا مجھے مولے دکھای باغ

[1] اِس قسم کے اشعار کہ جسمین ردیف معین ایک ہو اور قافیہ معین نہو بلکہ ہر شعر کا قافیہ جدا ہو اساتذہ کے کلام مین پایا گیا ہے ازان جملہ امیر خسرو کی غزل گاہے نظر بر من فگن مشہور ہے ۱۲

فضائل درود بر محبوب حضرت ودود صلے اللہ علیہ وسلم

حکم حق ہی پڑھو درود شریف | چھوڑو مت غافلو درود شریف

پڑھو اکبار پاؤ دس رحمت | خوب سودا ہی لو درود شریف

تحفہ روح نبی کو پہنچاؤ | جتنا پہنچا سکو درود شریف

جا کے وہان پیش ہوگا نام بنام[1] | جسقدر جس کا ہو درود شریف

خود خدا بھیجتا ہے اُنپہ درود | تم بھی بھیجا کرو درود شریف

بزم مولد مین جب ہو تم حاضر | پڑہتے ہر دم رہو درود شریف

حضرت مصطفےٰ کا پیارا نام | جب سنو تب پڑہو درود شریف

جس سے لوہا سا دل بنے سونا | ہے وہ اکسیر لو درود شریف

گر پڑھین صدق دل سے کافی ہے | جملہ حاجات[2] کو درود شریف

پائینگے چار پشت[3] تک برکت | دل سے بھیجینگے جو درود شریف

آخرت[4] کے سفر کو ای بیدل | توشہ تم لیچلو درود شریف

بیان فضائل قرآن

نور دل روشنی جان ہی قرآن شریف | ہادی انس و بنی جان ہی قرآن شریف

کہتا ہی دل میرا ایمان ہی قرآن شریف | جان کہتی ہی مری جان ہی قرآن شریف

دین و ایمان کی پہچان ہی قرآن شریف | کرتا کافر کو مسلمان ہی قرآن شریف

[1] علامہ زرقانی شارح مواہب نے روایت کی ہی کہ جب کوئی امتی درود پڑہتا ہے فرشتہ جناب نبوت مین عرض کرتا ہے اُس آدمی کا نام لیکر کہ فلان بیٹا فلانے کا آپ پر درود پڑہتا ہے اور یہ روایت جذب القلوب مین بھی ہے ۱۲ -

[2] درود سے تجمیع حاجات و مہمات کا پورا ہونا جذب القلوب مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے روایت کیا ہے ۱۲

[3] جذب القلوب مین ہی کہ درود کی برکت اولاد اور اولاد کی اولاد چار طبقہ تک پہنچتی ہے ۱۲ [4] درود خوان کو پل صراط پر نور ہوگا اور قدم ثابت رہینگے اور نجات ہوگی یہ جذب القلوب مین ہے ۱۲

چشم حق بین کو دکھاتا ہی حقائق کیا کیا | سرمۂ دیدۂ عرفان ہی قرآن شریف

جسنے قرآن پڑھا گویا کیا حق سے کلام | واہ کیا قرب کا سامان ہی قرآن شریف

وہ تلاوت ہے جو آداب و شرائط سے ہو | یون تو پڑہ لیتا ہر انسان ہی قرآن شریف

دیتا ابرار کو کیا کیا ہے غذائین روحی | گویا نعمت[1] کا بھرا خوان ہی قرآن شریف

بوی معنی کی مہک مغز نے پائی تو کہا | پھول ہی سنبل و ریحان ہی قرآن شریف

حسن قرآن کو ہو جاتی ہی دونی زینت | پڑہتا جب کوئی خوش الحان ہی قرآن شریف

ملتی ہر حرف کے پڑہنے مین ہی دس رحمت | واہ کیا رحمت رحمان ہی قرآن شریف

دس گنہگار کو لیگا وہ جہنم سے بچا | حفظ رکہتا جو مسلمان[2] ہی قرآن شریف

مانو قرآن کے فرمان مسلمانو تم | دیکھو اللہ کا فرمان ہی قرآن شریف

بے وضو ہاتھہ لگانے نہین اسکو مومن | کیا ہی ذی عزت و ذی شان ہی قرآن شریف

تاج اُس شخص کے مان باپ کے سر پر ہوگا | پڑہتا جو عاشق قرآن ہی قرآن شریف

جسکا جی چاہے رہے سیر چمن مین بیدل | اپنا منظر تو یہ بستان ہی قرآن شریف

موت اور قبر کی ضیق مین کوئی رفیق نہین

خدا ہی بندونکا اپنے ہی غمگسار رفیق | نہ مان نہ باپ نہ بھائی نہ کوئی یار رفیق

سنی اجل نے کسیکی نہ ایک بھی فریاد | تڑپتے رہ گئے سب چیخ مار مار رفیق

ہزار حیف اُن آنکھونکے سامنے ہو خزان | سدا جن آنکھون سے دیکھا کیے بہار رفیق

جو مر گیا وہ گیا پھر کے یہان نہ آئیگا | تمام عمر بھی روئین جو زار زار رفیق

[1] حدیث شریف مین آیا ہے القرآن مادبۃ اللہ یعنی قرآن ایک ضیافت عام ہی اللہ تعالی کیطرف سے یہ حدیث شیخ محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوۃ مین روایت کی ہے ۱۲ [2] یہ حدیث مشکوۃ مین ہے لیکن عمل شرط ہے کہ حلال و حرام کو سمجھے اسیواسطہ شعر مین لفظ مسلمان لکھا ہے کہ اصل مسلمان وہ ہی جو احکام قرآن پر گردن جھکا دے ۱۲

دیا اجل نے کنار لحد پہ جب پہنچا
کنارہ کر گئے سب جو تھے ہمکنار رفیق

کسینے جان نہ کی جانکنی کیوقت نثار
جو مدعی تھے میان ہم ہین جان نثار رفیق

پڑا ہے گور مین تنہا غریب اور بیکس
کروڑ جسکے یگانے تھے سو ہزار رفیق

نہ آئے قبر پر ایکدم کدھر ہین وہ ہمدم
جو آکے ملتے تھے دم دم مین بار بار رفیق

زمانہ آج ہی اپنا توکل پر آیا ہے
کرین نہ اسکی رفاقت پہ اعتبار رفیق

رفیق چاہے تو کر صدق دل سے نیک عمل
یہ ہوگا قبر کی وحشت مین دوستدار رفیق

توہی رفیق ہی بیدل کا اُسگھڑی یا رب
نہوگا گور مین جب کوئی یار غار رفیق

انشاد بیدل اواہ در فضائل حج بیت الحمد

کہتا ہی باندہ کے احرام جو بندا لبیک
لطف دیکھو اُسے خود کہتا ہی مولی لبیک

جب بنا کعبہ تو کی حق[۱] نے منادی حج کی
صلب و ارحام مین روحون نے پکارا لبیک

آکے دنیا مین وہی جاتا ہی بندہ حج کو
جسنے وہان حق کی منادی مین کہا تھا لبیک

کرگئی مست ازل مین جسے آواز الست
اُسکا نغمہ ہے بلی اُس کا ترانہ لبیک

لب سے لب ملگئے لبیک جب آیا لب پر
کلمہ کس ذوق محبت کا ہے میٹھا لبیک

حج تو سب کرتے ہین پر حج کی حلاوت تب ہے
کرلے مقبول جب اللہ تعالی لبیک

حاجیو رہنا ادب سے کہین ایسا تو نہو
کہو لبیک جواب اُسکا ملے لا لبیک

اُسکا احرام طواف اُسکا اُسیکا حج ہی
حق تعالی کو پسند آگیا جسکا لبیک

[۱] ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین مین روایت کی ہے کہ جب بندہ احرام کے کپڑے پہنکر لبیک کہتا ہی خود پروردگار عزوجل اُسکے جواب مین لبیک فرماتا ہی ۱۲ [۲] تفسیر روح البیان وغیرہ مین ہی جب حضرت ابراہیم کعبہ بنا چکے حکم ہوا کہ لوگون کو حج کیواسطے پکار تب وہنون نے پکارا اور اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے اُنکی آواز زمین سے آسمان تک سب جگہہ پہنچا دی اُسوقت جو روحین اپنی مان کے پیٹ یا باپ کی پشت مین تھین سب نے کہا لبیک اللہم لبیک ۱۲

کرلو حج یہ بھی تو ای اہل دول دولت لو
جاؤ جب تم کہے معبود تمہارا لبیک

منعمو خوب سنے جشن طرب کے نغمات
اب سنو کعبہ مین عشاق کا نعرا لبیک

مائل حج نہو ذی مال تو حسرت ہے کمال
نعمتین کھا کے نہ منعم کو پکارا لبیک

یہ تعبد ہی یہی شان اطاعت بیدل
حکم جو کچھ کرے مولی کہے بندا لبیک

توصیف ماہ میلاد شریف

آیا پھر خیر سے اب ماہ ربیع الاول[۱]
رحمت حق کا سبب ماہ ربیع الاول

سال بھر رہتے ہین مشتاق تمنا کرتے
الحمد آئیگا کب ماہ ربیع الاول

دیکھا جب چاند تو گھر گھر ہوئی عشاق مین عید
دل سے غم لیگیا اب ماہ ربیع الاول

کھلگیا غنچہ دل آگئی عالم مین بہار
ہی عجب رحمت رب ماہ ربیع الاول

ہر طرف ہونے لگی مولد اقدس کی دھوم
آگیا دھوم سے جب ماہ ربیع الاول

مدح کا زور ہے اور صل علے کا ہی شور
کیا مہینا ہے عجب ماہ ربیع الاول

کسقدر ہوتی ہے تعظیم پیمبر اس مین
ہے عجب ماہ ادب ماہ ربیع الاول

معجزے سنکے ہوا تازہ دلون مین ایمان
ہی ہدایت کا سبب ماہ ربیع الاول

سال بھر دلمین سرور اُنکے رہیگا جنکو
کرگیا محو طرب ماہ ربیع الاول

معنی اس نام کے ہین درجا اول کی بہار
رکھتا ہی طرفہ لقب ماہ ربیع الاول

کس مہینہ مین ہی بیدل یہ فضیلت کہ ہوا
مولد شاہ عرب ماہ ربیع الاول

بیان اولیت نور خیر البریۃ علیہ الصلوۃ والتحیۃ

بنایا صانع قدرت نے نور مصطفی اول
جمال غیب کا مظہر بنا یہ آئینہ اول

[۱] ربیع موسم بہار کو کہتے ہین اور لفظ اول مراد لے لیا ہے ۱۲

کٹی ظلمت عدم کی ذرہ ذرہ سب چمک اوٹھا — جو نکلا مطلع وحدت سے وہ شمس الضحیٰ اول

ہے پرتو اُسکا یہ انوار رنگارنگ کے جلوے — نہ تارے تھے نہ سورج تھا نہ ماہ پر ضیا اول

پھلا پھولا ہی کیا کیا باغ عالم شان حق دیکھو — وہ سب کچھ بنگیا قدرت سے جو کچھ بھی نہ تھا اول

خطاب کن ہوا خالق سے جب نور محمدؐ کو — جھکا تعظیم مین خالق کے اور سجدہ کیا اول

جناب مصطفے کی روح[1] سے سب فیض لیتے تھے — مقیم عالم ارواح تھے جب انبیا اول

ہوئی جب آدم و حوا کی قربت باغ جنت مین — پڑھا آدم نے روح پاک پر صلّ علیٰ اول

تماشا ہی کہ پھر پیدا ہوئے وہ نسل آدم سے — کہ جنکے فیض سے آدم کا تھا پتلا بنا اول

یہی وہ ہی شگل نکلا شجر سے پھر وہ تخم آخر — شجر جس تخم کے اندر سے پھوٹا اور اگا اول

بظاہر گرچہ آئے دورۂ آخر مین وہ لیکن — وہی اول ہین جنکو حق نے رکھا جابجا اول

ہوا اظہار جب ذات احد سے میم ممکن کو — تو ظاہر اسم احمد لوح ہستی پر ہوا اول

لیا ارواح سے عہد الست اللہ نے جسدم — جواب آپ ہی نے فرمایا دم قالو بلیٰ اول

کھڑے سب انبیا معراج مین تھے آپکے پیچھے — امامت پر ہوئے قایم وہی صدر العلیٰ اول

اُٹھائے جائینگے سب اولین و آخرین جسدن — اُٹھینگے قبر سے وہ شافع روز جزا اول

گذر ہوگا نہ ہرگز انبیا کو باغ جنت مین — نہ داخل ہونگے جبتک حضرت خیر الوریٰ اول

بیان کیجے کہانتک مصطفے کی اولیت کو — کہ ہر منصب مین تھے وہ صاحب مجد و علا اول

جسے حب خدا ہو جسکا مقصد حق سے ملنا ہو — کرے پیدا وہ دل مین حب محبوب خدا اول

کریگا بس وہی الفت رسول پاک سے بیدل — ازل مین جسکو جام عشق احمد مل چکا اول

[1] حضرت شیخ رحمہ اللہ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عالم مربی ارواح انبیا و مفیض علوم الہیہ بود در آنشان ۱۲

سلام مشتمل بر حلیہ خیر الانام علیہ السلام

تا قیامت اُس بہار باغ جنت پر سلام — شان عزت کان رحمت جان عفت پر سلام

دل سے اُس جان جہان پر چاہیے پڑھنا درود — پہنچے امت سے شفیع جرم امت پر سلام

خاک طیبہ[1] آب جنت سے گندھا اُنکا خمیر — اُنکی طینت اُنکی صورت اُنکی سیرت پر سلام

سر سے پا تک نور تھا تن اسلیے سایہ نہ تھا — ایسی جسم جان صفت مربوع[2] قامت پر سلام

ریش گنجان اور کلانی سر مین اُس سرور کے تھی — اُس عظیم الہامہ اور راس ریاست پر سلام

چاند کا ٹکڑا تھا پیشانی تو رخ بدر تمام — چہرۂ تابان کے انوار وجاہت پر سلام

سُرخ ڈورے آنکھ مین رہتے تھے اونچی نگاہ — اکحل العینین کی عین عنایت پر سلام

ناوک دلدوز مژگان کی نفاست پر درود — قوس ابروی معنبر کی لطافت پر سلام

بینی اقدس تھی جیسے شمع کی لو ہو بلند — لب کی سُرخی اور دانتونکی نزاہت[3] پر سلام

بطن صافی سینہ چوڑا دونون شانہ تھے قوی — پشت پر تھی مہر اُس مُہر نبوت پر سلام

رہتا بے خوشبو معطر دست عالی دستگاہ — نرم تر دیبا سے تھی کف اُسکے لینت[4] پر سلام

تھا ورم آجاتا قدمون پر قیام اللیل مین — ایسے قدمون کے قیام و استقامت پر سلام

بیدل مسکین کا یارب بھیجتا رہ تو مدام — تا قیامت شافع روز قیامت پر سلام

نعت شریف مشتمل بر حلیہ لطیف

ابر سیہ گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم — برق تجلی روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

[1] طیبہ بفتح طاء مہملہ و سکون یاء تحتانی مدینہ منورہ کا نام ہے پہلے مدینہ کو یثرب کہتے تھے یہ مشتق ہی ثرب سے ثرب کہتے ہین فساد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ مدینہ کو یثرب مت کہو بلکہ طابہ اور طیبہ کہو یہ دو لفظ مشتق ہین طیب سے یہ مجمع البحار مین لکھا ہے اور طیب بکسر طاء مہملہ کہتے ہین خوشبو کو اور بفتح طاء مہملہ کہتے ہین لذیذ اور پاک ہونیکو یہ منتخب مین ہے ۱۲

[2] مربوع قامت میانہ قد ۱۲

[3] بمعنی صفائی و رونق ۱۲

[4] بمعنی نرمی ۱۲

ہے مہ نو ابروی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
عید طرب ہے ہاروی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

درعدن مین گر در دندان لعل یمن مین وہ لب خندان
مشک ختن ہاین موی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

گرچہ میانہ تھا قد والا دیتا دکھائی سب سے بالا
سرو قد دلجوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

رخ پہ بشاشت وقت تکلم دلمین ترحم لب پر تبسم
کیا دلجو ہی خوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سبزہ خط وہ لطیف اور گنجان لطف دکھاتا اسپہ فراوان
رنگ رخ نیکوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کاش ہمین ہر غم سے نکالی دام مین اپنے ہمکو پہنسالے
پیچ وخم گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ضخم کرادیں انکی صفت ہے یعنی قوی تھے جوڑ بدن کے
دوش وبروزانوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

معجزہ سنکر رمی حصا کا سمجھو بھید اللہ رمی کا
ہے ید حق بازوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

محو طرب کل اہل زمین ہو شفتہ اہل خلد برین ہون
پائین اگر خوشبوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

لکھتے مین اسکو عرش سے اعلے قبر شریف کا اونا ٹکڑا
جو ہے تہ پہلوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

خاک شفا ہی غبار مدینہ آب بقا انہار مدینہ
دار شفا ہے کوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

حد سے بڑھی جب ہول قیامت تب گھبرا کر بہر شفاعت
کل کی نظر ہو سوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ایسی تپش مین بار خدایا تیری عرش کا پای سایہ
بیدل مدحت گوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۵۳ صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

بمعراج سیدنا محمد — قد کان فی رجب مکرم
حین اتی ایلیا محمد — جبریل قال لہ تقدم

لہ روز بدر جب لڑائی کفار کی تیزی پر آئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک اور کنکر اوٹھا کر کفار پر پھینکدی اور فرمایا شاہت الوجوہ کوئی مشرک باقی نرہا جسکی آنکھہ اور ناک اور موہنہ مین اُس مٹی کا ریزہ نگیا ہو تب وہ سب بھاگ گئے حق سبحانہ نے سورہ انفال مین اس قصہ کو فرمایا ہی ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اس آیت کا ترجمہ شاہ عبد القادر نے اسطرح فرمایا ہی تو نے نہین پھینکی مٹھی خاک جسوقت پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی ۱۲ ۵ درمختار اور اسکی شرح شامی مین ہی کہ قبر شریف کی وہ جگہ جس سے اعضاء مبارک

صار اماما ھنا محمد
صلی بالانبیاء وآدم

فوق السماء علا محمد
اللہ شرفہ وکرم

فاز وراء الوری محمد
مولاہ قربہ وکلم

لاتسال عن علا محمد
لاندری واللہ اعلم

یشکو الیک یا محمد
عبد السمیع وقد تھیم

مالی شفیع سوی محمد
یا کھف الفقرا ارحم

واشفع للعیش المخلد
ثم التبعید من جھنم

واکشف دجانا یا محمد
بالوجہ کالبدر المتمم

نعت فارسی

محو انوار لقای کیستم
غرق موج جلوہای کیستم

ہر سخن شد در دہن قند و نبات
طوطی مدحت سرای کیستم

میر سد یحببکم اللہ در جواب
تابع حکم و رضای کیستم

میتراود از لبم آب حیات
محو ذکر جانفزای کیستم

گر نہ بندم دل بدین مصطفیٰ
گشتہ مخلوق از برای کیستم

نغمہ ام شد زیب گوش قدسیان
عندلیب خوشنوای کیستم

سالکان را نالہ ام دل می کشد
یارب آواز درای کیستم

خامہ ام چون شاخ گل شد گلفشان
گلشن آرای ثنای کیستم

کی بود بیدل بشاہانم نیاز
زانکہ میدانی گدائی کیستم

حمد رب العلمین

تو ہی سب شاہون کا شاہنشاہ رب العلمین
سر رگڑتے ہین تیری درگاہ عالیجاہ مین
عرش سے لے فرش تک لیکر ازل سے تا ابد
فلسفی کی عقل چکر کھائے صدہا سال تک
انبیا و اولیا کیا قطب کیا ابدال و غوث
کوثر اور تسنیم کیا مانگین وہ تیری تشنہ لب
ہوتا ہی بندونکا ایسی بیکسی مین تو رفیق
لیچل اس رستہ کو تو راضی ہو اور تیرا رسول
کس سے لون فریاد بیدل کون ہی اسکے سوا

سب کا قبلہ ہے تیری درگاہ رب العلمین
جتنے ہین شاہان عالیجاہ رب العلمین
ذرہ ذرہ سے ہے تو آگاہ رب العلمین
کب تری حکمت سے ہو آگاہ رب العلمین
سب ہین تیری بندۂ درگاہ رب العلمین
دلمین جو رکھتے ہین تیری چاہ رب العلمین
جب کوئی ہمدم نہو ہمراہ رب العلمین
ہی وہی جنت کی سیدھی راہ رب العلمین
مُستَعَانی لَیسَ اِلّا اللہ رب العلمین

+ وغیرہ ملائک مین یا جو نمازی شریک جماعت مین سب کو سلام کہا ۱۲

شرح راز و نیاز در ادای نماز

جلوہ ہی خاص رحمت حق کا نماز مین
مولی سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز مین
آپہونچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
مولی مین اور بندہ مین رہتا نہین حجاب
جب ہاتہہ اوٹھای باندہ کے نیت تو یون سمجھ
کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو

انوار قدس کا ہی نظارا نماز مین
اوٹھ جاتا ہی جدائی کا پردا نماز مین
جب بندہ ہاتہہ باندہ کے آیا نماز مین
بے پردہ ہے تجلی مولیٰ نماز مین
دونون جہان سے ہاتہہ اوٹھایا نماز مین
ہی کن حقیقتونکا[سلہ] اشارا نماز مین

سلہ جب نمازی بلاحظہ حضور جناب باری دست بستہ کھڑا ہوا اسکا نام قیام ہی پہر جب کھڑا ہو کر فاتحہ وغیرہ پڑہنے مین عظمت الٰہی کا معائنہ ہوا تب وہ اظہار عظمت رب العرش العظیم کیلیے جھک گیا اور کہا سبحان ربی العظیم اسکا نام رکوع ہوا پہر انتہا درجہ کی عاجزی عمل مین لایا کہ اپنا سر اور مونہہ جو تمام بدن مین شریف تر ہی زمین کثیف پر رکھدیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے مین یہ اشارہ کیا کہ سب سے اعلیٰ وہی ہی مین کیا ناچیز ہون اس زمین سے پیدا ہون جس پر سر رکھا ہی پھر اسی مین چلا جاونگا جب بندہ یہ افعال مع اذکار معمولہ کر چکا تو بارگاہ ملک الملوک مین اسکو پروانگی بیٹھنے کی عنایت ہوئی یہ قعدہ التحیات ہوا پہر دہنے بائین سلام کہے گویا دربار الٰہی مین جا کر ان لوگون سے غائب ہو گیا تھا اب پہر اس دربار سے رخصت ہو کر آیا تو سب حاضرین کو جو کرام کاتبین۔

الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب
حمد و ثنا درود و قراءت دعا سلام[سلہ]
تن کی صفائی حق کی رضا دل کی روشنی
قبلہ کر اپنے قلب کا رب کریم کو
کیون دربدر پھری وہ مدد مانگتا کہ جو
پڑہ پڑہ کے تو نماز دعا صدق دل سے مانگ
مدہوش و مست خواب سحر مین ہی بے نماز
مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہی قضا
گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہی پڑہ نماز
نرمی سے کرتا ہی ملک الموت قبض جان
یہ قبر مین انیس یہ محشر مین ہو شفیع
رکھیگا سر بلند او نہین پاک بے نیاز
بیدل نماز کیون نہو معراج مومنین

معبود ذوالجلال سے پایا نماز مین
ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز مین
ای بندے خوبیان نہین کیا کیا نماز مین
جسطرح مونہہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز مین
اِیّاکَ نَستَعِین ہے پڑہتا نماز مین
مقصد وہ کیا ہی جو نہین ملتا نماز مین
اور اوٹھ کے آیا عاشق مولا نماز مین
سن مالک قضا کا تقاضا نماز مین
ہے ظلمت لحد کا اوجالا نماز مین
تلخی موت کا ہے مداوا نماز مین
عقبےٰ کی راحتین ہین سراپا نماز مین
ہے جنکا سر نیاز سے جھکتا نماز مین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز مین

اعلان فضائل رمضان

واہ کیا ماہ مبارک ہے یہ ماہ رمضان
جو ہوا اسبات سے خوشنود کہ آئے رمضان
چاند ہوتی ہی ہوا حکم کہ ہان ای رضوان
بند دروازے جہنم کے کئے جاتے ہین

حق نے کی جس کی صفت اُنزِلَ فِیہِ القرآن
کر دیا حق نے حرام اُسپہ[سلہ] عذاب النیران
روزہ دارونکے لئے کھولدی ابواب جنان
باندھے زنجیرونمین جاتے ہین جنود الشیطان

سلہ سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع ملائک اور بشر عباداللہ الصالحین پر ہے ۱۲ منہ سلہ یہ حدیث درۃ الناصحین مطبوعہ مصر کی صفحہ ۹ پر ہے ۱۲ سلہ شعلہاے جہنم ۱۲

عرش کے نیچے لگی چلنے ہوا جنت کی
اور سجائی گئین جنات ذوات الافنان[1]

نخل جنت مین ہوا لگ کے وہ نکلی نغمات
کہ کسی نے نہ سنا ایسا غنا یہ الحان[2]

پوچھا حورون نے یہ کیا جشن ہے رضوان نے کہا
ہے یہ اس ماہ مبارک کی خوشی کا اعلان

بارہ بیٹون مین تھے یعقوب کے جیسے یوسف
یون ہی کل بارہ مہینون مین ہے پیارا[3] رمضان

کرتے اس ماہ طرب مین ہین فرشتے[4] شب و روز
روزہ دارون کے لیے حق سے دعای غفران

یہ وہ دن ہین کہ ملے نفل مین فرضون کا ثواب[5]
ہو وہی اک فرض تو ستر کی جزا دی منان

روزہ والے اوٹھین جب قبر سے بھوکے پیاسے
خوان میوون کے بھرے آئینگے لیکر[6] غلمان

کیا مہینہ ہے کہ دن رات ہے طاعت کی بہار
دن کو روزہ ہے تراویح کا شب کو سامان

حشر مین اہل تراویح کا قرآن ہو شفیع
روزہ دارونکی شفاعت پہ ہو قائم رمضان

روزہ دارونکی خوشی ایک ہے افطار کیوقت
پھر خوشی ہوگی بڑے وقت لقاء الرحمن

اجر دلوائینگے ہر شے کا ملائک کے ہاتھ
دیگا روزہ کی جزا آپ وہ مالک ذیشان

خواب راحت[7] مین بھی صایم کو ہے طاعت کا ثواب
روزہ دارون پہ ہے اللہ کا کیا کیا احسان

روزہ رکھتے ہین جو تسلیم و رضا کے طالب
انکے مشتاق بہشت ان سے ہے راضی دیان

حشر اپنا اونہی بندون مین ہو یارب جنکو
رضی اللہ رضوا عنہ ملیگا فرمان

ا؎ صاحب شاخہای کثیرہ ۱۲ ۲؎ یہ خوش آوازی کی حدیث فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے روایت کی ہے تنبیہ مین ۱۲
۳؎ نزہۃ المجالس مین ابن جوزی سے یہ تشبیہ نقل کرکے لکھا ہے کہ جیسے ایک بیٹے یوسف کی دعا سے انجام کار کل گیارہ بیٹون کی خطائین معاف ہوئین اسیطرح اس مہینہ رمضان کی برکت سے کل گیارہ مہینون مین خطائین کی ہوئین معاف ہوجائینگی ۱۲
۴؎ بیہقی نے باسناد مقبول روایت کی ہے کہ ہر روز اور ہر رات فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہین روزہ داران رمضان کے واسطے یہ شرح مواہب لدنیہ مین زرقانی نے لکھا ہے ۱۲ ۵؎ نزہۃ المجالس مین اور حضرت غوث اعظم کی غنیۃ الطالبین مین ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے ۱۲ ۶؎ یہ حدیث مشکوۃ مین ہے ۱۲ ۷؎ یہ روایت نزہۃ المجالس مین ہے ۱۲

روزہ دارون کے لئے کھولینگے محشر کے دن
باغ جنت کا وہ در نام ہے جسکا ریان

مرتے دم گر ہو تجلی کا کرشمہ بیدل
ظلمت گور ہو رشک شب قدر رمضان

حکم تنزیہ بصائمان در ماہ رمضان

شان تقدیس کا مظہر ہے مہینا رمضان
جسکی تنزیہ مین ناطق ہین حدیث اور قرآن

کھانا چھڑواتے ہین روزہ مین تو حکمت یہ ہے
تاکہ انسان مین پیدا ہون تقدس کے نشان

کرتے ہین لذت حیوانی و شہوانی ترک
جوہر روح مین دیتا ہے لطافت انسان

کسی طاعت کی جزا حور ہے کسکی ہے قصور
اور جزا[1] روزہ کی یہ ہے کہ ملے خود رحمن

ایسے درجون پہ وہی بندے پہنچتے ہین کہ جو
جان و دل کرتے ہین مالک کی رضا مین قربان

رکھین روزہ کو جو روزہ کیطرح تب دیکھین
کیا اثر اسکا ہے کیا اسکی صفت ہے کیا شان

روزہ دار ایسے بھی کتنے ہین کہ روزون کا مفاد
نہین پاتے بجز اسکے کہ رہے وہ عطشان

حق نے دی ہمکو شب قدر نہ سمجھے ہم قدر
ہای اسکا وہ کرم اور یہ اپنا حرمان

چاہیے روزہ مین پاک اور منزہ رہنا
چھوڑنا بغض و حسد فسق و فجور و عصیان

یہ بھی کچھ روزہ ہے سب چھوڑ کے آب و طعام
کھاتے مردار ہین کرتے ہین جو غیبت کا بیان

کھانا جب روزہ مین چھوڑا جو ہمیشہ تھا حلال
کیون نہین بچتے حرامون سے یہ ہے کیا ایمان

کام کیا دینگے عمل بے سروسامانون کے
نہ کچھ آداب و سنن ہین نہ شروط و ارکان

کچھ بھروسا نہین طاعات پر اپنی بیدل
کرلے مقبول مگر رحم سے اپنے رحمن

ا؎ تفسیر روح البیان مین حدیث انا اجزی کی ذیل مین لکھا ہے کہ روزہ دار کی جزا خود مین ہون نہ حور نہ قصور پھر لکھا کہ یہ وہ روزہ ہے جو خواص کا روزہ حقیقی ہوتا ہے کا حصہ ۱۲

معائنہ ظہور اسرار کامنہ در ایام حمل جناب آمنہ

مبارکباد ہے[1] ارض و سما مین / وہ نور اطہر البطن آمنہ مین

مہک پہنچے زمین سے آسمان تک / عجب خوشبو بسی باد صبا مین

معطر کیون نہو عالم کہ خوشبو / اُڑی جاتی ہے مل ملکر ہوا مین

ہری شاخون مین رنگین کہلے پہول / عجب جوبن ہی باغ خوشنما مین

ہے سبزہ جنگلون مین لہلہاتا / بہار آئی بہار آئی فضا مین

خدایا آگیا جس دم نظر کی / بہار صنعتِ کلک قضا مین

ادہر ہی چہچہون مین مست بلبل / اُدہر گُل محو ہین رنگین ادا مین

اگر طوطی ہی یا قمری ہے یا مور / عجب مستی ہی ہر اک کی صدا مین

جہکا ہر پیڑ پہلکر جیسے مومن / جہکائے سر ہین حکم کبریا مین

اُدہر قدوسیون نے آسمان پر / مچائی دہوم تحمید و ثنا مین

عبادت کو بچھی[2] ہین جانمازین / تمام اضلاع واطراف السما مین

کوئی تقدیس اور تہلیل مین غرق / کوئی سرشار ہی ذوق دعا مین

کسیکا نعرہ ہی سبحان ذی الملک / کوئی مشغول ہے صل علیٰ مین

کہلا ہی جنت الفردوس کا در / ہین حورین جلوہ ہای جانفزا مین

[1] کعب الاحبار سے روایت ہی کہ شب حمل مین غیب سے منادی غیب نے تمام زمین و آسمان مین آواز سنائی کہ آج وہ نور بطن آمنہ مین ٹہرا ہی خوشحالی ہو آمنہ کو پہر خوشحالی ہو آمنہ کو اور یہ بہی روایت مین آیا ہی کہ ایام حمل مین بہت خیر و برکت غلہ اور ثمرات و باغات مین ہوئی جسکا بیان اشعار آیندہ مین ہے ۱۲ [2] مواہب لدنیہ مین قسطلانی نے لکہا ہی کہ اُس روز منادی کی گئی افرشوا سجادات العبادات فی صفف الصفار الصوفیۃ الملٰئکۃ المقربین من اہل الصدق والوفاء اور شارح مواہب نے اس قول کے نیچے لکہا ہے کہ مراد تیاری عبادت اور اظہار فرحت و سرور ہے بوجود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پس یہی مراد شعر مین رکہنا چاہیے بطور استعارہ ۱۲

خوشی کے چہچہے ہم رنگ بلبل / ہین ہاتف کے گلوی خوش نوا مین

یہی غل ہی یہی چرچا یہی دہوم / وہ نور اطہر البطن آمنہ مین

جناب آمنہ فخر عرب تہین / نسب مین شان عفت مین حیا مین

دیا فرزند بہی حق نے تو ذی شان / نہین ایسا کوئی خلق خدا مین

جدا ہر ہر نبی مین تہی جو خوبی / ملا دین حق نے وہ سب مصطفیٰ مین

اوٹہائی پہر نہ روی پاک سے آنکہ / نظر کی جس نے حسن دلربا مین

ہوا شاہون مین کوئی جیسا شہنشاہ / وہ اُنکی شان ہی کل انبیا مین

کہلیگی شان عالی حشر کے دن / تکین مونہہ اُنکا سب روز جزا مین

سدا بیدل کو رکہیو ای خداوند / نبی کے عشق مین اپنی رضا مین

بالاجمال ذکر اکثر احوال آن صاحب الجمال صلے اللہ علیہ وسلم

جنکی صفت ہی[3] والضحیٰ شمس الضحیٰ ہی یہی تو ہین / طٰہٰ ہی جس[4] مہ کی ثنا بدر الدجیٰ یہ ہی تو ہین

جنکا ہی رخ مرآت حق وجہ حق نما یہ ہی تو ہین / روشن کیے چودہ طبق نور خدا یہ ہی تو ہین

تہے کنز مخفی کیطرح پنہان بہار لم یزل / جس نور سے اُس حسن کا جلوہ کہلا یہ ہی تو ہین

آغاز خلقت اُنسے ہی انجام بعثت اُنسے ہے / جو ہین ازل مین ابتدا پہر انتہا یہ ہی تو ہین

آدم کو یون با صد ادب کرتے فرشتے سجدہ کب / جس نور ربی کی سبب سجدہ ہوا یہ ہی تو ہین

[3] فائدہ اس غزل مین حضور کا سب حال ابتدای خلقت نور محمدی سی معراج تک گویا پورا مولد شریف ہے بعض اوقات مجلس میلاد مین جہان مختصر بیان منظور ہوتا ہی صرف اسی غزل پر اکتفا کیا جاتا ہی اور قیام ساتوین شعر پر کردیا جاتا ہی جسکا شروع یہ ہی سہ مولد مین اُن کے سنتے ہین الخ لیکن اس صورت مین ہر شعر کے بعد یہ شعر پڑہا جاتا ہی ۔ صلی علیک اللہ یا نور الہدیٰ یا نور علی نور ۔ من کان للزہرا ابا من کان جد الحسنین ۔ [4] تفسیر لفظ طٰہٰ مین یہ بہی بعض مفسرین نے لکہاہے کہ طا مہملہ کے عدد نو اور ہاے ہوز کے عدد پانچ ہوتے ہین نو اور پانچ چودہ ہوئے یا شارہ ہوا چودہوین رات کے چاند کا یعنی آپکا جمال ایسا خوشنما ہی گویا چاند چودہوین رات کا ہے ۱۲

انکی بشارت سب نے دی آدم سے تا عیسیٰ نبی
مولد مین انکی سنتے ہین حور و ملائک تھے کھڑے
نور ولادت کی چمک پہنچی زمین سے تا فلک
نور احد فیض صمد روح ازل جان ابد
پاتا جدہر رمز کف جھکتا ادھر ماہ فلک[1]
سینہ الم نشرح کیا دل معرفت سے بھر دیا
انکا محب ہے خود خدا ان پر فدا ہین انبیا
پہنچے جب اقصیٰ مین نبی سب انبیا تھے مقتدی
چھوڑا بساط خاک کو پھر طے کیا افلاک کو
جنکا سفر معراج ہی تا عرش جنکا راج ہے
وہ عرش کی مسند نشین قوسین کے خلوت گزین
لب پر تصدق نارون سینہ پہ قربان نسترن
وہ غمزدونکے غم ربا وہ مفلسون کے کیمیا
مردے جلائے آپ نے بیمار اچھے کر دئے
ہان اے گروہ عاشقان کیون لوٹتے ہو نیم جان
کرتے ہو کیون اے جان لب خضر و مسیحا کی طلب
بیدل تجھے کھٹکا ہی کیا میدان یوم الحشر کا

جنکی خبر اول سے تھی وہ مبتدا یہ ہی تو ہین
جس شہ کے یہ آداب تھے وہ مقتدا یہ ہی تو ہین
تھی عرش تک جسکی چمک وہ پر ضیا یہ ہی تو ہین
جنکی مدد ہی بعد دوہ ذی عطا یہ ہی تو ہین
تکتے تھے صورت کو ملک وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین
ناسخ تمام ادیان کا جنکو کیا یہ ہی تو ہین
بر دی ہین جنکے اولیا وہ بادشاہ یہ ہی تو ہین
کل کی امامت جنہنے کی وہ پیشوا یہ ہی تو ہین
دیکھا خدای پاک کو وہ مجتبےٰ یہ ہی تو ہین
لولاک جنکا تاج ہے صدر العلیٰ یہ ہی تو ہین
قصر تدلّٰی کے مکین شاہ دنیٰ یہ ہی تو ہین
رخ پر فدا رنگ چمن رنگین ادا یہ ہی تو ہین
محتاج کے حاجت روا کان سخا یہ ہی تو ہین
جانکی جلا یہ ہی تو ہین تن کی شفا یہ ہی تو ہین
چاہو شفا تو آؤ یہان دلکی دوا یہ ہی تو ہین
آب بقا یہ ہی تو ہین عیسیٰ لقا یہ ہی تو ہین
شافع ہین تیری مصطفےٰ مشکلکشا یہ ہی تو ہین

[1] یہ ایک وقت خاص کا بیان ہے جب ایام رضاع مین آپکو حلیمہ نے مہد مین لٹا دیا جسطرف آپ انگلی اوٹھاتے تھے ادھر چاند جھک جاتا تھا یہ روایت حضرت عباس سے بیہقی نے روایت کی ہے ۱۲

استحسان محفل میلاد محبوب رب العباد صلی اللہ علیہ وسلم

آؤ مشتاقان محفل محفل میلاد مین
حمد حق نعت پیمبر اجتماع المومنین
عطر ملنا بانٹنا شیرینی سلگانا بخور
کان ہین سننے مین دل تعظیم مین لب درود
قاری میلاد جب اوٹھکر لگا پڑھنے سلام
حیف اسپر جب کھڑے سب ہوئے مین وہ بیٹھا رہے
مدح خوان پڑھتے ہین گویا پھول انکے منہ سے جھڑتے ہین
موج لحن مدح خوان آتی ہے جون موج نسیم
جنکا دل گھائل ہوا عشق رسول اللہ سے
ہر طرف سے امتی پڑھتے ہین تسلیم و درود
جب نبی سے آیا امت کے سلامونکا جواب
آیا نور فیض روحانی جسے کہتے ہین لوگ
گھر مین جب دھوپ آ گئی گویا کہ سورج آ گیا[1]

رحمتین بیحد ہین نازل محفل میلاد مین
سب ہین سنت کی خصائل محفل میلاد مین
ہین نبی کے سب شمائل محفل میلاد مین
ہین یہ امت کے مشاغل محفل میلاد مین
سب اوٹھی محفل کی محفل محفل میلاد مین
ہو کے پابند سلاسل محفل میلاد مین
کیا چہکتے ہین عنادل محفل میلاد مین
غنچۂ دل جائے ہے کھل محفل میلاد مین
ہین تڑپتے نیم بسمل محفل میلاد مین
ہے عجب اک شان حاصل محفل میلاد مین
ہو گئے انوار نازل محفل میلاد مین
خود بدولت خود ہین شامل محفل میلاد مین
خود بدولت یون ہین داخل محفل میلاد مین

[1] نظیر اسکی قرآن شریف مین موجود ہے سورۂ والفجر مین آیا ہے وجاء ربک اسکے معنی شاہ عبد القادر صاحب نے لکھے ہین اور آوے تیرا رب اور کشاف اور بیضاوی اور کبیر تینون تفسیرین متفق ہین اسبات پر کہ یہان رب کے آنے سے مراد یہ ہے کہ قیامت مین قہر اور جلال ربانی کے آثار ظاہر ہونگے اور دوسری جگہہ قرآن شریف مین آیا ہے فاتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسکے معنی شاہ عبد القادر صاحب لکھتے ہین پھر پہنچا انپر اللہ جہانسے انکو خیال نہ تھا یہ وہ مقام ہے کہ کفار کے دلمین رعب اور ہیبت مسلمانون کی چھا گئی اور انکو شکست فاش ہوئی یہان خود اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت اور جلال ظاہر ہونیکو اپنا آنا فرمایا پس اسیطرح سمجھو محفل میلاد شریف مین بھی فیوض روحانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کو نبی کا آنا کہا گیا جیسے گھر مین دھوپ آنیکو آفتاب کا آنا کہدیتے ہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

جو برا کہتے ہین محفل کو ڈرین اللہ سے — مُنہ سے کچھ بولین نہ باطل محفل میلاد مین

ہے مجرب اولیا کا جو کہ یہہ محفل کرے — دل کا مقصد جائیگا مل محفل میلاد مین

گازرونی قسطلانی ابن جزری بوسعید — ہین یہ سب کے سب قائل محفل میلاد مین

ان مسائل کے دلائل کو جو ڈھونڈین حق طلب — وہ پڑھین میرے رسایل محفل میلاد مین

کچھ تو اس محفل مین پایا ہی جو یون آداب سے — سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد مین

منقبت حضرت مخدوم سید علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ

ماہ برج ھدا علاؤالدین — نور فیض خدا علاؤالدین

محو رب العلا علاؤالدین — عشق حق مین فنا علاؤالدین

رکھتے فاقہ طعام دنیا سے — کرتے روحی غذا علاؤالدین

پہونچے عالی خطاب صابر کو — تھے جو محو رضا علاؤالدین

سیف قاطع کا تھا زبان مین اثر — کرتے جسدم دعا علاؤالدین

عالم شرع عابد و زاہد — عارف باخدا علاؤالدین

فقر مین جید اور نسب سید — سید الاولیا علاؤالدین

کان گنج شکر کا دُر فرید — گوہر بے بہا علاؤالدین

چشت کے خاندان عالی مین — ہوے صدر العلا علاؤالدین

طالبان صفای باطن کو — زنگ دل کی جلا علاؤالدین

ذوق جام الست مین سرشار — رہتے بیخود سدا علاؤالدین

کردیے اک نظر مین لاکھون مست — مرحبا مرحبا علاؤالدین

اپنے بیدل پہ بھی نظر للہ — میرے صابر پیا علاؤالدین

منقبت حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ

قطب دور زمان معین الدین — شاہ اقلیم جان معین الدین

حکم مولای کل سے خواجہ ہوے — خواجۂ خواجگان معین الدین

بخشی مولا نے جب ولایت ہند — آے ہندوستان معین الدین

شب جاکرتے وان طواف حرم — صبح آجاتے یان معین الدین

توڑا سب کفر و کافری کا ہجوم — جب ہوے حکمران معین الدین

ہو کے مغلوب بول اوٹھے کفار — الامان الامان معین الدین

جن بھی فرمان انکا مان گئے — تھے شہ انس و جان معین الدین

کھولے کیا کیا حقایق و اسرار — محرم کن فکان معین الدین

شان حق کے نشان دکھلائے کیا کیا — لابیان کا بیان معین الدین

چشتیان بہشت مسکن مین — رونق خاندان معین الدین

میرا مونہہ کیا جو انکی مدح کرون — مین کہان اور کہان معین الدین

سب الم دور ہونگے بیدل کے — گر ہوئے مہربان معین الدین

فضائل صلوات بر روح سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی شان مین ہو جسقدر درود پڑھو — محبو پاؤ گے جنت مین گھر درود پڑھو

پڑھو درود اگر دل کی ہی جلا منظور — یہ چشم دل کا ہی کحل البصر درود پڑھو

خدا تو بھیجے ہی صلوٰ و سلمو کا خطاب — تم ایسے بیٹھے ہو کیون بیخبر درود پڑھو

پہنکے جامۂ خلت بسا کے عطر خلوص — خدای پاک کے محبوب پر درود پڑھو

جو اپنے کامونکا انجام نیک چاہتے ہو — ہر ایک کام مین تم پیشتر درود پڑھو
خیال قد مین جو ہو سرو قد ادب سے کہڑے — تو یادِ چشم مین با چشم تر درود پڑھو
نبی کے صدقہ تمہاری مراد ہو حاصل — دعا کے اول و آخر اگر درود پڑھو
رہوگے حفظ الٰہی مین رات دن محفوظ — رسول پاک پہ شام و سحر درود پڑھو
فرشتے جاتے ہین لیکر درود حضرت کو — اُدھر پہنچتا ہی جو تم ادھر درود پڑھو
رسول پاک کے حق مین تو یہ بھی تھوڑا ہے — جو اُنکے نام پہ آٹھون پہر درود پڑھو
دو لب دو زلف دو چشم سیاہ دو رخسار — ہر ایک عضو پہ دو دو پہر درود پڑھو
بچاوے تمکو جو دوزخ سے ایسے محسن پر — سدا سلام کہو عمر بھر درود پڑھو
عبث گناہونکی شامت مین مارے پھرتے ہو — خدا کی تم پہ ہو رحمت اگر درود پڑھو
ہزار درد کو یہ ایک دوا کفایت ہے — جو پیش آئے ذرا بھی خطر درود پڑھو
خدا وہ دن کرے بیدل کہ تم کہڑے ہوکر — حضور روضۂ خیر البشر درود پڑھو

عرض سلام در حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے روی پاکان سوی تو — قبلۂ عالم خمِ ابروی تو
اے شبِ قدر محبان موی تو — عید مشتاقان محزون روی تو
اے نمایان نور حق از روی تو — اللہ اللہ طلعت نیکوی تو
شد شبِ اسرا چہا اسرار طے — بود باسولی چہ گفت و گوی تو
چیست با کحل الجواہر کار ما — کحل چشم ماست خاک کوی تو

[۱] فقیہ شامی شارح درمختار نے بہت مواقع درودخوانی کے لکھے ہین انمین سے چند مواقع اس غزل مین لکھے گئے مثلاً ہر بڑی مہمات پیش آنیکے وقت پڑہنا اور دعا کے اول و آخر و اوسط مین پڑہنا اور صبح شام پڑہنا ۱۲

می وزد زان دمبدم نفحات مشک — حبذا خاک در مشکوی تو
همچو بوی گل ز گلشن می رسد — عاشقانرا از مدینہ بوی تو
جان بلب گشت نسیم کاش آرد صبا — نفحۂ از نکہت گیسوی تو
لشکری برہم زدی از مشت خاک — مرحبا ای دست و ای بازوی تو
خود خدا توصیف خویت میکند — فوق ازین باشد چہ وصف خوی تو
شافع بیدل بروز بعث و نشر — یا توئی یا عترت نیکوی تو

نعت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم و عرض بعض حاجات

جسکے ہین رہنما رسول اللہ — دینگے حق سے ملا رسول اللہ
اُسکی کشتی کو موج سے کیا غم — جسکے ہین ناخدا رسول اللہ
دل سے بھیجیگا جو درود و سلام — دینگے اُسکو دعا رسول اللہ
کیا مقدس ہین آپکے القاب — مصطفیٰ مجتبیٰ رسول اللہ
مجکو مطلوب بس یہی دو ہین — اک خدا دوسرا رسول اللہ
ہم گداؤن پہ بھی نظر کیجے — اے شہ دوسرا رسول اللہ
نہوا اب تلک نہو ہرگز — دوسرا آپ سا رسول اللہ
جزو شب مین وہ کل کو دیکھہ آئے — عرش سے تا ثریٰ رسول اللہ
غل تھا افلاک پر کہ آئے حضور — مرحبا مرحبا رسول اللہ
جا کے سدرہ پہ رہگئے جبریل — ملے مولےٰ سے جا رسول اللہ
تھا نہ وہان غیر کیا ہی خلوت تھی — یا وہ خالق تھا یا رسول اللہ
انبیا سب ہین پیشوا لیکن — سب کے ہین پیشوا رسول اللہ

اہل محشر کی جب بندھینگی صفین
ہونگے صاحب لوا رسول اللہ

بھولئے گا نہ مجکو محشر مین
یا شفیع الورا رسول اللہ

ہوجیے میری مشکلو نمین شفیع
میرے مشکلکشا رسول اللہ

قبر مین بھی جمال وقت سوال
دیجیئے گا دکھا رسول اللہ

اپنے بیدل کی نعت کرکے قبول
دیجے اس کا صلہ رسول اللہ

دیگر مکرّرا

لَسْتُ اَهْوىٰ سِوىٰ رَسُوْلِ اللّٰه
رَبِّ زِدْنِي هَوىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

وَتَقَبَّلْ تَقَبُّلاً حَسَنًا
صَلَوَاتِي عَلىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

وَاجْعَلَنْ شَرْعَنَا شَرِيْعَتَهٗ
وَهُدَانَا هُدىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

يَوْمَ تَشْكُوْ شِفَاهُنَا عَطَشًا
اَرْوِنَا مِنْ نَدىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

مُظْلِمٌ لَيْلُ فُرْقَتِيْ فَاضِئْ
بِسِرَاجِ الدُّجىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

اَدْنِي بَدْرَ وَجْهِهٖ اَدْنِي
طَالَ شَوْقِي اِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

فَجَحِيْمٌ فِرَاقُ لُقْيَتِهٖ
وَنَعِيْمٌ لِقَا رَسُوْلِ اللّٰه

مَا لِعَبْدِ السَّمِيْعِ مُلْتَحَدٌ
غَيْرُ كَهْفِ الْوَرىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

رَبِّ سَلِّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ عَلىٰ
مَنْ مَّضىٰ فِي رِضىٰ رَسُوْلِ اللّٰه

ظہور خوارق علیہ در ایام ارضاع حلیمہ سعدیہ

وہ چاند آگیا تیرے گھر پر حلیمہ
ہے برج قمر اب ترا گھر حلیمہ

وہ آئینہ رو اور ترا گھر حلیمہ
نصیبے کی ہے تو سکندر حلیمہ

حلیمہ کو رخصت کیا آمنہ نے
خدا ہو نگہبان و یاور حلیمہ

یہ فرزند دلبند ہے جان میری
اسے جان سے رکھیو بہتر حلیمہ

نگاہو نمین یون رکھیو محفوظ جیسی
رہے پتلی آنکھون کے اندر حلیمہ

یہ در یتیم ایسا نکلیگا جس سے
ہون رد لعل و یاقوت احمر حلیمہ

ہے ذرہ سا گو آج پر بڑہتے بڑہتے
یہ چمکیگا سورج سے بڑہکر حلیمہ

سر عرش اعلے سے تحت الثریٰ تک
نہو کوئی خلق اس کا ہمسر حلیمہ

بٹھا کر سواری پہ خیر الورے کو
نکل آئی مکّہ سے باہر حلیمہ

کئے سجدہ مرکب نے شکر خدا مین
سوار ایسا لائی ہے مجھپر حلیمہ

زمین ہوتی سرسبز پڑتا جہان سُم
چلی دیکھتی باغ اخضر حلیمہ

ندا غیب سے آئی اور مچگئی دھوم
ہوئی سب کی سردار افسر حلیمہ

تھی دائی مگر بادشہزادیون سے
ہے اب شان عزت مین بڑہکر حلیمہ

روایت ہی ہمسایہ عورت نے پوچھا
چمکتا ہے شب بھر ترا گھر حلیمہ

جہان کھلگئی آنکھہ دیکھا ترا گھر
کہ دیوار و در مین منور حلیمہ

ترے گھر مین جلتی ہی کیا رات بھر آگ
کہ بجھتی نہین ایک دم بھر حلیمہ

کہا رات بھر آگ کا کام کیا ہے
نہ مشعل جلائی نہ اخگر حلیمہ

محمد کے مکھڑے کی ہے وہ تجلی
جو مکہ سے آئی ہے لیکر حلیمہ

چمک جاتا ہی گھر کا گھر روشنی سے
لٹاتی ہے جب کرکے بستر حلیمہ

وہ معجزے ہون بیان کس سے بیدل
جو کہہ گذرے دفتر کے دفتر حلیمہ

لا الہ الا اللہ

رکھ اپنا ورد لا لا الہ الا اللہ
ہے زنگ دلکی جلا لا الہ الا اللہ

وہ شخص پائیگا جنت کی دخلی جسنے
ہے صدق دل سی پڑھا لا الٰہ الا اللہ

ہے حکم حق وہ بچیگا جو میری حصن مین آئے[1]
وہ اسکا حصن ہے کیا لا الٰہ الا اللہ

کسینے پوچھا کہ جنت کی بھی ہی کچھ قیمت
تو مصطفےٰ[2] نے کہا لا الٰہ الا اللہ

جو چاہو کھولنا جنت کا دریچہ کنجی لو
پڑھو بصدق[3] و صفا لا الٰہ الا اللہ

کچھ آج کل سے نہین ہے یہ کلمۂ توحید
لکھا ازل مین گیا لا الٰہ الا اللہ

حدیث مین ہی جو ارض و سما سے وزن کرین
رہیگا سب سے[4] بڑھا لا الٰہ الا اللہ

ہین پانچ رکن جو دین رسول اکرم کے
مقدم اُن مین ہوا لا الٰہ الا اللہ

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ سے پہلے
خدا نے فرض کیا لا الٰہ الا اللہ

ہزار سال کے شرک اور کفر کی ظلمت
دے ایکدم مین مٹا لا الٰہ الا اللہ

بہت سے ذکر ہین لیکن حدیث مین آیا
ہے سب مین ذکر بڑا لا الٰہ الا اللہ

یہ طے کراتا ہی ناسوت و منزل ملکوت
ہے طرفہ راہنما لا الٰہ الا اللہ

حقایق جبروت و دقائق لاہوت
ہے سب کا عقدہ کشا لا الٰہ الا اللہ

ثبوت وحدت حق ہی جو لفظ الا سے
تو نفی غیر ہے لا الٰہ الا اللہ

رموز شرح و طریقت ہین اسمین سب روشن
ہے شمع نور ہدیٰ لا الٰہ الا اللہ

بحق احمد مرسل دعا ہے بیدل کی
کہ خاتمہ ہو مرا لا الٰہ الا اللہ

[1] یہ وہ حدیث ہے کہ اہل بیت نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے جبریل ع سے اور جبریل نے پروردگار جل جلالہٗ سے کہ فرمایا اُسنے لا الٰہ الا اللہ حصنی ومن دخل حصنی امن عذابی ۱۲ [2] یہ روایت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ مین لکھی ہے - ۱۲

[3] یہ بھی فقیہ سمرقندی کی روایت ہے لا الٰہ الا اللہ مفتاح الجنۃ ۱۲

[4] مشکوٰۃ کے باب التسبیح والتہلیل مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا اگر ساتون آسمان اور اُسمین رہنے والے اور ساتون زمین ایک پلہ ترازو مین رکھین اور لا الٰہ الا اللہ ایک پلہ مین البتہ غالب آجائیگا لا الٰہ الا اللہ ۱۲

فضائل ذکر میلاد و ماہ میلاد حضرت خیر العباد

ذکر کسکے رخ روشن کا کیا جاتا ہے
ایک سمان نور کا آنکھوں مین بندھا جاتا ہے

لب پہ جاری ہی مری کس لب جان بخش کی یاد
موںہہ سے ٹپکا جو مرے آب بقا جاتا ہے

کسکے یہ نام کی تعظیم ہے ہر جانب سے
مرحبا صلّ علیٰ اُسپہ پڑھا جاتا ہے

وہ محمدؐ جسے حق نے کیا محبوب اپنا
فخر کل ختم رسل اُن کو لکھا جاتا ہے

اُنکے مولد مین ہوئے آکے ملائک حاضر
حورین حاضر ہوئین جنت سے سنا جاتا ہے

ایسا محبوب کہ جو اُنکی اطاعت مین رہا
وہ بھی اللہ کا محبوب گنا جاتا ہے

ماہ میلاد شریف آتا ہے جب عالم مین
بزم عشاق کو گلزار بنا جاتا ہے

ہے ربیع دل عشاق ربیع الاول
غنچہ گل کی روش دل کو کھلا جاتا ہے

اِس مہینہ مین جو سُنلیتے ہین بیدل مولود
سال بھر دل سے نہین اِسکا مزہ جاتا ہے

وقایع میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

شب مولد ہے رحمت کی گھڑی ہی
اجابت خود لب فرش آ کھڑی ہی

بندھا یون رحمتون کا تار پیہم
برستی جیسے ساون کی جھڑی ہی

خوشی مین ہنس پڑے گل کھلکھلا کر
کھُلی غنچون کے دل کی گلجھڑی ہی

بیابانِ عرب گلشن گیا بن
بنا ہر خار پھولون کی چھڑی ہی

جلال احمدی سے تھرتھرا کر
بنائے قصر کسریٰ گر پڑی ہی

زبان سوسن کی بھی حیرت سے ہے بند
نہ اک نرگس ہے سکتہ مین کھڑی ہی

ہے فیض احمدی وہ طرفہ گلشن
گل خورشید جسکی پنکھڑی ہی

کف پائے پیمبر کے مقابل
گل فردوس کی پتی کڑی ہی

لب رنگین اگر ہے سلک مرجان
مسلسل دانت موتی کی لڑی ہی

محبت کی ہی محبوب خدا سے
بحمد اللہ کہان قسمت لڑی ہی

خیال زلف مین ہون پا بہ زنجیر
ازل سے عشق کی بیڑی پڑی ہی

تڑپ دل کی نہین تھمتی ہے ایک دم
ہے دل پہلو مین یا جیسی گھڑی ہی

ہے اکسیر اپنی وہ خاک در پاک
مہوس ڈہونڈتا بوٹی جڑی ہی

سر لولاک کی امت ہون بیدل
ہزار ادنے ہون پر قسمت بڑی ہی

حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم در ایام صبا مصروف لہو و تماشائی شد

نہ لڑکون مین حضور اوروں کے کھیلتے تھے
وہ کچھ کھیل اپنا جدا کھیلتے تھے

روایت ہے چاند آپ سے کرتا باتین
پڑے مہد مین مہ لقا کھیلتے تھے

فرشتے جھولاتے تھے حضرت کا جھولا
ملک انکے جھولے سے آ کھیلتے تھے

نہ رکھتے تھے کچھ پاس دیتے لٹا سب
یہ بازی وہ راہ خدا کھیلتے تھے

ہوئے مات کافر یہ جانبازیان کین
یہی بازیان بارہا کھیلتے تھے

بتون کے کئے ٹکڑے بتخانے توڑے
یہ کہیل اشرف الانبیا کھیلتے تھے

تھے قدرت کے کھیل انکے سب کھیل بیدل
وہ کھیل ایسے معجز نما کھیلتے تھے

عرض سلام بجناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے نور حق را مظہری
اے ثنا خوانت جلیل اکبری

چرخہا و چرخ و تا ایسند دم ندید
چون تو محبوبی ہمایون منظری

کے رسد دستم بدامانش کہ دوست
بادشاہ و من گدای احقری

اے خوشا کز جام صہبای طہور
جرعہ ام بخشی و گویم دیگری

کے رسد فکرم بتوصیفش کہ اوست
لامکان سیری ازان ہم برتری

سروری زینسان جزاین امت کہ یافت
پیشوائے دستگیری رہبری

شد مطیب طابہ از طیب خوشت
اے خوش اندامی معطر پیکری

کیست از عالی نژادان جہان
چون تو خوش اصلی گرامی گوہری

چیست این گر نیست از اسرار غیب
امیی خواند ز حکمت دفتری

ہمچو انجم جملہ خیل انبیاست
تو دران انجم چو ماہ انوری

ہر دم از ما صد سلام و صد درود
بر روان پاک آن دین پروری

یا رسول اللہ پذیر از ما سلام
تحفۂ ما زین نباشد خوشتری

یک نظر بر زاری بیدل کہ او
بر درت آوردہ رو از ہر دری

محبوبیت مصطفی و ترغیب حب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جسے حب محبوب مولی نہین ہے
وہ مولی کو مقبول بندہ نہین ہے

وہ ہون جس سے راضی خدا ہی ہو راضی
نہون خوش تو خوش حقتعالی نہین ہے

ہین سب انبیا یون تو پیارے خدا کے
مگر آپ سے کوئی پیارا نہین ہے

ازل سے ابد لامکان سے زمین تک
بہت دیکھا پر کوئی ثانی نہین ہے

ہے پردہ او نہین پر نہ دیکھین جو تکو
تمہاری تجلی پہ پردہ نہین ہے

ترا روضہ دیکھے جو رضوان تو سمجھے
کہ فردوس اعلے کچھ اعلے نہین ہے

ملون منہ کو قدمونسے نعلین چومون
بہری دلمین کیا کیا تمنا نہین ہے

یہان انکے مدارج وہان انکے معارج
امید اپنے منعم سے کیا کیا نہین ہے

قیامت مین جان کندنی مین لحد مین
تمہین ہو کوئی حامی اپنا نہین ہے

تمہین بیکسون کی ہو غمخوار ورنہ
زمانہ مین کوئی کسیکا نہین ہے

قدم تھک گئے چلتے چلتے طلب مین
پتا تک بھی منزل کا پیدا نہین ہے

کیا خون مرے دل کا بیتابیون نے
ذرا تھامے دل کوئی اتنا نہین ہے

یہ سر پہنچے اُس آستان پر الٰہی
سر سیر عرش معلیٰ نہین ہے

تڑپتا ہی دل دم بخود ہون ادب سے
کہ بندے کا مولیٰ پہ دعویٰ نہین ہے

لب جانفزا کا ہے کام اب مسیحا
کہ کچھ دم مین دم غم نے چھوڑا نہین ہے

خبر لیجیے اپنے بیدل کی شاہا
کوئی اُسکا جز ذات والا نہین ہے

گلفشانی خامہ رنگین نگار در عرض سلام و مدیح حضرت احمد مختار

ہو سلام اُن پر عرب جنکے سبب گلزار ہے
سنبل و ریحان سے بھی خوشتر وہانکا خار ہے

شعر مین جب سے بیان روے پر انوار ہے
مطلع الانوار میرا مطلع الاشعار ہے

دل مرا اُسکے تصور مین تجلی زار ہے
آسمان پر چاند جسکا طالب دیدار ہے [له]

چاند ہے آنکھون مین ماند اور گل نظر مین خار ہے
جب سے آنکھون مین جمال سید ابرار ہے

میرے آگے سے اوٹھا اے باغبان نرگس کے پھول
نرگسین چشم نبی کی اک نظر درکار ہے

زعفران رو زرد ہے اس روے خندان کے حضور
زلف کے سودا مین خون ہر نافۂ تاتار ہے

ہے جو دلمین کوکب دُرّی دندان کا خیال
جو بہا آنکھون سے آنسو کوکب سیار ہے

جو بنی پر اپنے دیوانہ ہے عاقل ہے وہی
جو ہوا مست اُنکی الفت مین وہی ہشیار ہے

دل اُسیکا دل ہے جسنے دل لگایا آپ سے
عشق حضرت کا نہین جس دلمین وہ بیکار ہے

جلوۂ نور نبوت دیکھ لے اہل نظر
عکس سے روشن مدینہ کا در و دیوار ہے

له ایام رضاع مین چاند آپ کے اشارون پر جھکتا تھا اور آپ چاند سے باتین کرتے تھے ۱۲

کیا ہی دندان رسول اللہ مین ہے آب و تاب
شرم سے غرق عرق آب دُر شہوار ہے

وہ جبین وہ رخ وہ سینہ اور وہ پیارا پیارا رنگ
نور کا پتلا سراپا احمد مختار ہے

اُنکے ہاتھون کا ہے دھوون دردمندونکی دوا
خاک اُنکے پانو کی کحل اولی الابصار ہے

دیکھ کپڑونکی پہبن کہتے ہین ہر اک مرد و زن
واہ کیا جبہ ہے کیا پٹکا ہے کیا دستار ہے

بھر دیے حق نے علوم اولین و آخرین
سینہ کیا سینہ ہے اک گنجینۂ اسرار ہے

مشک سے کسطرح دون خط معنبر کو مثال
مشک تو ایک خون ناف آہوے تاتار ہے

اُن لب و دندان کی دیکھو سیر اے اہل نظر
موتیا کے گرد کیا اچھا کھلا گلنار ہے

پھرتے ہین اجرام عالی صدقہ ہوتے آپ پر
سبع سیارہ ہین سیار آسمان دوّار ہے

آپکی ہستی سے کل ہستی خدا نے ہست کی
آپ ہی کے نور سے ہر نور کا اظہار ہے

کیون نہ بھیجین آدم و جن و ملک تمپر درود
تم ہو محبوب خدا تمپر خدا کا پیار ہے

اپنی بخشش کی توقع ہے تو ہے اسبات پر
تم شفیع المذنبین ہو اور خدا غفار ہے

رحم کر مجھپر خدایا اس پیمبر کے طفیل
درد پر ہین درد اور آزار پر آزار ہے

ہے مدینہ دور اور بیدل ضعیف و ناتوان
رحمۃ للعالمین کی اک کشش درکار ہے

این اشعاریست کہ در ماہ محرم سنہ یکہزار و سہ صد ہجری ہنگام باریابی مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما تالیف کردم و خاص وقت حصول شرف زیارت روضۂ مقدسہ زادہا اللہ فضلا و تکریما بموقف عرض حضور رسالت مآب در آوردم والحمد للہ

کرتا ہون شکر حق کا پیمبر کے سامنے
پہنچا یا مجکو روضۂ انور کے سامنے

طالع کو میرے دیکھنا اللہ رے عروج
پہنچا ہے ذرہ مہر منور کے سامنے

پھرنا کبھی ہون گرد منبر کے بین بین — حاضر کبھی ہون پایۂ منبر کے سامنے
ان جالیوں سے آئی جلا دلکو اور ہوا — پر نور دیدہ قبۂ انور کے سامنے
برج فلک پہ لاکھ چڑھے چاند کا کلس — ہو ویگا ماند گنبد اخضر کے سامنے
روضہ تو دیکھا کاش دکھا دیجے یا نبی — روی مبارک اپنا ذرا آکر کے سامنے
کیون تیرگی بخت نہ کافور ہو کہ آج — چمکا ہے نجم سعد مقدر کے سامنے
پیاسا زلال لطف کا طے کر کے بحر و بر — پہنچا جناب ساقی کوثر کے سامنے
زائر ہون ہو چکا ہون مجھے اب نہ بھولئے — رکھیگا یاد خالق اکبر کے سامنے
جنت مین بھی خدا ایسی قربت کرے نصیب — جیسے کھڑا ہون آج ترے در کے سامنے
بیدل کو لطف ہو ترا ہر غم سے یون پناہ — جیسے سپر پناہ ہو خنجر کے سامنے

فرمان مروج الاشباح والارواح در تشریع سنت نکاح

خلاق دو جہان کی ہدایت نکاح ہی — جاری پیمبرونکی شریعت نکاح ہی
وہ حکم جو کبھی نہوا منسخ اور نہو — آدم سے لیکے تا بقیامت نکاح ہی

۱؎ منبر و مرقد شریف کے مابین ایک دروازہ بنا ہوا ہی اور اسکی پیشانی پر آب زر سے بقلم جلی لکھا ہوا ہی ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہی بہشت کا آپنے گھر مزار مبارک کو فرمایا ہی ۱۲ ۲؎ فتاوی عالمگیریہ مین درباب آداب زیارت لکھا ہی ثم یاتی المنبر یعنی پھر منبر کے پاس حاضر ہو ۱۲ ۳؎ وہ دیوار روضہ مبارک جو بجانب قبلہ ہی اسمین تین دروازے ہین ہر دروازہ کے دو کیواڑ ان کیواڑون کا وجود محض حروف سے ہے کمال صنعت کی یہ دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہی لوہے کے حروف مجلی مصفّیٰ اسطرح پر قایم کیے ہین کہ ایک کیواڑ کے شروع مین بخط عربی یہ حروف بنائے ہین لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین اس تحریر کے مقابل دوسرے کیواڑ مین لکھا ہی محمد رسول اللہ الصدوق الامین یہ ایک سطر ہو گئی اسکے نیچے پھر اسی عبارت کی دوسری تیسری سطر علی ہذا القیاس ان حروف سے وہ کیواڑ اوپر سے نیچے تک بنے ہوئے ہین ان حروف کے دوائر و کشش وغیرہ کے درمیان جو خالی مقامات ہین وہ جالیان بنگئی ہین اندر سے باہر اور باہر سے اندر ان مین سب نظر آتا ہی عجب صنعت ہی ۱۲ ۴؎ دروازہ روضہ منورہ کی پیشانی پر آب زر لکھا ہوا ہی من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یعنی جسنی زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی مجھپر اسکی شفاعت ۱۲ ۵؎ مفتیان دین لکھتے ہین کہ نکاح عجیب سنت ہی وقت آدم سے تا قیامت کسی وقت مین منسوخ نہوئی اور نہو اور پھر اس عالم مین بھی جاری رہیگی کہ زوجناہم بحور عین ۱۲

رکھنا جو چاہو پاک نگاہ اور خیال کو — دلکی پناہ آنکھ کی عصمت نکاح ہی
دنیا مین ہی نشاط تو عقبے مین ہی ثواب — دنیا کی اور دین کی نعمت نکاح ہی
دو بول پڑھے ہوتے ہین دو غیر ایک جان — دو جا مین جو دیتا ہی وحدت نکاح ہی
کثرت ہوئی ہی وحدت آدم نکاح سے — وحدت کو کرتا مظہر کثرت نکاح ہی
تعریف کیون نہ کیجیے بیدل نکاح کی — اپنے رسول پاک کی سنت نکاح ہی

عشرت دنیا دنی فنا شدنی ست

یہان کا سرور ایک آدہ نفس ہے — رقص شرر یا شعلۂ خس ہے
گھونٹ گلے تک بھی نہین اترا — کہتا ساقی ابھی سے بس ہے
ہے انسان مجبور و مخیّر — سنلے مثال اسکی جو ہوس ہے
اوڑتا پتنگ ضرور ہے لیکن — ڈور اسکی تو پرائے بس ہے
کھالی ہوا کچھ پھر تو سدا کو — تو ہی اور تربت کا قفس ہے
ہر دم کوچ کی ہین آوازین — طبل رحیل ہی بانگ جرس ہے
ہای غضب آنکھین نہین کھلتین — جاگو جاگو کہتا عسس ہے
کوئی نہین مشکل مین کسیکا — وقت پہ باکس بھی بیکس ہے
چھوڑ دی بیدل سب فندونکو — اللہ بس اور باقی ہوس ہے

منقبت سیدنا الغوث الاعظم قدس اللہ سرہ الاکرم

زہی حسن دلارائی محی الدین جیلانی — کہ اک عالم ہے شیدائی محی الدین جیلانی
شربتم فضلتی جسکو ملگیا جو مست وحدت ہین — وہ ہین سرشار صہبائی محی الدین جیلانی

۱؎ یہ شعر ہی حضرت غوث پاک کے قصیدہ غوثیہ کا آپ اخطاب کو خطاب کر کے فرماتے ہین ۲؎ شربتم فضلتی من بعد سکری یعنی تمنے شراب عشق پی ہے میری بچی ہوئی ۱۲

رجال الغیب اور جن وملائک آتے خدمت مین
زہے دربار والائی محی الدین جیلانی

وہ محبوب الٰہی ہین و مطلوب خدائی ہین
ہے ہر دل مین تولائی محی الدین جیلانی

وہ پا آیا رقاب اولیا پر ہمنے یہ پایا
ہین سب خاک کف پائی محی الدین جیلانی

قدم گردن پہ لینا کیا تعجب ہے جو سچ پوچھو
ہے پتلی آنکھہ کی جائی محی الدین جیلانی

بلند آوازہ ہے نوبت طبولی فی السما[1] وقت
زہے شان معلائی محی الدین جیلانی

ستارے سب[2] چھپے اب تا ابد چمکیگا شمس اُنکا
تلے محشر تجلائی محی الدین جیلانی

جو فانی حق مین ہین مظہر ہین وہ فعل الٰہی کے
عطای حق ہے اعطائی محی الدین جیلانی

نہین کچھہ آج سے عز و شرف مجد و کرم اُنکو
یہ ہے میراث آبائی محی الدین جیلانی

نبی کے ساتھہ پڑھتے ہین درود آل نبی پر ہم
ہین[3] ہمین بھی تو معنائی محی الدین جیلانی

نہ زندہ رسم دین کرتے تو وہ دنیا مین کیون آتے
جِلانے دین کو آئی محی الدین جیلانی

دکھاؤن کیمیاگر کو کہ لے اکسیر اعظم دیکھ
ملے خاکِ کفِ پائی محی الدین جیلانی

لکھون اب حلیہ انور بدن[4] نازک تھا اور لاغر
تھا گورا رنگ زیبائی محی الدین جیلانی

جو شعلہ نور کا دیکھے جو جلوہ طور کا دیکھے
وہ دیکھے نور سیمائی محی الدین جیلانی

کبھی وہ چاند سورج سے دوچار آنکھین نہین کرتے
ہین جو محو محیائی محی الدین جیلانی

ہوس رضوان کو سیر سبزہ جنت کی مٹ جائے
جو دیکھے خط خضرائی محی الدین جیلانی

---

[1] یہ بھی حضرت غوث پاک کا شعر ہے طبولی فی السماء والارض دقت - یعنی میرے نقارے زمین اور آسمان مین بجائے گئے ۱۲

[2] یہ ایک شعر کا ترجمہ ہے جو حضرت غوث نے ایک قصیدہ بائیہ مین فرمایا کہ اگلے شموس سب چھپ گئے اب ہمارا شمس بلندی کے افق مین ہمیشہ چمکتا رہیگا کبھی نہ چھپیگا اور اس مضمون کو بہ نسبت حضرت غوث پاک کے حضرت مجدد الف ثانی نے بھی مکتوبات مین تسلیم کیا ہے ۱۲

[3] اسلئے کہ آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۱۲

[4] صورت مبارک کا بیان اسلئے لکھدیا ہے کہ کوئی مشرف بزیارت خواب و رویا مین ہو تو پہچان لے ۱۲ منہ

سکندر ڈھونڈتا پھرتا ہی چشمہ آبحیوان کا
نہین دیکھے جو لبہائی محی الدین جیلانی

میانہ قد تھا خط گنجان تھا اور سینہ چوڑا تھا
زہے ترکیب اعضائی محی الدین جیلانی

قریب و دور سے یکسان سنا جاتا مجامع مین
کلام معجز آمائی محی الدین جیلانی

بیان وعظ مین بیہوش کر دیتے ہزارونکو
چھلک اُٹھتا جو مینائی محی الدین جیلانی

زمین سے عالم بالا تک اُس کا بول بالا تھا
تھا ایسا سرو رعنائی محی الدین جیلانی

چہکتی ہے مدیح گل مین اے بلبل چہک ہمتو
ہوئی ہین مدح پیرائی محی الدین جیلانی

الٰہی اس دل مردہ تن افسردہ مین جان دے
بروح راحت افزائی محی الدین جیلانی

الٰہی دستگیری کرکے بالادست رکھہ مجھکو
بحق دست بالائی محی الدین جیلانی

الٰہی کشتی بیدل تلاطم سے بچا لیجو
با جرائے مددہائی محی الدین جیلانی

سخن پر حزن در شہادت امام حسن ع

نبی عاشق تھے دیدار حسن کے
تھے شائق سیر گلزار حسن کے

تھے فرماتے نبی یہ گل ہے میرا
کیا کرتے تھے نظارے حسن کے

ہوا اُس گل کا اب صد چاک سینہ
ہوئے ٹکڑے دلِ زار حسن کے

دیا ظالم نے ایسا زہر قاتل
گرے کٹ کر جگر پارے حسن کے

گئے برگ خزان کی طرح مرجھا
تر و تازہ وہ رخسارے حسن کے

لگا خون آنے اسہال کبد سے
لہو کے چھوٹے فوارے حسن کے

کلیجہ یونکٹا جاتا ہے گویا
جگر پر چلتے ہین آرے حسن کے

نہین اب فاطمہ پھر کون پوچھے
یہ آنسو چشم بیمار حسن کے

علی مرتضی بھی اب نہین حیف
جو ہون فریاد رس پیارے حسن کے

خدا پر چھوڑ بیدل ظالمون کو — وہ بدلے لے گا آزار حسن کے

اشعار حسرت افزا در شہادت حسینؑ شہید کربلا

کم قیامت سے نہین شاہ شہادت تیری — دل پھٹا جاتا ہی سُن سُن کے مصیبت تیری
آہ اُسوقت پُر آشوب مین ہم کیون نہوے — دیکھی تجھپر دل و جان کرتی رفاقت تیری
جسکے گھر کے ہون غلام آہ اُسی قتل کرین — حیف قاتل ہوئی خود نانا کی امت تیری
رحم کچھ سنگدلون نے نہ کیا پر نہ کیا — بھوک مین پیاس مین کیا کیا ہوئی حالت تیری
کتنا چلایا کسی نے نہ سنی اک فریاد — ہای حسرت کہ نہ نکلی کوئی حسرت تیری
گھونٹ بھر پانی سے تازہ نہوئی روح افسوس — بھوک اور پیاس مین کی روح نے رحلت تیری
آہ محبوب خدا دیتے تھے جسپر بوسے — ڈالدی خاک پہ وہ چاند سی صورت تیری
بی تمیزون نے کیا کچھ بھی نہ تیرا آداب — کرتے جبریل ادب سے تھے زیارت تیری
آہ بدبختون نے گھوڑون کے سمون سے روندا — ریزہ ریزہ ہوئی ترکیب جسامت تیری
کیا ہوا گر تجھے بدبختون نے پانی نہ دیا — ہوگی محشر کو تو جاگیر مین جنت تیری
اشقیا تیری محبت کا مزہ کیا جانین — قلب محبوب خدا مین تھی محبت تیری
رکھ سدا آل پیمبر کی محبت بیدل — ہوگی محشر مین یہ ایمان پہ حجت تیری

تضرع و فریاد بدرگاہ رب العباد

پھنسی بھنور مین کشتی آہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ — مَن یُّنجینا[۱] اِلّا اللہ رب اغفرلی وارحمنی
نفس ادھر کرتا ہی تباہ لایا شیطان اُدھر سپاہ — تیرے سوا اب نہین پناہ رب اغفرلی وارحمنی
کون ہو میری پشت و پناہ کون مرا دل تھامے آہ — کون ہو بیکس کے ہمراہ رب اغفرلی وارحمنی

[۱] کون ہمکو نجات دے سوا اللہ تعالیٰ کے ای پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر ۱۲

توسب کا مسجود جباہ تو سب کا معبود الٰہ — سب شاہون کا شاہنشاہ رب اغفرلی وارحمنی
جو چاہیگا عفو گناہ بخشیگا اُسکو اللہ — چاہیئے پُر شام و پگاہ رب اغفرلی وارحمنی
ماہی ارض سے لے تا ماہ عفو کی تیری ہی افواہ — رحم کے تیری سب مین گواہ رب اغفرلی وارحمنی
عمر کٹی غفلت مین آہ نامہ عمل کا ہوا سیاہ — بخش الٰہی مرے گناہ رب اغفرلی وارحمنی
کچھ نظر آتی نہین پناہ جاتی ایک اسپر ہی نگاہ — ہون مداح رسول اللہ رب اغفرلی وارحمنی
جیسی نبھگئی یا اللہ دنیا مین باعز و جاہ — کیجو کرم سے وہان بھی نباہ رب اغفرلی وارحمنی
روز قیامت یا اللہ ہو بیدل کا شفاعت خواہ — سید عالم جہان پناہ رب اغفرلی وارحمنی

دعای عام جامع المرام کہ در اختتام مجالس عظام خوانده میشود

محمدؐ پہ بھیج اپنی رحمت الٰہی — وہ رحمت کہ ہوتا قیامت الٰہی
تمام آل و اصحاب پر بھی ہو رحمت — ہو امت پہ ظل عنایت الٰہی
مدد کیجیو ملت مصطفےٰ کی — شریعت رہے تا قیامت الٰہی
محدث رہین کرتے جاری روایت — ہون حفاظ محو تلاوت الٰہی
رہین مسند شرع پر اہل فتوے — رہین اصفیا تاج امت الٰہی
جو ہین نیک رکھ اُنکو نیکی پہ قائم — جو ہین بد کر اُنکو ہدایت الٰہی
روا اہل حاجت کی حاجت ہو یا رب — مریضون کو ہو جای صحت الٰہی
بچا ای خدا قحط کی سختیون سے — رہے دُرفشان ابر رحمت الٰہی
وبا دور رکھ امتِ مصطفےٰ سے — سب آفات سے رکھ سلامت الٰہی
ہو کیسا ہی غم دور کر اُسکو یا رب — کہ ہر شے پہ ہی تجکو قدرت الٰہی
جو بانی ہے اِس مجلس باصفا کا — وہ پائے سدا خیر و برکت الٰہی

پڑہا جسنے اخلاص اور صدق دل سے
سنا جن محبون نے صدق وصفا سے
یہ بیدل بھی اپنی مرادون کو پہنچے

وہ مقصد کی پائے بشارت الہی
سلامت رہے وہ جماعت الہی
ملے دین ودنیا کی نعمت الہی

ترجیع بند بر شعر دلبند شیخ مشرف الدین مصلح بن عبداللہ المعروف شیخ سعدی شیرازی رح

بگو تا چہ اے گلبدن گویمت
بلب رشک لعل یمن گویمت
سمن بوی وگل پیرہن گویمت
نخوانم قمر زانکہ پرفن گویمت

چمن بلکہ رشک چمن گویمت
بہ تن غیرت نسترن گویمت
چراغ زمین و زمن گویمت
شعاع رخ ذوالمنن گویمت

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

تری مدح مین لنگ پای دلیل
تری قدر جانے ہے رب جلیل
اگر مدح کا دم بہرے جبرئیل
نہو جبکہ طے یہ بیان طویل

زبان تو پنہ ہی تنگ میدان قیل
سلیمان نہ داؤد نے حزقیل[۱]
لکھے حشر تک تیرا وصف جمیل
یہی کہتے بن آئی اے بیدل

۱؎ [illegible] ۱۲

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

جہان تو ہی وہان کسکا ہووے گذر
ترا نور ہر نور مین جلوہ گر
جو اونگلی اوٹھا دی تو شق ہو قمر
قدم رکھے تو موم ہووے حجر

بشر کیا فرشتون کے جلتے ہین پر
تو فرمانروا ارض وافلاک پر
بلاوے تو پاس آوے چلکر شجر
ترے صدقے شاہنشہ بحر و بر

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

وہ تن جسمین معمور نور قدم
وہ رخ جسکا نقشہ ہے باغ ارم
وہ صورت وہ سیرت وہ حسن شیم
کہانتک کرون تیری مدحت رقم

وہ جان جسکی اللہ کھائے قسم
وہ قد جسکے آگے ہو شمشاد خم
وہ اخلاق نیکو وہ جود وکرم
زبان پر یہی بیت ہے دمبدم

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

ترا نور ہے زینت ہر جمال
تو حادث ہی بیشک مگر بیزوال[۱]
بہلا بیدل خستہ کے کیا مجال
کہے جبکہ سعدی سا شیرین مقال

تری ذات ہے مرکز ہر کمال
کرے تیری تجلیل خود ذوالجلال
کرے تیری مدحت کا جو کچھ خیال
بصد آہ وزاری کہ ای خوشخصال

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

ترجیع دیگر بطرز مسدس بر شعر سعدی انار اللہ قبرہ المقدس

تفکر مین رہتا ہون صبح ومسا
مگر شان مین تیری اے مصطفے

کہون تجکو خورشید یا مہ لقا
مین جو کچھ کہون اُس سے ہے تو سوا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ہوئی آپ پر ختم پیغمبری
صحیفون مین مجید ثنائین تری

زبور آپ کی وصف سے ہے بہری
بشر سے ہو کب تیری مدحتگری

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

۱؎ بیزوال یعنی آپکے فضائل وکمالات مین ہرگز زوال نہ آئیگا ۱۲

بشر تیری صورت کے دیوانے ہین
بنی چشم میگون پہ مستانے ہین
جنون محبت مین فرزانے ہین
ملک شمع عارض کے پروانے ہین

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

کسی پر جو ہوتا ہے جوبن کمال
ترے خوشہ چین شمس و بدر و ہلال
اُسے چاند سورج سے دیوین مثال
مشابہ کہون کس سے تیرا جمال

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

وہ ابرو مقوس ہے طاق حرم
وہ صولت کہ تھرائین شیر اجم
دم قہر دیکھو تو تیغ دودم
وہ ہیبت کہ گر جائین کسری و جم

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

بظاہر تو گو ساکن خاک ہے
ترا قدردان ایزد پاک ہے
ترا زینہ بام نہ افلاک ہے
جہان تو ہے گم عقل و ادراک ہے

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

سرافیل گر ہو ترنم سرا
ہر اک صوت مین لاکھ مدح و ثنا
کرے صور مین نغمہ لاکھون ادا
نہو ذکر پورا کبھی آپ کا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ہوئی غوطہ زن جبکہ فکر رسا
نہ شایان ترے کوئی مضمون ملا
مضامین چنے عرش سے تا ثرے
کہا آخرش یہ کہ اے مصطفےٰ

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

زبان تھام دیکھ اپنا بیدل مقام
ہے بہتر کہ تو عرض کر اب سلام
کہان تو کہان ذکر خیر الانام
یہ سعدی کا پھر عجز سے پڑھ کلام

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

کلام در اوصاف حسنین علیہم السلام

تھے علی و فاطمہ کے نور عین
ایک شہزادہ حسن اور اک حسین
فاطمہ کا ماہتابان ایک تھا
مرتضی کا مہر رخشان ایک تھا
ایک تھا برج بنوت کا قمر
ایک تھا درج رسالت کا گہر
غیرت لعل بدخشان ایک تھا
رو کش یاقوت رمان ایک تھا
ایک بستان علی کا تازہ پھول
اک بہار باغ شاداب بتول
حضرت حیدر کا پیارا ایک تھا
زہرہ کی آنکھونکا تارا ایک تھا
ایک تھا زہر ہلاہل کا شہید
ایک تھا شمشیر قاتل کا شہید
یان شہادت پائی وان حج تجھے
دونو سردار اہل جنت کے ہوئے
جو محب ہے اُونکا ہے محبوب حق
جو ہے دشمن اونکا ہی مغضوب حق
چاہے گر بیدل ہو کامل خاتمہ
رہ سدا شیدائے آل فاطمہ

تضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آپ اس الانبیا ہین	آپ تاج الاولیا ہین	آپ محمود الثنا ہین	آپ مقبول الوری ہین
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

آپ سلطان مدینہ	مہبط وحی و سکینہ	نور سے معمور سینہ	مشک سے بہتر پسینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
اولین موج خلائق	مرکز دور حقائق	فائقون بھی ہین فائق	جو ثنا کیجے سو لائق
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
لائے جو ایمان تمپر	کیون نہ دین وہ جان تمپر	مہربان رحمٰن تمپر	خلق سب قربان تمپر
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
حقنے دی معراج تمکو	اور بخشا تاج تمکو	دو جہان کا راج تمکو	دین سلاطین باج تمکو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
تم ہو محبوب الٰہی	تم پہ موزون وصف شاہی	ماہ سے لے تا بہ ماہی	سب نے دی تمپر گواہی
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
ہجر مین مشکل ہے جینا	دل ہوا چاک اور سینہ	تھامیے میرا سفینہ	یا شفیع المذنبینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کاش حاصل ہو حضوری	دور ہو جائے یہ دوری	دل کی یہ حسرت ہو پوری	دیکھلون وہ شکل نوری
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کیا کرے بیدل شکایت	درد ہجران کی حکایت	رنج و غم ہے بے نہایت	کیجیے للہ عنایت
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
انا اسلمنا للہ	ربنا لا معبود سواہ	لا ندعو الا ایاہ	ہو السمیع لمن ناجاہ

۱؎ اس مناجات مین اپنا نام یا تخلص کچھ درج نہین کیا بس اول شعر مین اشارہ ہو گیا کہ ہم کسیکو نہین پکارتے نہین عبادت کرتے سوا اسکے یعنی ہم اسیکے عبد ہین اور وہ ہمارا معبود سمیع ہے کہ سنتا جانتا ہے مناجات کرنیوالے کی دعا اس مضمون مین اشارۃً عبد السمیع کا نام نکل آیا ۱۲

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
جئنا بابک یا دیان	مرتجیا منک الاحسان	فالطف وارحم یا رحمٰن	یا حنان یا منان
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
بابک مولی ماوانا	لا تطردنا خذلانا	نحن عبیدک مولانا	فامنح وامنن احسانا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
لیس لنا من ینجینا	من کربات تعیینا	فضلک مولی یکفینا	نرجو لطفا یشفینا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
ہب لی ربی قرۃ عین	وارزقنی خیر الدارین	زینی یا رب الزین	وارفع عنی کل الشین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
رب واحسن عقبی الدار	واجعل حشری فی الابرار	اسکنا تحت الاشجار	جنات فیہا الانہار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
غیرک ربی من یؤوین	انت نصیری انت معین	انت مجیب للداعین	رب اغفر وارحم آمین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
رب اجر من حر النار	جارک ربی خیر الجار	شفع فینا یا غفار	سیدنا المولی المختار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
روح الصدق صفی اللہ	نور الحق نجی اللہ	خیر الخلق نبی اللہ	حسن الخلق ولی اللہ
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ
ندعوک۱؎ رب الارباب	بابک للداعین مآب	صل وسلم غیر حساب	علی النبی مع الاصحاب
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	آمنا برسول اللہ

کبھی یہ اشعار بھی محافل میلاد خیر الانام مین وقت قیام پڑھے جاتے ہین

جسکے ذکر مولد خیر الانام	چاہیے آداب سے کرنا قیام	مرحبا ای مرحبا اے مرحبا

۱؎ کاف جو ندعوک مین ہے اسکو اشباع پڑھنا چاہیے یعنی جیسے کاف مین الف اسطرح (کا) ملاحظہ ہو ۱۲

آپ اس عالم مین آئی مرحبا
مرحبا اے رحمۃ للعالمین
کیجئے مقبول امت کا سلام
السلام ای شاہ عالی بارگاہ
السلام ای بحر مواج نعم
السلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای ناہج دین قویم
السلام ای غمزدونکی غمگسار
بیدل بیکس پہ رحمت کی نظر
کون حامی ہو مرا بے آپکے
سر سے پا تک حسرتو نمین چور ہون
کون تھامی اس دل رنجور کو
ای طبیب دل دوا کیجے مری
ہے یہ اندیشہ کہ جب موت آئیگی
دیکھیے کیا گذرے جسم و جان پر
عمر غفلت مین ہوئی آخر تمام
ایک بھی ہمنے نہ کام اچھا کیا
اب کسی صورت نہین ممکن نجات
پر غلام احمد مختار ہون
اے خدا اپنے محمد کا طفیل
جنتی کر گو سزائے نار ہون
آفت کونین سے محفوظ رکھ

مرحبا ای فخر عالم مرحبا
مرحبا سلطان ختم المرسلین
السلام ای جلوہ نور خدا
السلام ای خاص محبوب الٰہ
السلام ای مظہر شان جمیل
السلام ای مہبط روح الامین
السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای مرہم جان فگار
آپکی درگاہ کا ہون مین ادنے غلام
ہوگا بیڑا پار صدقے آپکے
کسکو ہے غم اس نحیف زار کا
دے تسلی کون اس مہجور کو
سخت مضطر ہون تسلی دیجیے
صلے کیا کیا دیکھیے دکھلائیگی
روز محشر جب ملیگا حساب
بن نہ آیا کوئی مجھسے نیک کام
مفت عمر بے بہا کھویا کئے
ہان مگر آتی ہے دلمین ایکبات
ہوگا جسدم سامنا اللہ کا
لینے اس محمود احمد کا طفیل
زندگی میری ہو جبتک یا کریم
اپنی نعمت سے مجھے محظوظ رکھ

سید اولاد آدم مرحبا
مرحبا اے حضرت خیر الانام
السلام ای سید و مولای ما
السلام ای ابر ثجاج کرم
السلام ای صاحب قدر جلیل
السلام ای کاشف سر قدیم
السلام ای مورد ام الکتاب
السلام ای حضرت خیر البشر
کم سے بھی کمتر غلامونکا غلام
رحمت عالم بہت رنجور ہون
درد ہے کسکو دل بیمار کا
آئے مسیحا دم خبر لیجے مری
ہے لبون پر جان تشفی کیجیے
جب اندھیری گور مین ہوگا گذر
سخت حیرانی ہے کیا دونگا جواب
آہ واویلا دریغا حسرتا
خواب غفلت مین پڑے سویا کیے
گرچہ مین بدوضع بدکردار ہون
واسطہ دونگا رسول اللہ کا
بخش مجھکو گرچہ بدکردار ہون
رکھ مرا مسلک صراط مستقیم
وقت ہو جانکندنی کا جب

ہو مجھے کلمہ شہادت کا نصیب
جسگھڑی ہو حال قیامت کا ہجوش
میرے آقا سے مجھے ملوائیو
جب چلین جنت کو وہ خیر الانام

قبر مین ہونے لگین جسدم سوال
دیکھکر صدمہ اوڑین عالم کے ہوش
دیکھ لون اول وہ نورانی لقا
پیچھے پیچھے یہ بھی حاضر ہو غلام
حکم طبتم فادخلوھا خالدین

رکھیو ثابت اسگھڑی ای ذوالجلال
حوض کوثر پر مجھے پہونچائیو
پھر پیون کوثر کا آب جانفزا
آپکا صدقہ سنے بیکس ترین

خاتمۃ الطبع

ای منعم منان تیرا لاکھہ لاکھہ احسان کہ یہ نسخہ فصاحت قران بلاغت عنوان جان معانی و بیان مصباح زجاجۂ عرفان و ایقان الموسوم بہ **نور ایمان** تصنیف لطیف جناب حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی **عبد السمیع** صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ ساکن رامپور ضلع سہارنپور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب صاحبزادہ مولنا حکیم میان **محمد** صاحب مدظلہم و سید علی حسین صاحب امیر مداح بشیر و نذیر باضافہ اوس کلام حضرت مرحوم کی جو طبع نہین ہوا تھا دوبارہ مرتب کیا اور شیخ محمد وزیر صاحب خلف منشی ولی محمد صاحب ساکن کیمپ میرٹھ کی سعی سے سال ۱۳۲۷ھ مین مطبع قاسمی میرٹھ مین مطبوع ہوا

قطعہ تاریخ نور ایمان از نتائج طبع نازک خیال شیرین مقال قرۂ باصرۂ دولت و اقبال غرۂ ناصیہ سعادت و اجلال رشد آئین میان شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب خلف الرشید خان بہادر جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم شہر میرٹھ دام اقبالہ و اجلالہ

چون ز احسان خدای ذوالمنن	طبع شد این چشمۂ آب حیات	سال طبع و رشید الدین بگفت	نور ایمان است امید نجات ۱۳۲۷
	ولہ		
نور ایمان بار دیگر طبع شد	از کلام پاک مولای زمان از لب بلبل رشید آمد صدا	بود فکر سال طبعش در سرم نور ایمان نور عرفان نوجان ۱۳۲۷	در ہمین اندیشہ بودم ناگہان

اعلان۔ عام کو معلوم ہو کہ بغیر حصول اجازت صاحبزادہ مصنف مرحوم اس کتاب کے طبع کرانے کا قصد نہ فرماوین۔

مطبع قاسمی میرٹھ مین جلال الدین کے اہتمام سے ... نے چھاپا۔

''دارالاسلام'' کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المبین مع تنقید وتبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَالِ فِيْ لِحْيَةِ الرِّجَال
پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ)
4- شَرْحُ الْمِرْقَاةِ لِشَمْسِ الْعُلَمَاءِ الْمَوْلَوِي مُحَمَّد عَبْدِ الْحَقِّ الْعُمَرِي الْخَيْرَ ابَادِي
وَيَلِيْهِ: رسالة فِي الْوُجُوْدِ الرَّابِطِي لِلسَّيِّدِ الْحَكِيْم بَرَكَات أَحْمَد التَّونكي رَحِمَهُمَا الله
5- ابحاثِ ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، محشّی: مولوی فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ تحقیق و تسہیل: خورشید احمد سعیدی
6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی
7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہ نامہ "جامِ نور"، دہلی)
8- حیاتِ استاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلام رسول سعیدی (دار العلوم نعیمیہ، کراچی)
9- مولودِ کعبہ کون؟ 10- مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری
11- اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ
12- نورِ ایمان (دیوان): مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ مرزا غالب
13- احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: تاج الفحول شاہ عبد القادر بدایونی، مترجم: مولانا دلشاد احمد قادری
14- دِيْوَانُ فَضْلِ الْحَقِّ الْخَيْرَ ابَادِيّ، دِرَاسَة وَتَحْقِيْق للدُّكْتُوْرَة سَلْمَة فِرْدَوْس سِيْهُول تحت الطبع
15- آدابُ المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مولانا الشیخ رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ //
16- رسائل (خَيْرُ الْأَمْصَار مَدِيْنَةُ الْأَنْصَار، السِّتَّةُ الضَّرُوْرِيَّة فِي الْمَعَارِفِ الْخَيْرِيَّة، حِفْظُ الْمَتِيْن عَنْ لُصُوْصِ الدِّيْن) مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والدِ ابو الکلام آزاد)، تقدیم از راجا رشید محمود //
17- کلیاتِ کافی: سلطانِ نعت گویاں حضرت مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
مع تذکارِ حیات و کمالات (نثریات و نظمیات) جمع و تحقیق: محمد رضاء الحسن قادری //
18- تنقیح العبادات: مناظرِ اسلام مولانا سید آل حسن رضوی موہانی رحمۃ اللہ علیہ //
19- جواہرِ مضیہ ردِ نیچریہ (سرسید احمد خان کے افکار کا ابطال): مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ //
20- مسند ابی بکر الصدیق: امام ابی بکر احمد بن علی مروزی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: محمد رضاء الحسن قادری زیرِ ترجمہ
21- امیر الکلام من کلام الامام (اقوالِ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ): پروفیسر مولانا اصغر علی روحی رحمۃ اللہ علیہ زیرِ کتابت
22- وسیلۂ جلیلہ (ثبوت جوازِ توسل): مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری رحمۃ اللہ علیہ زیرِ طبع
23- مضامین اقبالیات: سید نور محمد قادری زیرِ ترتیب

دارُالاِسلام کے زیرِ انصرام

ملک الشعرا شیخ مہدی علی ذکیؔ مرادآبادی کے شاگرد

اِنقلابِ ۱۸۵۷ء کے بطلِ جلیل، سلطانِ نعت گویاں

مولانا سیّد کفایت علی کافیؔ مرادآبادی

علامہ فضل حق خیرآبادی کے شاگردِ رشید، حضرت شاہ فضل رسول بدایونی کے فرزندِ ارجمند

اِمام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے جنھیں مجددِ قرنِ رابع عشر قرار دیا

تاج الفحول محب رسول شاہ عبدالقادر عثمانی بدایونی

علامہ عبدالحی لکھنوی کے شاگرد، شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے مرید

ابوالکلام آزاد کے استاد، جلالؔ لکھنوی کے نقاد

مولانا محمد ظہیر احسن شوقؔ نیموی

مولانا وصی احمد محدثِ سورتی کے تلمیذ، امیرؔ مینائی اور داغؔ دہلوی کے ممدوح

قاضی خلیل الدین حسن حافظؔ پیلی بھیتی

شکیلؔ بدایونی، ماہرؔ القادری، اخترؔ الحامدی اور محشرؔ بدایونی کے استاد

مولانا یعقوب حسین ضیاءؔ القادری بدایونی

کے کلیاتِ شعرِ اُردو پہ کام جاری ہے،

اربابِ ذوق اور مقتدراتِ ترقیِ ادبیات اس سلسلے میں ادارے کی سرپرستی فرمائیں!

پرچارک: محمد رضاء الحسن قادری

دارُالاِسلام

C-8 محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

0321-9425765 darulislam21@yahoo.com